२०२७७ १/

اوم

شریمد بھگوت گیتا

۱۸- ادھیائے معہ مہاتم

جسے

بھگوت گیتا کے پریمی سے

بھگتوں کے ہت ارتھ شدھ کر کے موجودہ زمانے کی سلیس

زبان میں لکھوایا

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز

تاجران کتب و پبلشرز چوک متی

لاہور

مطبوعہ آفتاب عالم پریس ہسپتال روڈ لاہور باہتمام ... پرنٹر و پبلشر

شری گنیشن آئے نمہ

مترجموں کی طرف سے منگلاچرن

شلوک - شری اوم نمو بھگوتے واسدیوائے واسدیو شوشیروادی پش
اپرم اپارالیکھ پرکھائے نمہ

دوہا
جگت بندھو جوتی سروپ ہے کی جانن ہار
ہری ایش مانگن آئیو داس پربھو کے دوار

اے بھگون - جو گیتا گیان آپ نے اپنے اننیہ بھگت ارجن کو دیوبانی (سنسکرت) میں دیا ہے دیا کر کے اب وہی مجھے بھاشا میں پردان کیجئے اس گیان سے نسندیہ آپ پورن برہم کو پاتا ہے - پربھو میں آپ کی شرن ہوں آپ پربین ہیں - میں کشورداس اور بھگت کشن داس دونوں غریب ہیں دین ہیں اور آپ دینا ناتھ ہیں - پس ہے کملاکنت کرپا ندھان شری کرشن بھگوان جی آپ ہمیں سامرتھ دیجئے تاکہ آپ کا پوتر گیان آپ کے سرل بدھی سنتوں بھگتوں کے لئے بھاشا میں ورنن کر سکیں اوم شم -

شودھک کی بنتی

گیتا کہنے کو تو صرف دو تینجنوں اور دو سوروں کا مجموعہ ہے - لیکن اس چھوٹے سے شبد میں کتنا رہسیہ ہے - جس کا بیان کرنا میری سامرتھ سے باہر ہے - گیتا آنند کا ساگر ہے - اور امرت کا چشمہ جسے اس کے

دو گھونٹ بھی میسر آگئے ہیں۔ وہ تفکرات دنیوی سے آزاد۔ اور خوف وخطر
سے بالا۔ رنج وراحت سے بے پرواہ اور روحانی (آتمک) دولت سے
مالا مال ہوگیا۔ زندگی اور موت اسے یکساں نظر آتی ہے۔ آدرش جیون بن
گیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گیتا فلاسفی اس قدر ہر دلعزیز ہوئی ہے۔ کہ کوئی ہی
زبان شاید ایسی ہو۔ جس میں شری کرشن اور ارجن کا یہ گیان وگیان داتا سمواد نہ
چھپا ہو۔ کوئی ہی ملک ایسا ہوگا۔ جہاں یہ مقبول نہ ہوا ہو۔ اصل میں یہ پستک
دیو بانی (سنسکرت) میں ہے۔ لیکن چونکہ آج کل سنسکرت عام لوگوں کی بانی نہیں
ہے۔ اسلیئے اس کے ہندی میں بہت سے ترجمے ہو گئے ہیں۔ مگر بہت سے
سجن ایسے ہیں۔ جو ہندی بھی نہیں جانتے آج کل کی پرچلت زبان اردو ہی
جانتے ہیں لیکن انہیں گیتا پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ ایسے سجنوں کا شوق پورا
کرنے کے لیئے میں نے اُسے شدھ اور سلیس زبان میں لکھنے کا پریتن کیا ہے
پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی درشٹی سے میرا یہ شبھ سنکلپ پورن کریں۔
میسرز جے۔ ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لاہور کو شریمد
بھگوت گیتا کے پرچار سے کس قدر پریم ہے۔ یہ اس بات سے بخوبی ظاہر ہے
کہ آپنے کئی مصنفوں سے مختلف پیرایوں میں گیتا گیان لکھوا کر نہایت اچھے
سٹائیل پر چھاپ کر پرکاشت کیا ہے اب انکی کامنا ہے کہ شریمد بھگوت گیتا
کا ایک سستا ایڈیشن چھاپا جائے تاکہ کوئی گیتا پریمی گیتا کے مطالعہ سے محروم نہ رہے
اور وہ ہر طرح پر شدھ اور مکمل بھی ہو۔ چنانچہ نسخہ ہذا ان کی اسی خواہش کا اظہار ہے

پرسرام ورما

پہلا ادھیائے

ارجن بکھاد یوگ

جب کورو اور پانڈو مہا بھارت کے یدھ کو چلے۔ تو راجہ دہترراشٹر نے بھی ساتھ جانا چاہا۔ لیکن ویاسدیو جی نے کہا۔ کہ راجہ تم نیتر ہین ہو۔ کیا دیکھو گے۔ راجہ دہترراشٹر بولے۔ اگر دیکھ نہ سکونگا۔ تو سن لیا کرونگا۔ تب ویاس جی نے کہا۔ راجن تمہارا سارتھی (رتھبان) سنجے میرا شش ہے۔ مہا بھارت کے یدھ کی جو لیلا کروکشیتر میں ہوگی۔ سو یہ سب تمہیں یہاں بیٹھے ہی سنا دیا کریگا۔ ویاس جی کی زبان سے یہ سنکر سنجے نے ان کے چرنوں کو نمسکار کر کے بنتی پوربک کہا۔ بھگون یدھ کا چھتر تو کروکشیتر میں ہوگا۔ اور میں یہاں ہستنا پور میں ہونگا۔ پھر میں یدھ کا کوتک کیونکر جاونگا۔ اور راجہ کو کس طرح سناونگا ویاسدیو سنجے کی بنتی سے بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ میری کرپا سے تو بدھی کے نیتروں دوارا یہیں سب کچھ دیکھ سکے گا۔ گورو سے یہ ور پاتے ہی سنجے کی درشٹی اور بدھی دبیہ ہو گئی۔ آگے مہا بھارت کا کوتک سنیئے۔

(۱) سات کھشونی فوج پانڈووں کی اور گیارہ کھشونی دہترراشٹر کے بیٹے کورووں کی دونو فوجیں کورکشیتر کے میدان میں اکٹھی ہوئیں۔ دہترراشٹر نے سنجے سے پوچھا۔ کہ دھرم کھیشتر کُرکشیتر میں میرے اور پانڈو کے پتر کیا کر رہے ہیں (۲) سنجے بولا۔ راجن تمہارا پتر دریودھن پانڈووں کی فوج کی نہایت اچھی صف بندی دیکھ کر اپنے گورو درونا چاریہ جی سے یوں بنتی

کر رہا ہے۔ (۳) گورو جی دیکھیئے۔ پانڈوؤں کی فوج کی صف بندی کیسی اچھی بنی ہے۔ یہ پنکتی (صف بندی) آپ کے شاگرد دھرشٹ دمن راجہ دروپد کے بُدھیمان پتر نے بنائی ہے۔ (۴-۵-٦) اب پانڈوؤں کی سینا کے مُکھ یودھاؤں کے نام درونا چاریہ جی سے بتا رہا ہے۔ کہ اس سینا میں بڑا دھنش دہاری بھیم سین۔ ارجن۔ راجہ یجدھان۔ راجہ ویراٹ راجہ دروپد مہارتھی۔ دھرشٹ کیت۔ چیکتان اور کاشی کا بڑا بلوان راجہ پرجیت کنتی بھوج اور منشیوں میں سرشیٹ شیویہ۔ یُدھامنیو۔ وکرانت مہاں بلوان اُتموجا۔ اور سوبھدراں کا بیٹا ابھمنیو اور دروپدی کے مہارتھی بہادر بیٹے جو اکیلے سینکڑوں ہزاروں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ لاکھوں یودہاؤں سمیت موجود ہیں۔ (۷) آچاریہ جی اب اپنی سینا کے یودہاؤں کے نام کہتا ہوں (۸-۹) سُنیئے سب سے پہلے ہمارے آچاریہ گورو آپ جو برہمنوں میں سریشٹ ہیں بھیشم جی۔ کرن۔ کرپا چاریہ۔ اشوتھامان۔ وکرن سومدت ان ہمیشہ جیتنے والے سورماؤں کے علاوہ اور بھی یودیا ہیں جنہوں نے میرے نمت اپنا جیون تیاگ دیا ہے۔ اور انیک طرح کے کشٹ سہارنے کو تیار رہیں۔ اور یُدھ کرنے میں بڑے چتر اور پربین (۱۰) ہماری سینا گیارہ کھشُونی اور پانڈوؤں کی سات کھشونی ہے۔ ہماری فوج کے رکھشا کرنیوالے بھیشم پتامہ جی ہیں۔ لیکن پانڈوؤں کی فوج بھیم سین کے زیر کمان نہایت مضبوط ہے (۱۱) سوائے مانیہ آچاریہ جی آپ شستر چلانے کے سب مارگوں سے بھیشم جی کی رکھشا کرو (۱۲) دریودھن کی یہ بات سنتے ہی اس

کا دھیرج بندھانے کے لئے کورو سینا کے نہ بجھنے والی اور بردھ سینا پتی بھیشم جی نے شیر کی طرح گرج کر اپنا پرتاپ وان سنکھ بجایا۔(۱۳) ان کے بعد دریودھن کی ساری سینا نے سنکھ۔ بھیری۔ ڈھول۔ نرسنگھے۔ دمامے گاؤ مکھ اور بہت طرح کے باجے بجائے۔ جن کی آواز سے زمین و آسمان کانپ اٹھے۔ اب پانڈو سینا کے بجنتر سنیئے۔(۱۴-۱۵-۱۶) جس بڑے رتھ پر شری کرشن بھگوان براجمان ہیں۔ وہ سارا چاندی کا بنا ہے۔ اور انمول رتنوں سے جڑاؤ ہے۔ اس کے پہیوں کی آواز برسات کے بادلوں کی طرح گرجنے والی ہے اور گھوڑوں کا رنگ گائے کے دودھ کی طرح سفید ہے۔ اور ان کے مکھ کا رنگ کے پھولے ہوئے کملوں کی مانند خوبصورت ہیں۔ ان کی گردنیں اور کان بڑے خوشنما ہیں جن کی دموں میں سنہری گھنگرو پڑے ہیں۔ اور چرنوں پر سورن کے نوپر سجے ہیں۔ اور اس پر سارتھی بھگت بتسل ست سروپ آنند مورت کرشن بھگوان براجمان ہیں۔ اور یودھا کی بجائے بھگت ارجن ودیہ مان ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے اپنے سنکھ بجائے۔ سب سے پہلے سری کرشن بھگوان نے اپنا پنچ جنیہ نامی سنکھ بجایا۔ ارجن نے دیودت بھیم سین نے پونڈر نامی سنکھ بجایا۔ اور کنتی نندن یدھشٹر نے اننت بجے نکل نے سگھوش اور سہدیو نے منی پشپک سنکھ بجایا (۱۷-۱۸) بڑے دھنش دھاری کاشی راج۔ مہارتھی شکھنڈی دھرشٹ دمن۔ راجہ ویراٹ اور ناقابل فتح ساتکی راجہ دروپد۔ دروپدی کے پتروں۔ پانڈو سینا میں سب راجاؤں اور سوبھدرا کے بیٹے مہا باہو ابھمینو ان سب نے اپنے اپنے سنکھ بجائے (۱۹) ان

سنکھوں کے گھور شبد سے دھرتراشٹر کے پتروں کے ہردے پھٹ گئیے۔ اور زمین و آسمان گونج اٹھے (۲۰-۲۱) سنجے بولا - اے راجن جب دونو سینائیں لڑنے کے لیئے تیار ہوگئیں۔ تب ارجن نے دھنش سر پر پھیرتے ہوئے رشی کیش شری کرشن بھگوان جی سے یوں بنے کی "اے اچیت ابناشی پرش۔ کرپا کر کے میرا رتھ دونو سیناؤں کے عین درمیان یدھ بھومی میں کھڑا کر دیجیئے (۲۲) تاکہ میں دیکھ سکوں کہ ہمارے ساتھ یدھ کرنے کو کون کون آئے ہیں۔ (۲۳) اور دھرتراشٹر کے بیٹوں کو جو پران اور دھن کو تیاگ کر آئے ہیں ان سب کو دیکھوں" (۲۴) ارجن کے یہ بچن سنکر بھگت تبسل رکھی کیش شری کرشن بھگوان نے گھوڑے ہانکے اور ارجن کا رتھ دونو سیناؤں کے درمیان لا کھڑا کیا اور کہا (۲۵) اے کنتی نندن ارجن میں نے تیرا رتھ کوروں کی سینا کے سامنے کھڑا کر دیا ہے تو ان کورو سرداروں کو دیکھ بھیشم درونا چاریہ اور ان کے ارد گرد اور بھی یودھا ہیں۔ سب پر نظر ڈال۔ (۲۶-۲۷) تب ارجن نے میدان جنگ میں دونو سیناؤں پر نظر ڈالی بھیشم پتامہ گورو۔ ماموں۔ پتر۔ پوتے۔ متر اور سسر دکھائی دیئے۔ دونوں سیناؤں میں اپنے ہی کٹمبی دیکھے۔ انہیں دیکھ کر گانڈیو دھاری ارجن کانپ اٹھا (۲۸) اسے بہت موہ اور دیا آئی اور نہائیت خوفزدہ آواز میں شری کرشن جی سے بڑے دکھ سے بولا (۲۹ و ۳۰) ارجن واچ۔ بھگوان اس سینا میں میں نے اپنے ہی بھائی کٹمبی دیکھے۔ رن میں آئے ہوئے یودھاؤں کو دیکھ کر میرا شریر بہت دکھ پاتا ہے۔ میرا منہ خشک ہو گیا۔ بدن کانپ گیا۔ رونگٹے کھڑے

ہو گئے - ہاتھ کانپتے ہیں - اور گانڈیو دھنش گرا جاتا ہے - میرا تن بدن پھنکا
جاتا ہے - میں کھڑا بھی نہیں ہو سکتا اور میرا دل گھبرا رہا ہے (۳۱) مجھے کھوٹے
شگون دکھائی دیتے ہیں - اس میں بھلا نظر نہیں آتا - یہ وپریت بدھی ہے
اور اے کیشوا اس یدھ میں بھائیوں کو مارنے میں اپنا کلیان بھی نہیں دیکھتا
(۳۲ و ۳۳) میں اپنی جے بھی نہیں دیکھتا اور مجھے ایسے راج اور سکھ کی
اچھیا نہیں ہے - جو اپنے سمبندھیوں کو مار کر حاصل کیا جاوے - اے گوبند یہ
راج اور راج کے بھوگ کس کام کے ہیں - جن کے سکھ کے لئے راج لینا ہے
وہی کٹمنی پران اور دھن کی آشا کو تیاگ کر لڑنے کے لئے میرے سامنے
کھڑے ہیں (۳۴) دیکھئے یہ کون کون ہیں - گورو - پتامہ - پتر - تائے - مامے
سسر - پوتے - سالے - سمدھی ہی تو ہیں (۳۵) اے مدھوسدن جی مجھے ان
کے مارنے کی اچھیا نہیں ان پر مجھے دیا آتی ہے - انہیں مار کر اگر مجھے ترلوکی
کا راج بھی ملتا ہو - تو بھی انہیں نہ مارونگا - بھومی کے راج کی تو بات ہی کیا ہے
(۳۶) اے جناردھن دھرتراشٹ کے پتروں کے مارنے میں ہماری کلیان
نہیں کیا وپریت ہو کر ان کے مارنے سے ہمیں پاپ نہ لگیگا - اگرچہ یہ مہان
پاپی بھی ہیں - تو بھی یہ مارنے کے یوگیہ نہیں (۳۷) اے پربھو! یہ سب پوجنے
کے یوگیہ ہیں - ان کو نہیں مارونگا - ہے مادھو - سجن بھائی بندھو کٹمب کو
مارنے سے ہمیں شانتی کیسے مل سکتی ہے (۳۸) اگرچہ راج کے
لوبھ سے ان کی عقل ماری گئی ہے - یہ دھرتراشٹر کے پتر تو کل کو ناش کرنے
کے دکھ اور پاپ کو نہیں سمجھتے (۳۹) تو کیا ہم بھی ان کی طرح نہیں سمجھے

جو کُل کو ناش کرنے سے پاپ اپجتا ہے۔ میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں (۳۹) بھگوان کُل ناش ہونے سے کُل کے پراچین دھرم کا ناش ہوتا ہے دھرم کے ناش ہونے سے ادہرم پرویش کرتا ہے (۴۰) ادہرم سے کُل کی استریاں دُراچاری ہو جاتی ہیں۔ ان استریوں سے ورن شنکر (مخلوط النسل) اولاد پیدا ہوتی ہے۔ (۴۱) ورن شنکر اولاد کے ہونے سے پنڈا اور جل پتروں کو نہیں پہنچتے پس وہ سورگ سے نرک میں گر جاتے ہیں۔ اور ان کی آتما سدا اشانت رہتی ہے۔ (۴۲) اس لئے اے یدُوبنس میں سرشیٹ بھگوان کُل کا ناش کرنے والے کو اپنے جاتی دھرم کل دھرم کے ناش کرنے کا پاپ لگتا ہے (۴۳) پس اے جناردہن اس پاپی منشیہ کو ان پاپوں کا کیا پھل ملتا ہے۔ سو سینئے۔ وہ پرانی سدا نرک بھوگتا ہے یہ میں نے نیائے شاشتر میں سنا ہے۔ (۴۴-۴۵) یہ کہہ کر ارجن پچھتاتا ہے۔ ہاتھ مل کر اور سر کو پھیر کر کہتا ہے۔ آہ دیکھیئے بھائی میں نے کیسے پاپ کا ارادہ کیا۔ راج سکھ اور لوبھ کے لئے اپنے کل کا ناش کرنے لگا تھا اب میں اپنے ہاتھ میں شستر نہیں پکڑوں گا۔ دھرتراشٹر کے پتروں کے ہاتھ میں شستر ہونگے میں اُن کے سامنے کھڑا رہونگا۔ ان کے ہاتھ سے مرنے میں میرا کلیان ہوگا (یہ کہہ کر ارجن نے بڑی بیچینی سے ہتھیار زمین پر پھینک دیئے) (۴۶) سنجے دھرتراشٹر سے کہتا ہے۔ کہ اے راجن ارجن نے یہ بچن کہہ کر دھنش بان ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ اور شوک کے سمندر میں غش کھا کر رتھ میں گر پڑا۔

اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم ودیا یوگ شاشترے
سری کرشن ارجن سنبادے ارجن بکھا دیوگ نام پہلا ادھیائے سماپت ہوا

پہلے ادھیائے کا مہاتم

ایک سمے کیلاش پربت پر مہادیو اور پاربتی کی گفتگو ہوئی - پاربتی نے پوچھا۔ اے مہادیو جی آپ کس گیان سے اپنے انتشکرن کرم سے پوتر ہو جس گیان کی طاقت سے سنسار کے لوگ آپ کو شو کر کے پوجتے ہیں۔ اور تمہارے کرم یہ دکھائی دیتے ہیں - مرگ چھالا اوڑھے انگوں میں مسانوں کی بھبوت لگائے گلے میں سرپ اور منڈوں کی مالا پھیر رہے ہو - ان میں تو کوئی کرم پوتر نہیں - تم مجھے وہ گیان سناؤ جس گیان سے تم پوتر ہو - سری مہادیو جی نے کہا اے پاربتی تو سُن جس گیان کر کے میں پوتر ہوں - اور جس گیان کر کے مجھے لوگ پوتر مانتے ہیں - وہ گیتا گیان ہے - اس کا میں ہردے میں دھیان کرتا ہوں اس گیان سے مجھے باہر کے کرم نہیں بیاپتے - پاربتی نے کہا بھگون جو گیتا گیان ایسا ہے - جس کی آپ استتی کرتے ہو اس گیان کے سننے سے کوئی کرتارتھ بھی ہوا ہے ؟ مہادیو جی نے کہا - پاربتی اس گیان کو سنکر بہت جیو کرتارتھ ہوئے - اور آگے بھی ہونگے - تجھ کو ایک پراتن کتھا سناتا ہوں تو سن - ایک سمے پتال لوک میں شیش ناگ کی سیجا پر شری نارائن جی نین موند کر اپنے انند میں مگن تھے - اور سری لچھمی

جو کُل کو ناش کرنے سے پاپ اپجتا ہے۔ میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں (۳۹) بھگوان کُل ناش ہونے سے کُل کے پراچین دھرم کا ناش ہوتا ہے دھرم کے ناش ہونے سے ادہرم پرویش کرتا ہے (۴۰) ادہرم سے کُل کی استریاں دُراچاری ہوجاتی ہیں۔ ان استریوں سے ورن شنکر (مخلوط النسل) اولاد پیدا ہوتی ہے۔ (۴۱) ورن شنکر اولاد کے ہونے سے پنڈا اور جل پتروں کو نہیں پہنچتے پس وہ سورگ سے نرک میں گر جاتے ہیں۔ اور ان کی آتما سدا اشانت رہتی ہے۔ (۴۲) اس لئے اے یدوبنس میں سریشٹ بھگوان کُل کا ناش کرنے والے کو اپنے جاتی دہرم کل دہرم کے ناش کرنے کا پاپ لگتا ہے (۴۳) پس اے جنارودہن اس پاپی منشیہ کو ان پاپوں کا کیا پھل ملتا ہے۔ سو سینے۔ وہ پرانی سدا نرک بھوگتا ہے یہ میں نے نیائے شاستر میں سنا ہے۔ (۴۵-۴۶) یہ کہہ کر ارجن پچھتاتا ہے۔ ہاتھ مل کر اور سر کو پھیر کر کہتا ہے۔ آہ دیکھیئے بھائی میں نے کیسے پاپ کا ارادہ کیا۔ راج سکھ اور لوبھ کے لئے اپنے کل کا ناش کرنے لگا تھا اب میں اپنے ہاتھ میں شستر نہیں پکڑوں گا۔ دھرتراشٹر کے پتروں کے ہاتھ میں شستر ہونگے میں اُن کے سامنے کھڑا رہونگا۔ ان کے ہتھ سے مرنے میں میرا کلیان ہوگا (یہ کہہ کر ارجن نے بڑی بیچینی سے ہتھیار زمین پر پھینک دیئے) (۴۷) سنجے دھرتراشٹر سے کہتا ہے۔ کہ اے راجن ارجن نے یہ بچن کہہ کر دھنش بان ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ اور شوک کے سمندر میں غش کھا کر رتھ میں گر پڑا۔

اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم ودیا یوگ شاشترے
سری کرشن ارجن سنبادے ارجن بکھادیوگ نام پہلا ادھیائے سماپت ہوا

پہلے ادھیائے کا مہاتم

ایک سمے کیلاش پربت پر مہادیو اور پاربتی کی گفتگو ہوئی۔ پاربتی نے پوچھا۔ اے مہادیو جی آپ کس گیان سے اپنے انتشکرن کرم سے پوتر ہو جس گیان کی طاقت سے سنسار کے لوگ آپ کو شو کرکے پوجتے ہیں۔ اور تمہارے کرم یہ دکھائی دیتے ہیں۔ مرگ چھالا اوڑھے انگوں میں مسانوں کی بھبوت لگائے گلے میں سرپ اور منڈوں کی مالا پہیر رہے ہو۔ ان میں تو کوئی کرم پوتر نہیں۔ تم مجھے وہ گیان سناؤ جس گیان سے تم پوتر ہو۔ سری مہادیو جی نے کہا اے پاربتی تو سن جس گیان کر کے میں پوتر ہوں۔ اور جس گیان کر کے مجھے لوگ پوتر مانتے ہیں۔ وہ گیتا گیان ہے۔ اس کا میں ہردے میں دھیان کرتا ہوں اس گیان سے مجھے باہر کے کرم نہیں بیاپتے۔ پاربتی نے کہا۔ بھگون جو گیتا گیان ایسا ہے۔ جس کی آپ استتی کرتے ہو اس گیان کے سننے سے کوئی کرتارتھ بھی ہوا ہے؟ مہادیو جی نے کہا۔ پاربتی اس گیان کو سنکر بہت جیو کرتارتھ ہوئے۔ اور آگے بھی ہونگے۔ تجھ کو ایک پراتن کتھا سناتا ہوں تو سن۔ ایک سمے پتال لوک میں شیش ناگ کی سیجا پر شری نارائن جی نین موند کر اپنے انند میں مگن تھے۔ اور سری لچھمی

جی چرن مل رہی تھی۔ اس وقت سری لچھمی جی نے پوچھا۔ اے نارائن جی چودہ لوک کے تم ایشور ہو اور تم کو بھی نیند آتی ہے۔ نیند تو آلسی پرشوں کو ہوتی ہے۔ جو جیو تامسی ہیں۔ تم تینوں گنوں سے اتیت ہو۔ تم نارائن ہو۔ پربھ ہو۔ باسدیو ہو۔ تم نیتر موندرہے ہو۔ یہ مجھ کو آشچریہ ہے سری نارائن جی بولے۔ اے لچھمی سن مجھ کو آلس اور نیند نہیں ہے۔ ایک شبد روپ جو بھگوت گیتا ہے۔ اس میں جو گیان ہے۔ اس گیان سے میں آنند میں مگن ہوں۔ وہ گیان کیسا ہے۔ جس کے ہونے سے جیو سدا آنند میں رہتا ہے۔ کوئی کلیش یا دُکھ اس جیو کو نہیں ہو سکتا جیسے چوبیس اوتار میرے اکار روپ ہیں۔ تیسے یہ گیتا شبد روپ اوتار ہے۔ اس گیتا میں میرے انگ ہیں۔ پنچ ادھیائے میرا مکھ ہیں پنچ ادھیائے میری بھجائیں ہیں۔ پنچ ادھیائے میرا ہردا اور من ہے سولھواں ادھیائے میرا اُور ہے۔ ستارہواں ادھیائے میری جنگھاں ہیں۔ اٹھارہواں ادھیائے میرے چرن ہیں۔ سب گیتا کے جو شلوک ہیں سو میری ناڑیاں ہیں۔ اور جو اکھشر ہیں۔ سو میرے روم ہیں ایسی گیتا کے جو شبد روپی ارتھ ہیں۔ ان کو وچار کر میں آنند رہتا ہوں۔ لچھمی تیرے من ہے۔ کہ میرے چرن ملنے سے نارائن جی کو آنند ہوتا ہے۔ اے لچھمی میں گیتا گیان سے آنند ہوں۔ تب سری لچھمی جی بولی۔ اے نارائن جی گیتا گیان کو سنکر کوئی جیو کرتارتھ ہوا ہے۔ تو مجھ کو سناؤ۔ نارائن جی نے کہا۔ بہت جیو کرتارتھ ہوئے ہیں۔ اے لچھمی سُن۔ گیتا کے

ادھیائے کا مہاتم تو پیچھے کہوں گا اب شلوک سُن۔

شلوک

سرب شاستر مئی گیتا سرب دیومئی ہری۔ سرب تیرتھ مئی گنگا سرب دھرم مئی دیا (۱) منوجانت باپ پُن دیہی جانت آپدا۔ گیتا سرب گرشن جانت ماتا جانے سوپیتا۔(۲) دوولوچن سرباناں ودواناں ترئی لوچن سپت لوچن دیہر ماناں گیانی اننت لوچن۔(۳) اے لچھمی پہلے ادھیائے کا مہاتم سن۔ شیوجی کہتے ہیں۔ اے پاربتی۔ بھگوان نارائن جیسے بچن کہتے ہیں۔ وہ تجھ کو سناتا ہوں۔

اے لچھمی شودرورن ایک آدمی تھا۔ وہ چنڈال کے کرم کرتا تھا اور نیل لون کا کام کرتا تھا۔ اس نے ایک بکری پالی۔ ایک دن وہ بکری کو چرانے گیا۔ اور برکشوں کے پتے توڑنے لگا۔ تو سانپ نے ڈس لیا اور جان نکل گئی۔ مرنے کے بعد اس نے بہت نرک بھوگ کر بیل کا جنم لیا۔ ایک بھکھاری نے مول لیا۔ اس پر چڑھ کر بھیک مانگتا پھرتا۔ جب رات کو واپس آتا اس کو بھوکا باندھ دیتا اور جو مانگ کر لاتا بال بچوں کے ساتھ کھاتا۔ جو باقی بچتا بیل کے آگے ڈال دیتا۔ دن چڑھنے پر پھر سوار ہو جاتا۔ اسی طرح کئی دن گذر گئے۔ ایک دن بھوک کا مارا گر پڑا اور اس کے پران نہ چھوٹے شہر کے لوگ اس کو ایسی حالت میں دیکھ کر کوئی تیرتھ کوئی برت کا پھل دیتے۔ لیکن اس کے پران نہ چھوٹے ایکدن ایک ویسوا آئی اور اس نے لوگوں سے پوچھا۔ یہ بھیڑ کیسی ہے

لوگوں نے کہا۔ کہ بیل کے پران نہیں چھوٹتے۔ انیک پنوں کا پھل دے رہے ہیں۔ اور اس کی مکت نہیں ہوتی۔ ویسوا نے کہا میں اپنے کرموں کا پھل اس کو دیتی ہوں اتنا کہتے ہی بیل کی مکت ہوئی۔ بیل مر کر برہمن ہوا اس کا نام سوشرما رکھا گیا۔ بڑا ہونے پر پتا نے ودیا رتھی کیا۔ اس کو پچھلے جنم کی خبر تھی۔ وہ بہت سُندر ہوا۔ اور ایک دن وچار کیا جس ویسوا نے مجھے بیل جونی سے چھڑایا۔ اس کا درشن کروں۔ برہمن ویسوا کے گھر گیا۔ اور کہا تو مجھ کو جانتی ہے۔ بولی نہیں۔ کہا تو کون ہے۔ میری تیری کیا پہچان ہے۔ تو برہمن اور میں ویسوا۔ برہمن بولا میں وہی بیل ہوں۔ جس کو تو نے اپنے کرموں کا پھل دیا تھا۔ اب میں نے برہمن کا جنم لیا۔ تو اپنا وہ کرم بتلا۔ جس کے سبب مجھے منش جنم ملا۔ ویسوا بولی مجھ کو خبر نہیں۔ میرے گھر ایک طوطا ہے۔ اور وہ سویرے اٹھ کر پڑھتا ہے۔ میں اس کے بچن سنتی ہوں۔ وہ پُن تجھ کو دیا تھا۔ برہمن نے طوطے سے پوچھا۔ طوطا بولا۔ میں برہمن کا لڑکا تھا۔ گورو نے مجھے گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ سکھایا۔ ایک دن میں نے کہا گورو نے مجھے کیا کچھ پڑھایا ہے؟ گورو نے سراپ دیا۔ تو طوطا ہوگا۔ میں مر کر طوطا بنا۔ شکاری نے پکڑ کر ایک برہمن کے پاس بیچا۔ وہ برہمن اپنے لڑکے کو گیتا کا پاٹھ پڑھاتا۔ میں نے بھی سیکھ لیا۔ ایک دن برہمن کے گھر چور پڑے۔ دولت نہ ملی۔ میرا پنجرہ ہی لے گئے۔ ویسوا ان کی مترتھی مجھ کو اس کے پاس چھوڑ گئے۔ میں سویرے گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں۔ یہ سنتی ہے۔ اسکی سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا پڑھتا ہوں۔ وُہی پن

تیرے نمت کیا تھا۔ سری گیتا جی کے پہلے ادھیا کا یہ پھل ہے طوطا بولا۔ مجھے اشیرباد دے۔ میرا کلیان ہو۔ اے لچھمی اشیرباد دینے سے طوطے کی مکت ہوئی۔ اور ویسوا نے بھلے کرم گرہن کئے اشنان کر کے گیتا کے پہلے ادھیاء کا پاٹھ کرنے لگی اس کر کے برہمن کھتری بشنو اتیت اس ویسوا کی پوجا کرتے۔ برہمن اپنے گھر گیا۔ سری نارائن جی نے کہا اے لچھمی جو کوئی گیتا کا پاٹھ کرے یا سنے اس کو مکت ملے۔ اس کا پھل اتل ہے۔ یہ پہلے ادھیا کا مہاتم ہے۔ جو تو نے سرون کیا۔ ات پدم سماپت ہوا پرانے ستی ایشور سنباد سے اترا کھنڈے گیتا مہاتمے پرتھم ادھیائے

دُوسرا ادھیائے

سانکھیہ یوگ

سنجے نے راجہ دھرتراشٹر سے کہا۔ (۱) راجن اس طرح دیا اور موہ سے بھرے ہوئے ارجن کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اُس کا دل رنج سے بے چین ہوگیا۔ اس کو اس حال میں دیکھ کر سری کرشن بھگوان فرماتے ہیں (۲) اے ارجن ایسے بکٹ سمے میں یُدھ کے استھان پر تجھے یہ دکھ کہاں سے آگیا۔ تمہیں یہ نیچ بدھی کبھی نہیں چاہیے۔ اس سے نہ تجھے سورگ ملے گا۔ اور نہ ہی یش پراپت ہوگا۔ البتہ کلنک کا ٹیکہ لگ جائیگا (۳) ارجن یہ کایروں کی سی باتیں چھوڑ۔ تو تتوں کی بات نہیں جانتا۔ اپنے ہردے کی نیچ بدھی تو تیاگ کر یُدھ کے لئے تیار ہو تب ارجن نے

عرض کی (۴) اے مدسودن شترو ناشک بھگوان۔ یہ بھیشم پتامہ اور گورو جی تو پوجنے کے یوگیہ ہیں۔ ان کو تو کوئی اچھی وستو بھینٹ کرنی لازم ہے۔ میں ان پر بان کیسے چلاؤں (۵) ان مہانو بھاؤوں کو مار کر میرا کلیان کیونکر ہو سکتا ہے۔ اندریوں کے بھوگوں کے لئے انہیں مار کر جو راج کے بھوگ پراپت ہونگے۔ وہ بھوگ ان کے خون سے لپٹے ہوئے ہونگے (۶) اور یہ بھی نشچت نہیں۔ کہ فتح ہماری ہوگی یا ان کی۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ ان دھرتراشٹر کے پتروں کو جو ہمارے سامنے کھڑے ہیں مار کر ہمارا جینا اچھا نہیں (۷) اور آپ جو فرماتے ہیں کہ نیچ بدھی کو پراپت نہ ہو۔ سو بھگون میں نیچ بدھی کے پاپوں کو نہیں جانتا۔ میری عقل زائل ہو گئی ہے۔ میں دھرم اور ادھرم میں تمیز نہیں کر سکتا۔ میں شکھشا پانے کے یوگیہ ہوں من کرم اور بچن سے آپ کی شرن آیا ہوں۔ سو کرپا کر کے مجھے ایسا اپدیش کیجئے جس سے میرا کلیان ہو۔ (۸ و ۹) لے پربھو اس شوک سے میری اندریاں شوک وان ہو رہی ہیں۔ مجھے کوئی ایسا اپائے نظر نہیں آتا۔ جس سے میرا شوک دور ہو جائے۔ ان کو مار کر اگر میں ساری پرتھوی کا نشکنٹک راج بھی پالوں۔ دیولوک یعنی سورگ کا راج بھی پراپت کر لوں۔ تب بھی یہ شوک دور نہیں ہوگا۔ پس اے ناتھ میں انہیں نہیں مارونگا دسنجے دھرتراشٹر سے کہتے ہیں) (۱۰) اے راجن جب ارجن بھگوان کرشن کو یہ بات کہہ کر اداس ہو کر بیٹھ گیا۔ تو سری کرشن ارجن کو میدان جنگ میں اس طرح دکھی دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ارجن تو باتیں تو بڑے گیانیوں کی

طرح کرتا ہے۔ لیکن یہ نہیں جانتا۔ کہ بیبکی پرش کسی وستو کی چنتا نہیں
کرتے۔ اور نہ زندگی اور موت کا غم و فکر کرتے ہیں (۱۲) کیا تو یہ سمجھتا ہے
کہ میں تو اور یہ سب راجے مہاراجے پہلے نہ تھے۔ اور اب ہیں۔ نہیں ارجن
یہ بات نہیں ہے۔ یہ سب ہمیشہ تھے۔ اور اب ہیں اور آئیندہ ہونگے۔
(۱۳) دیہہ کی بال۔ جوانی اور بردھ تین اوستھا ہیں۔ چوتھی اوستھا دیہہ کا
مرن ہے۔ یہ دیہہ کے دھرم ہیں۔ آتما ابناشی ہے۔ اس کا کبھی ناش
نہیں ہوتا اور دیہہ کا مرنا ہی دھرم ہے۔ یہ جان کر گیانی کسی کا رنج نہیں
کرتے (۱۴) ہے کنتی پتر ارجن تجھے جو یہ اندریوں کا گیان پراپت ہوا ہے۔ سو
یہ گیان سکھ دکھ سردی گرمی کا دینے ہارا ہے۔ یہ سکھ دکھ پیدا ہوتے اور ناش
ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی پرواہ نہ کرنا چاہیئے۔ تو تو ان کا سہارا ہے (۱۵)
سریشٹ ارجن جس پُرش نے اندریوں کے سکھ اور دُکھ یکساں جان لئے
ہیں۔ اور نشچل ہے۔ اسی نے امرت پان کیا ہے۔ وہی شانت اور نروان
پد کا ادھیکاری ہے۔ وہی امر ہوا ہے (۱۶) ابناشی کا ناش اور ناشوان
کا قرار کبھی نہیں ہو سکتا۔ سب ودوانوں کا یہی مت ہے۔ (۱۷) اے ارجن آتما
جو سب جیووں میں ویاپک ہے۔ اسے تو ابناشی جان۔ اسے کبھی کوئی ناش
نہیں کر سکتا۔ جیسے اگنی صرف جل کو جلا سکتی ہے۔ اور جل میں جو نظر آتا ہے
اُسے نہیں جلا سکتی (۱۸) اسی طرح آتما کا انت نہیں ہوتا۔ شریر جنمتے اور مرتے
ہیں۔ لیکن آتما امر اور نت ہے اے بھارت تو تمام ڈر بھے کو تیاگ کر یدھ
کے لئے تیار رہو۔ اس وقت تیرا یہی دھرم ہے (۱۹ و ۲۰) آتما نراہار

ہے۔ نہ کچھ کھاتا ہے۔ اور نہ اس کا کچھ پرمان ہے۔ کہ کتنا ہے۔ نہ کسی کو
مارتا ہے۔ اور نہ مرتا ہے۔ جنم مرن سے رہت ہے اور نت اور ابناشی
ہے۔ سناتن پُوراتن ہے۔ شریر کے مرنے پر بھی یہ ناش نہیں ہوتا (۲۱) اے
ارجن جنہوں نے آتما کو ایسا ابناشی جانا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ
نہ میں کسی کو مارتا ہوں۔ اور نہ مجھے کوئی مارتا ہے (۲۲) جیسے پرانا بستر اُتار
کر نیا پہن لیا۔ اسی طرح آتما پورانی دیہہ کو چھوڑ کر نئی دیہہ دھارن کرتا رہتا ہے
(۲۳ ویں ۲) پھر کیسا ہے۔ شستر سے کاٹا نہیں جاتا۔ اگنی میں جلتا نہیں۔
جل میں ڈوبتا نہیں۔ ہوا میں سوکھتا نہیں آتما اچھید ہے۔ کاٹنے۔ ڈوبنے
جلنے۔ اور سوکھنے سے رہت ہے نشچل نت ابناشی استھر اور سرب بیاپک
اور سنے سناتن پُرش ہے

اسے باندھے اسے جکڑے کہاں زنجیر کی طاقت
اسے کاٹے اسے چھیدے کہاں یہ تیر کی طاقت

(۲۵) پھر یہ آتما کیسا ہے اویکت ہے۔ دکھائی نہیں دیتا۔ اور نہ دھیان میں
آتا ہے۔ چھویا نہیں جاتا۔ اسے کسی کا ڈر بھی نہیں ہے۔ کوئی کام نہیں کرتا
پس اے ارجن تو آتما کو ایسا پہچان کر چنتا کو تیاگ دے (۲۶-۲۷) مہاباہو
ارجن۔ اگر تو یہ خیال کرتا ہو۔ کہ جیو آتما جنمتا اور مرتا ہے۔ تو بھی تجھے کسی کی
چنتا نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جو پیدا ہوا ہے۔ وہ نشچت ایکدن مرے گا۔ جو
مرا ہے وہ ایک دن ضرور پیدا ہوگا۔ اور ارجن جب یہ ہو کر رہتا ہے۔ تو اسکے
لئے چنتا کیوں کریں (۲۸) اے ارجن یہ سب پرانی نہ پہلے تھے۔ اور نہ

آگے کو ہونگے۔ یہ کیول برتمان کال ہی میں ہیں۔ پھر ان کے لئے رودن
ورلاپ کی کیا ضرورت ہے۔(۲۹) کوئی اسے حیران ہو کر دیکھتا۔ کوئی
حیرانی سے بتاتا اور کوئی حیرت سے سنتا ہے۔ مگر دیکھ کر کہہ کر سنکر بھی کوئی
اس کے تتو کو نہیں جانتا (۳۰) اے ارجن ان سب لوگوں کا جیوآتما نت
ہے اس لئے تمہیں ان کی چنتا نہ کرنی چاہیئے۔(۳۱) تمہارا اڈرنا کھشاتر دھرم
کے بھی ورُدھ ہے۔ کیونکہ کھشتری کے لئے دنیا میں دھرم یدھ سے اچھی
چیز کوئی نہیں ہے۔(۳۲) اے ارجن یہ اچانک ہونے والا یُدھ سوُرگ
کا کھلا ہوا دروازہ ہے۔ اور ایسے یدھ بھاگیہ وان کھشتری ہی کو پراپت ہوتے
ہیں۔ اور یہ سب لوگ اسی یُدھ کے مارگ سے سوُرگ کو جاویں گے
(۳۳) اور اگر تو یہ دھرم سنگرام نہ کرے گا۔ تو تیرے دھرم اور کیرتی (نیکنامی)
کا ناش ہو جائے گا۔ اور تو پاپ کو پراپت ہوگا۔(۳۴) اور جو لوگ تیرا یش
کیرت گاتے ہیں۔ وہ تیری نندا کرینگے۔ وہ کہیں گے۔ کہ ارجن بل ہین ہے۔
اور جس کی جگت میں نندا ہوتی ہے۔ اسے جینے سے مرنا بھلا ہے (۳۵
۳۶) اور جو یودھا تم کو دہارمی سمجھتے ہیں۔ سو تیرے پراکرم اور بل کی نندا
کرینگے جن لوگوں میں تیری عزت ہے۔ وہ تجھے کائر سمجھیں گے۔ اس سے
بڑا دکھ کیا ہوگا۔(۳۷) اگر تو سنگرام میں پران چھوڑے گا۔ تو سوُرگ میں جائے
گا۔ اور اگر جیت گیا پرتھوی کا راج بھوگے گا۔ اس لئے اے کنتی پُتر ارجن
اٹھ کھڑا ہو اور یُدھ کے لئے تیار ہو (۳۸) سکھ دکھ نفع نقصان جیت ہار
کو یکساں جان کر یدھ کر۔ تجھ کو کچھ پاپ نہ لگے گا۔(۳۹) اے ارجن یہ میں

نے تجھے سانکھ شاستر کا مت کہا ہے۔ اب بُدھ یوگ کہتا ہوں۔ جس کو سمجھ کر جیون مرن کے بندھنوں کو کاٹ ڈالے گا (۳۹) پہلے تو میری بدھ سن کہ میں اپنے بھگتوں کے ساتھ کیسا ہوں جو میری بھگتی۔ سیوا اور پوجا بھول بھول کر آگے پیچھے بھی کرتے ہیں۔ ان کو کچھ پاپ نہیں لگتا۔ میں جان لیتا ہوں۔ کہ میرا بھگت پریم میں مگن ہو کر بے سرت ہو گیا ہے۔ جیسے کہ رامچندر جی نے بھیلنی کے جھوٹے بیر کھائے تھے۔ اے ارجن میری بھگتی دیکھنے میں سوکھشتم ہے۔ ایک تلسی ڈل یا پشپ پریم سے میرے ارپن کیا۔ یا ایک بار مجھے نمسکار ہی کر دیا۔ یہ دیکھنے کو تھوڑی ہے۔ لیکن اس کا پھل بڑا ہے۔ جنم مرن کے دکھوں کو کاٹ کر میرے ابناشی پد میں لین کر دیتی ہے۔ یہ تو میں نے بھگتوں کے ساتھ اپنی بدھ اور اپنی بھگتی پھل کا برنن کیا ہے۔ اب میرے ساتھ میرے بھگتوں کی بدھ سن (۴۱) میرے بھگت کیوں میرے ہی چرن کمل کو پوجتے ہیں۔ مجھ سے ہی پریتی رکھتے ہیں۔ اور بے خواہش ہیں میرے سوائے کسی کو نہیں مانتے۔ میرے نام کے سوا کچھ کہنے سننے بھی نہیں ہیں۔ اور نہ میرے نام کے بغیر انہیں کوئی خواہش ہے اور جن کی پریت اور دررڈھ نشچے مجھ میں نہیں اور میرا سمرن نہیں کرتے ان کی بات سن ان کی بدھ انیک اور بھرمتی ہے (۴۲-۴۳-۴۴) جس طرف لگائے اسی طرف لگ جاتی ہے۔ جن کا نشچہ میرے ساتھ نہیں۔ وہ انیک بندھنوں میں پھنسے ہوئے بھرمتے پھرتے ہیں۔ اور میٹھی باتوں سے لوگوں کو موہتے ہیں۔ اور دیوتا کی بھگتی کا اپدیش کرتے ہیں۔ اور مورکھ منشیہ اپنے

آپ کو پنڈت کہلاتے ہیں۔ ویدوں کے بچن سے خود موہے ہوئے
ہیں۔ اور لوگوں کو بھی موہتے ہیں (۴۳) جنہیں اندریوں کے بھوگوں کی کامنا
ہے۔ اور سورگ کو ہی پرم پد سمجھے ہوئے ہیں۔ وہ سورگ میں جاکر اپنے
کرموں کا پھل بھوگ کر گر پڑتے ہیں۔ اور وہ ایسے کرم کرتے ہیں جن سے
بار بار سنسار میں جنمتے مرتے ہیں۔ اور ایسے کرم کرتے ہیں کشٹ اور پن
بھی بہت ہوتا ہے۔ اور پھل تھوڑا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جلد سورگ سے
گر پڑتے ہیں۔ جن کی کامنا اندریوں کے بشئے میں ہے۔ اور سنسار میں
اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہو رہے ہیں جن کی بدھ کا نشچہ مجھ میں
نہیں لگتا۔ اور مجھ میں نشچے لگے بغیر پرم سکھ اور کلیان کبھی نہیں ملتا (۴۵)
اب ویدوں کا برتانت سن ویدوں کی بدھ بھی ترگنی ہے۔ تو تینوں گنوں کو
تیاگ کر اتیت ہو۔ اتیت کی بات ویدوں میں نہیں ہے۔ اور ویدوں کے
تین کانڈ ہیں۔ کرم اُپاسنا اور گیان۔ جب تیسرے گیان کانڈ کی اپنچ دیکھی
تو تجھے تین گنوں سے اتیت ہونے کی بات کہی۔ اتیت کسے کہتے ہیں
جس کا نہ کوئی متر ہو نہ دشمن۔ نہ موہ ہے۔ جنم مرن سے رہت ہے اور تتو
روپ ہے۔ ایسے آتما کے ساتھ جڑ۔ آتما کے سکھ اور اندریوں کے سکھ
میں بڑا بھید ہے (۴۶) جیسے کہ جل کا پاتر تالاب اور کنواں وغیرہ ان سے
ایک ہی کارج ہوتا ہے۔ اگر کنوئیں پر جائے تو کوشش سے جل نکالے
تو پیئے بستر دھوئے اور اشنان ہو۔ اگر تالاب پر جائے تو وہاں جل صرف
نہانے اور کپڑے دھونے کا ہے۔ پینے کا نہیں۔ لیکن اگر بہت بڑے

چشمے پر جائے۔ تو وہاں اچھی طرح سے اشنان بھی کر سکتا ہے۔ کپڑے
بھی دھوئے جا سکتے ہیں اور جل پیا بھی جا سکتا ہے۔ اسی طرح جو آتما
کو برہم کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ اننت سُکھ پاتے ہیں۔ اس سکھ کو میرے
اپاسک برہمانا رو اور سکھ دیو رشی وغیرہ سب جانتے ہیں (۴۷) اس کارن
سے اے ارجن اس طرح آتما کے سکھ کے ساتھ جُڑ کر اپنا کھشتری دھرم
ادا کر اور پھل کچھ نہ مانگ (۴۸) ہار جیت ایک سمان جان کر بدھ کو ہرکھ شوک
سے رہت ہو۔ اس کا نام سمتا یوگ ہے۔ (۴۹) اے ارجن اس بدھ
یوگ کے ساتھ درڑھ ہو کر پاپ اور پن دونو کو کاٹ ڈال۔ بدھ یوگ
سے آتما کے ساتھ جُڑنا کلیان ہوگ ہے (۵۰ و ۵۱) ایسے گیانی لوگ کسی
وستو کا پھل نہیں مانگتے ہیں اور میرے ساتھ جُڑتے ہیں۔ اور جو پھل چاہتے
ہیں وہ موڑھ ہیں۔ بس اے ارجن جب تو میرے ساتھ بُدھ کا نشچے درڑھ کریگا
تب مرن جنم کے بندھن سے چھوٹ کر میرے ابناشی پد میں جا پراپت
ہوگا۔ (۵۲) اے ارجن جب تیری بدھ موہ کے جال کو توڑے گی۔ تب
جتنے شاستر تو نے سنے ہیں۔ اور سن رہا ہے ان سب سے درکت ہو جائے
گا (۵۳) تیری بُدھ نشچل ہو جائے گی تب تو سمادھی یوگ کی بدھ کو چاہے
گا۔ سری کرشن بھگوان کے امرت روپی بچن سنکر ارجن
نے پرشن کیا۔ (۵۴) اے کیشو جن کی نشچل بُدھ ہے اس کے
لکھشن کیا ہیں۔ اس کی بولی کیسی ہے۔ سمادھی کیسی ہے۔ اور لوگوں
کے ساتھ باتیں کس طرح کرتا ہے۔ اور چلتا کیسے ہے۔ تا کہ میں

سمجھ سکوں۔ کہ اس کی بدھ نشچل ہے۔ یہ سنکر بھگوان کرشن بولے۔ (۵۵)
اے ارجن جن کو کسی وستو کی کامنا نہیں ہے اور اپنے آتما میں مگن رہتا
ہے۔ انہیں کو تو نشچل بدھی جان (۵۶ و ۵۷) جس کو کسی سے پریت نہیں
بھلی وستو سے خوش اور بری سے رنجیدہ نہیں ہوتا۔ دکھ سے گھبراتا
نہیں۔ کسی سے ڈرتا نہیں۔ اور کسی پر کرودھ نہیں ہوتا تو اسی کو نشچل
بدھی جان (۵۸) پھر جیسے کچھوا اپنے ہاتھ پاؤں وغیرہ سب اندریاں اپنی
کھوپری میں سکیڑ لیتا ہے۔ ایسے ہی جس نے اپنی اندریاں وشئوں سے
ہٹاکر اپنے بس کر لی ہیں تو اُسے نشچل بدھی جان (۵۹) جو اس کو غذا نہ ملنے
سے محسوسات تو دور ہو جاتی ہے۔ لیکن خواہش بنی رہتی ہے۔ لیکن پار
برہم کے درشن سے یہ خواہش بھی جاتی رہتی ہے۔ (۶۰) اے ارجن اگرچہ
ببیکی پُرش اندریوں کے جیتنے کا یتن کرتے ہیں۔ تو بھی اندریاں بڑی بلوان ہیں۔
من کو ہلا دیتی ہیں (۶۱) ارجن ان سب اندریوں کو بس میں کر اور من کا نشچل چیتا
مجھ میں رکھ۔ تو اندریاں خود ہی بس میں ہو جائیں گی اور جس کے بس میں
اندریاں ہیں اس کی بدھ کو نشچل جان (۶۲) میرے نام کے سوائے کسی اور
وستو کا دھیان نہ کرے۔ اور جو میرے بغیر کسی اور وستو کا دھیان کرتا ہے۔
اس کا کاریہ بگڑ جاتا ہے۔ کیونکہ جو منش وشیوں کی بات چیت کرتا ہے۔ یا
اپنے من میں ہی وشے کا دھیان کرتا ہے۔ تو اسے من بچن اور کرم سے وشے
کی کامنا اپجتی ہے۔ محبت سے کام اور کام سے کرودھ اپجتا ہے۔ (۶۳)
کرودھ سے موہ اور موہ سے چیتنتا کا ناش ہوتا ہے۔ چیتنتا کے ناش ہونے سے

بُدھ کا ناش ہوتا ہے۔ اور بدھ کے ناش ہونے سے یہ منش پشو کے سمان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو میرے بھگت ہیں۔ وہ کبھی سنساری منشیوں کا سنگ نہیں کرتے۔ صرف میرا ہی نام چتارتے ہیں۔ یہ میرے بھگتوں کو میری آگیا ہے۔ اب میرے بھگت وستو بھوجن کس طرح انگی کار کرتے ہیں۔ سوشن (۶۴ و ۶۵) جو کچھ میری اچھیا اور آگیا سے ان کو پراپت ہوتا ہے وہی کھاتے پہنتے ہیں۔ اور ہر کھ شوک سے رہت ہیں۔ جن کی نشچلتا مجھ میں ہوتی ہے۔ میں ان کے سب مانسک دکھوں کا ناش کر دیتا ہوں تب ان کو سچی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (۶۶) اب ناستک بدھی والوں کی بات سن۔ وہ کہتے ہیں۔ پرمیشور کس نے دیکھا ہے۔ اور کہاں ہے اے ارجن ان کی شردھا مجھ میں نہیں ہوتی اور مجھ میں شردھا رکھے بغیر انہیں شانتی نہیں ملتی اور شانتی کے بغیر سکھ نہیں۔ ناستک بدھی ہمیشہ دکھ میں رہتے ہیں (۶۷) اے ارجن جب من اندریوں کے بس ہو جاتا ہے۔ اندریاں اس کی بدھ کو اس طرح ہر لیتی ہیں۔ جیسے بیڑی پار کے کنارے کو جا رہی ہو۔ لیکن زور سے چلتی ہوئی ہوا اسے کنارے نہ لگنے دے (۶۸) اس لئے اے مہا باہو ارجن پہلے تو اندریوں کو قابو کر۔ جن پرشوں نے اندریوں کو قابو کر لیا ان کی بدھی نشچل ہے (۶۹) اے ارجن جن کو میرے سمرن اور بھجن کے رس کی سمرت نہیں ہے۔ ان کے لئے رات ہے۔ جو میرا بھجنیک جاگتا ہے۔ اس کو دن ہے جس میں لوگ جاگتے ہیں۔ اور جو بھگت ہیں مگر سوئے رہتے ہیں۔ اُن کو سنسار کی بات رات کے سمان ہے

میرے بھگت سادھ وہاں ہو کر جاگتے رہتے ہیں (۷۰) اب میرے پورن بھگت کے لکھشن سن۔ جیسے سمندر اپنے جل سے سنپورن ہے۔ گھٹتا بڑھتا نہیں۔ اسی طرح میرے بھگت ہیں۔ (۷۱) ان کی کامنا کسی اور طرف نہیں جاتی۔ وہ سب خوف بے خواہش غرور اور جنم مرن سے رہت ہیں۔ میرے بھگت شانتی پد میں لین ہیں (۷۲) ہے ارجن میں نے یہ تجھے شانتی پدار تھ بھی کہا ہے۔ جو برھم استھت کو پراپت ہوا ہے وہ پھر مایا کے موہ میں پراپت نہیں ہوتا۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو برہم ودیا یوگ شاسترے سری کرشن ارجن سنبادے سانکھ یوگو نام دوسرا ادھیائے سماپت ہوا

دوسرے ادھیائے کا مہاتم

سری نارائن جی کہتے ہیں۔ اے لچھمی تو سرون کر۔ دکھن دیش میں پورن نام ایک شہر ہے۔ وہاں ایک دیو سوشرما نام بڑا دھن والا رہتا تھا۔ اور سادھ سیوا کرتا تھا۔ ایک دن سادھوں سے کہنے لگا ہے سنت جی شری نارائن جی کے جاننے کا گیان اپدیش کرو۔ جس سے میری کلیان ہو ایسے سنتوں کی سیوا کرتے بہت دن بیتے پھر ایک بال برہم چاری آیا۔ اس کی سیوا بہت کی اور بنتی کی کہ مجھ کو سری نارائن جی کے ملنے کا اپدیش کرو۔ جس کر کے میرے جیون کی کلیان ہو مکت ہو بال برہمچاری بولا میں تجھے گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سناتا ہوں۔ اس کے سننے سے تیری کلیان ہوگی تب دیو سوشرما بولا۔ اس کے سننے سے کسی کی مکت ہوئی ہے؟ بال

برہمچاری بولا۔ میں تجھ کو ایک پراتن کتھا سناتا ہوں۔ ایک اپالی بن میں بکریاں چراتا تھا۔ اور میں ایک استھان میں بھجن کرتا تھا۔ ایک دن اپالی بکریاں لے کر گھر کو چلا راستہ میں شیر بیٹھا تھا۔ ایک بکری سب سے آگے تھی۔ شیر اس کو دیکھ کر ڈر گیا۔ اپالی حیران ہوا۔ میں بھی وہاں آ کر کھڑا ہوا۔ پالی مجھ سے کہنے لگا کہ یہ بڑا اشچریہ ہے۔ بکری کو دیکھ کر شیر ڈر کر بھاگ گیا۔ آپ مہاتما ہو یہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا اجاپال میں تجھے پچھلے زمانہ کی کتھا سناتا ہوں۔ یہ بکری پچھلے جنم ڈائن تھی۔ اچھی ذات تھی خاوند اس کا مر گیا۔ پھر بُری ڈائن ہو گئی۔ جو اچھا لڑکا دیکھتی کھا لیتی۔ یہ شیر پچھلے جنم میں شکاری تھا۔ ایک دن شکار کرنے باہر گیا ڈائن نے اس کو کھا لیا۔ اب وہی شکاری شیر اور ڈائن بکری ہوئی۔ شیر کو پچھلے جنم کی خبر ہے۔ اس لئے ڈر گیا۔ کہ شاید پھر نہ کھا جائے۔ تب اپالی نے پرشن کیا میں کون تھا میں نے کہا تو چنڈال تھا۔ اپالی نے کہا مجھے کوئی اپاؤ بتاؤ جس سے میں اور یہ دونوں اس جنم سے رہت ہوں میں نے کہا میں تم تینوں کو ادہار کا طریقہ بتاتا ہوں پہاڑ کی گپھا میں ایک سلا تھی اس پر سری گیتا جی کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ لکھا تھا۔ میں نے اسکو دیکھا تھا اب میں تم کو من بچن کرم کر کے سناتا ہوں سنو برہمچاری نے گیتا کا پاٹھ سنایا اسی وقت آکاش سے بمان آئے تینوں بیٹھ کر بیکنٹھ کو گئے۔ اور ادہم دیہی چھوڑ کر دیو دیہی پائی اور دیوسو شرما گیتا پاٹھ سن کر مکت ہوا۔ اور بیکنٹھ کو گیا۔ سری نارائن جی بولے ہے لچھمی جو منش گیتا گیان کو پڑھے سنے وہ مکت کو پراپت ہووے پاٹھ کا پھل ادھک ہے۔ ات سری پدم پرانے ستی ایشر سنبادے ادتر اکھنڈے سری گیتا مہاتمے سمپورن

تیسرا ادھیائے

کرم یوگ

ارجن نے کہا (۱) ہے جناردھن۔ کیشو جی۔ اگر نروان برھم پد سب سے سریشٹ ہے۔ تو پھر آپ مجھے یدھ کے گھور بھیانک کرم میں کیوں جوڑتے ہیں (۲) اور مختلف باتیں کہہ کر مجھے کیوں چکر میں ڈالتے ہیں۔ کہاں نروان پد اور کہاں یدھ یوگ۔ کرپا کر کے صاف طور پر ایک بات بتائیے۔ جس سے میرا کلیان ہو (ارجن کا بچن سنکر پاپ ناشک سری کرشن جی نے جواب دیا۔) اے نہ پاپ ارجن میں نے پہلے ہی لوگوں کو اس پرکار سے آگیا دی ہے۔ پنچھی ایک پر سے نہیں اڑ سکتا۔ اس لئے میں نے دو پرکار رکھے ہیں۔ یعنی سانکھ شاستر والوں کو گیان یوگ اور یوگیوں کے لئے کرم یوگ کہا ہے۔ (۴) اے ارجن اگر کوئی سب کرم تیاگ کر کہے۔ کہ میں نہ کرمی اور سنیاسی ہوں۔ تو وہ یہ بات بھول کر کہتا ہے۔ وہ نہ کرمی اور سنیاسی نہیں۔ دیہہ دھاری کبھی نہ کرمی نہیں ہو سکتا۔ (۵) ماں کے گربھ سے لے کر مرتے دم تک سدا ہی کرم کرتا رہتا ہے کبھی نہ کرمی نہیں ہوتا۔ یہ مایا کی رچی ہوئی دیہہ اس کے بس نہیں یہ مایا کے بس ہے۔ (۶) اے ارجن جو ایسے بیراگی اور یوگی ہیں۔ جو ظاہر میں تو کرم اندریوں کا سنجم کر چوکڑی مار کر بیٹھے ہیں اور من میں اندریوں کے بھوگوں کی چنتونا کرتے ہیں۔ ایسے یوگی جھوٹے پاکھنڈی ہیں۔ (۷) لیکن جو اندریوں سے تو کرم کرتے ہیں۔ اور من کو مجھ میں نشچل رکھتے ہیں ایسے لوگ بھلے اور سریشٹ ہیں (۸) پس اے ارجن تو کھشتری ہے۔ یدھ کرنا

تیرا دھرم ہے۔ اندریوں سے تو یدھ کر اور من کی نشچلتا مجھ میں رکھ اور یہ نشچے جان
کہ دیہہ کرم کے بغیر نہیں قائم رہ سکتی (۹) جو مجھ جگ روپ بھگوان کے نمت
کرم کرتے ہیں۔ وہ نہہ کرمی نربندھم (آزاد) ہیں۔ وہ بندھن میں نہیں پڑتے صرف
اپنے ہی لئے کرم کرنے والے بندھن میں پڑتے ہیں۔ پس اے کنتی نندن تو کرم کر اور
پھل کچھ نہ مانگ اور یوگ مارگ کر (۱۰) یگیہ پرش جس طرح بھگوان کو پوجتے ہیں۔
وہ پرکار سن۔ اے ارجن برہمانے جگت کی رچنا کے ساتھ ساتھ ہی یگیہ اچار
اور ساتھ یگوں کی سامگری بھی پیدا کی اور منشیوں کو آگیا دی کہ یگیہ سامگری سے
بھگوان کی پوجا کرو تمہاری کامنائیں پورن ہوں گی (۱۱) تم دیوتاؤں کا پوجن
کرو۔ اور دیوتا تم کو پھل دیں گے (۱۲) دیوتاؤں کی پوجا سے منشیوں کی کلیان
ہے۔ جو دیوتا کو ارپن کئے بغیر بھوجن کرتا ہے۔ سو وہ دیوتا کا چور ہے۔ (۱۳) جو
منشیہ مجھے بھوگ لگا کر بھوجن کرتا ہے۔ سو سب پاپوں سے مکت ہوتا ہے۔ لیکن
جو مجھے سمرپن کئے بغیر آپ ہی بھوجن کرتا ہے۔ وہ سب پاپوں کو بھوگتا ہے
جو جیو کھیتی۔ چوکے اور کھل۔ چولھے میں مرتے ہیں۔ یا جھاڑو دینے وقت ناش
ہوتے ہیں۔ ان سب کے گھات کا پاپ اس کو لگتا ہے۔ (۱۴) میری پوجا
سے سنسار کا کلیان کیونکر ہوتا ہے سو سُن سب شریر دھاری بھوت پرانیوں کی اتپتی
اناج سے ہے۔ اناج سے منشوں استریوں کا رج ویرج بنتا ہے جس سے دیہہ
پیدا ہوتی ہے۔ اناج بادلوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بادل یگیہ سے بنتے ہیں اور
یگیہ کرنے کی ودھی ویدوں میں لکھی ہے۔ (۱۵) اور وید برہما سے اُپجے ہیں۔ اور
برہما پار برہم سے اس لئے سرودیاپی پار برہم کو تتبہ یگیہ دوارا پوجنے سے سنسار کا

کلیان ہے۔ (۱۶) جو اس کلیان روپی برہم کو نہیں مانتا۔ اور صرف اپنی ہی اندریوں کے لئے رسوئی کرتا ہے۔ اس کا جینا نشپھل ہے (۱۷) جن کی پریت آتما سے لگی ہے۔ اور جو آتما لابھ ہیں ان کو کوئی کرم کرنے کی ضرورت نہیں (۱۸) ان کو کسی بھلے برے کرم کئے کا پنیہ پاپ نہیں لگتا اور سنساری منشیوں کے ساتھ انہیں کچھ پریوجن لین رہتا ہے۔ (۱۹) اے ارجن اب پھر کرم یوگ کہتا ہوں۔ بھلے لوگ ست کرم کبھی نہیں تیاگتے اور جو ست کرم کرتے ہیں اور ان کا کچھ پھل نہیں مانگتے۔ وہ مجھ پار برہم پرمیشور میں آ ملتے ہیں۔ (۲۰) اے ارجن ست کرموں کی بدولت بیدیہی راجہ جنک اور اور بہت سے لوگ سدھ اوستھا کو پراپت ہوئے ہیں۔ یہ لوگ لوگوں کے بھلے کیواسطے ستیہ کرم کرتے رہتے ہیں۔ (۲۱) کیونکہ انہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھلے کرم کرتے ہیں۔ اس لئے مہانو بھاؤ سدھ اوستھا میں پراپت ہو کر بھی لوگوں کی کلیان کے لئے ستیہ کرم کرتے ہی رہتے ہیں۔ اگر مہانو بھاؤ ایسا نہ کریں۔ تو اور لوگ سدھ اوستھا کو پائے بغیر ہی ستیہ کرم تیاگ کر بھرشٹ ہو جائیں (۲۲) اے ارجن مجھے ترلوکی میں ست کرم کرنے یا نہ کرنے سے کچھ پریوجن نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے پن پاپ کچھ نہیں لگتا۔ تو بھی میں لوگوں کی کلیان کیلئے اشنان گائتری سندھیا ترپن کرتا ہوں۔ برہمن گئو ماتا پتا کی سیوا وغیرہ سب ستیہ کرم کرتا ہوں (۲۳) جو میں ہی آلس سے بھلے کرم کو تیاگ دوں۔ تب مجھے دیکھ کر سب لوگ ست کرموں کو تیاگ دیں کیونکہ لوگ میرے مارگ پر چلتے ہیں۔ ارجن اگر تو کہے۔ کہ تم کرم کے جنجال میں کیوں پڑتے ہو۔ تم کو لوگوں کے کیساتھ کیا پریوجن ہے۔ تو اس کا اُتر سُن منشیہ

نارائن کی مورت ہے (۲۴) اگر سب منشیہ کرم بھرشٹ ہو جائیں۔ تو سنسار کا
مارگ نہ چلے۔ میں اپنی پرجا کا آپ ہی نیتا ہوں (۲۵) سو اپنی پرجا کے
کلیان کے لئے ستیہ کرم کرتا ہوں اور کوئی پریوجن نہیں ہے۔ اسلئے میکی پرش
سدھ اوستھا کو پاکر بھی ست کرم کا تیاگ نہیں کرتے (۲۶) سنسار کے جو منشیہ
کرم کرنے والے ہیں۔ ان کو اپنی بات کا بھید نہ دیں۔ اور انہیں ست کرم کرنے
سے نہ روکیں تاکہ لوگ سدھ اوستھا پائے بغیر ہی ستیہ کرم نہ چھوڑ بیٹھیں۔ یہ میری سدھو
کو آگیا ہے۔ (۲۷) اے ارجن جتنے بھلے کرم ہیں سو دیہہ اور اندریوں سے ہوتے ہیں
سب اندریاں میری پرکرتی مایا سے اپجی ہیں۔ لیکن مایا سے اہنکار بدھی کو پاکر
موڑھ منش کہتے ہیں۔ یہ کرم میں نے کیا ہے۔ (۲۸و۲۹) اے سنہسر باہو ارجن
اب ان گنوں اور کرموں کی بات سن۔ دیہہ اور اندریوں سے ان کے سوبھاؤ
کے مانند کرم ہوتے ہیں اور آتما ساکھشی بھوت ہے۔ اکرتا ہے۔ گنوں میں بھی ورتی
ہے۔ تو ان سے نیارا رہ (۳۰) تو بھی کرم کر کے میرے ارپن کر۔ جتنے دیہہ دھاری
آتما رام ہیں۔ ان سب کا ٹھاکر میں ہوں۔ اس لئے میرا نام ادھیاتم ہے۔ مجھ کو
سب آتماؤں کا ادھیکاری جان کر اپنے من کا نشچہ مجھ میں رکھ۔ اور آشا اور پھل
کچھ نہ مانگ اور چنتا اور موہ کو تیاگ کر یگیہ کر (۳۱) جو پرش شردھا سے میرے اس
مارگ پر چلتے ہیں سو منش سب پاپوں سے مکت ہوتے ہیں۔ (۳۲) لیکن
جو منشیہ اس مارگ کو نہیں مانتے۔ بلکہ اس کی نندا کرتے ہیں۔ وہ اگیانی
موڑھ اور مورکھ ہیں وہ ناش کو پراپت ہوتے ہیں (۳۳) اے ارجن جیسی
جیسی پرکرتی کا جیون میری مایا نے اپجایا ہے۔ اس سے ویسے ہی کرم ہوتے

ہیں سب بھوت پرانی سوبھاؤ کے بس ہیں ہیں۔ اپنے بس نہیں اس لئے کسی کو بھلا برا کچھ بھی نہ کہنا چاہیئے۔ ساکھشی بھوت ہو کر سارے سنسار کا تماشہ دیکھے اور سدا شانت پد میں لین رہے۔ (۳۴) اب اور سُن تو ان اسادھ روپ اندریوں کے بھوگوں کی طرف مت جا۔ یہ ہر کھ شوک کی داتا ہیں۔ یہ راہ زن لٹیروں کی طرح یوگ مارگ کو راستے میں ہی لوٹ لیتی ہیں۔ تو ان کے بھوگوں کی طرف مت جا (۳۵) پرایا دہرم کتنا ہی اچھا ہو۔ اور اپنا کیسا ہی تچھ ہو۔ اس لئے اپنا دہرم نباہتے ہوئے اگر جان بھی چلی جائے تو ہرج نہیں لیکن پرایا دہرم بھیانک وستو ہے اسے کبھی گرہن نہ کرے (شری کرشن بھگوان کے یہ امرت روپی بچن سنکر ارجن نے کہا)۔ (۳۶) ہے یدوبنشیوں میں سرشٹ کرشن بھگوان جی یہ بات تو سب منشیہ جانتے ہیں۔ کہ پاپ کرنے سے دکھ ہوتا ہے۔ جیسے کہ زہر کھانے سے آدمی مر جاتا ہے۔ اب کرپا کر کے یہ بتلائیے کہ منش سے پاپ کون کراتا ہے۔ (۳۷) شری بھگوان بولے ہے ارجن کام کرودھ رجوگن سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا اہار بہت ہے۔ اور یہ کسی صورت بھی اچھے نہیں۔ یہ پاپ روپی ہیں منشیہ کے شترو ہیں یہی دونو پاپ کراتے ہیں۔ تب ارجن نے سری کرشن بھگوان سے پرشن کیا۔ اے پربھوان کا برتانت بستار پوربک کہیئے۔ ان کی اُتپتی اور جنم کہاں سے ہوتا ہے۔ ان کا آتما اور ان کا آچار اور کرتویہ کیا ہے۔ ارجن کے پرشن کا اتر بھگوان دیتے ہیں۔ اے ارجن یہ شترو نہایت سوکھشم ہیں۔ دیہہ اور زبان میں ان کا نواس ہے۔ یہ دیہہ میں سوکھشم

روپ سے رہتے ہیں اب انکی اُتپتی سُن۔ سوادُو بھوجن کھانے۔ اچھے وستر
پہننے اور خوشبوئیں سونگھنے سے تو کام اتپت ہوتا ہے اہنکار اور ابھیمان
سے کرودھ پیدا ہوتا ہے ارجن یہ بڑے شترو ہیں ترسے نہیں جاتے
پاپ کراتے ہیں۔ اب ان کے کرتو یہ سُن۔ پہلے جب منشیہ کو ہرکھ
پرسنتا کے کارن کام اپجتا ہے۔ تو اپنی استری سے سنگ کیا۔ ویریہ پات
ہونے پر چنتا یکت ہوکر مردے کی مانند گر پڑا اور سو گیا۔ پھر سنتان ہوئی
اس سے اور بھی موہ کو پراپت ہوکر اگیان اندھیرے سے اندھ ہوکر جنم مرن
کا ادھیکاری ہوا۔ یہ تو اپنی استری کے سنگ کا پھل ہے۔ اور جو کسی پرائی ناری
سے پریت کرکے سنگ کیا۔ کسی نے دیکھ لیا۔ تو خوار ہوا۔ راجہ کے ہاتھ
آیا اس نے ڈنڈ دیا پدارتھ چھین لیا۔ اور پرلوک میں بھی دکھ پایا۔ (۳۸)
اے ارجن کام کرودھ دونو بھے دینے والے ہیں۔ بار بار موہتے اور بھرماتے
رہتے ہیں۔ پاپ روپ اور نپٹ نیچ ہیں۔ اے وشبجہ یہ منشوں کو
سدا ہی چھدر کرتے ہیں۔ جیسے چور رات کو چوری کے لئے موقع تاکتا
ہے۔ ان کی اُتپتی رجوگن سے ہوتی ہے۔ اور یہ آتما کا ناش کرنے
کو تیار رہتے ہیں منشوں میں یہ دونو اپدرو ہیں۔ انہوں نے مجھے
جاننے کا گیان اس طرح گھیرا ہوا ہے۔ جیسے دھوئیں سے اگنی۔ گرد و
غبار سے شیشہ (درپن) اور جالی میں لپٹا ہوا بالک ڈھکا رہتا ہے (۳۹) اے
کنتی نندن ارجن ان دو تین گیانیوں کا سب سے بڑا دشمن کام بڑا بلوان
ہے یہ کسی سے پورت نہیں ہوتا اور مانو پاپ روپ ہے ہر وقت ان کے

گیان کو گھیرے رہتا ہے (۴۰) اس کا نواس من بدھی اور اندریوں میں ہے۔ ان میں بس کر منشوں کو موہتا ہے۔ (۴۱) اس لئے اے پانڈووں میں سرشیٹ ارجن۔ پہلے تو اندریوں کو بس کر جو گیان وگیان دونوں کا ناش کرتی ہیں۔ جہاں پاپ روپ ہیں۔ (۴۲ و ۴۳) اندریوں کو اس طرح جیت۔ یہ دیہہ جڑھ ہے۔ اس میں اندریاں چیتن ہیں۔ اور اندریوں سے پرے من ہے۔ اور من سے پرے بدھی اور بدھی کے اوپر پرماتما ہے اے ارجن جو اس طرح بتایا گیا ہے۔ اسے جان کر اور آتما کو پرماتما میں لین کر کے تو اس کام روپی دشمن کو مار ڈال اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد برہم ودیا یانگ یوگ شاستر ے سری کرشن ارجن سنباد ے۔ کرم یوگ نام تیسرا ادھیائے سماپت ہوا۔

تیسرے ادھیائے کا مہاتم

سری نارائنو واچ۔ اے۔ لچھمی ایک شودر مہا مورکھ اکیلا ہی بن میں رہتا تھا۔ بڑے انرتھ کر کے اس نے دولت جمع کی۔ کسی طرح وہ پدارتھ جاتا رہا دولت کے چلے جانے سے اس کو رنج ہوا اور لوگوں کو پوچھتا پھرتا۔ کہ کوئی آدمی مجھے بتائے جہاں دولت پڑی ہو اور میں نکال لوں یا کوئی سرمہ بتاؤ جس کو آنکھوں میں ڈالنے سے دفینہ نظر آوے اور نکال لوں کسی نے مانس اور شراب پینے کی ترکیب بتائی پھر وہ برا کرم کرنے لگا۔ ایکدن دولت کے لالچ میں چوری کرنے گیا۔ اور راستے میں چوروں نے مار

ڈالا - مر کر پریت ہوا - اور ایک بڑ کے درخت میں رہنے لگا ہائے ہائے
کر کے ورلاپ کرتا - اور کہتا کوئی ایسا میری کل سے ہووے - جو مجھ کو اس
جون سے چھڑاوے کچھ دیر بعد اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا جوان ہوا تو ماں
سے پوچھا میرا باپ کیا کام کرتا تھا - اس کی ماں نے کہا تیرے باپ کے
پاس دولت بہت تھی وہ نقصان ہو گئی اس کے چلے جانے سے وہ
پریشان رہا کرتا - ایک دن وہ کسی کی چوری کرنے گیا - راہ میں چوروں
نے مار دیا لڑکا بولا اس کی گت کرائی گئی اس نے کہا نہیں - پھر پوچھا کرانی
چاہیئے کہ نہیں ماں بولی پنڈتوں سے پوچھو - پنڈتوں سے جا کر کہنے لگا - ایک طرف
جا کر میرا پتا مرا ہے - اس کی گت کرانی چاہیئے - پنڈت بولے گیا جا کر پتروں کا ادہار
کرو ماں کی آگیا لے کر گیا - پراگ راج جا کر درشن اور اشنان کیا - ایک
درخت کے نیچے واپس آکر ٹھہرا - وہاں اس کو کچھ خوف سا معلوم ہوا - یہ درخت
وہی تھا - جہاں اس کا باپ پریت بنکر رہتا تھا - اس لڑکے نے اپنا گرمنتر پڑھا
اس کا یہ نیم تھا - ایک ادھیا سری گیتا جی کا روزمرہ پاٹھ کرتا تھا - اس دن
اس نے گیتا جی کے تیسرے ادھیا کا پاٹھ کیا - اس کے باپ نے
سنکر پریت کی جون چھوڑی اور دیودیہی پاکر سامنے جا کھڑا ہوا - اور اشیرباد دے
کر کہا پتر میں تیرا باپ ہوں - اب بیکنٹھ کو جا رہا ہوں تو نے اپنی خوشی سے
گیا جا کر میرا ادہار کر دیا - یہی پاٹھ وہاں کرتا تھا - اب میری کلیان ہوئی لڑکے
نے کہا حکم کرو میں حاضر ہوں - تب دیودیہی بولی اے پتر میری سات
کلیں نرک میں دکھ اٹھا رہی ہیں - اب تم تیسرے ادھیا کا پاٹھ کر کے

ان کو پھل دیو۔ تاکہ وہ مکت ہو کر سرگ میں جاویں تب لڑکے نے وہاں
بیٹھ کر تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا۔ سب پتر سرگ کو چلے گئے۔ دھرم رائے
کے پاس دُوت جا پکارے تمام نرک خالی ہو گیا۔ جو بہت مدت سے
پڑے تھے۔ سب سرگ کو چلے گئے۔ اتنا سنکر دھرم رائے سری
نارائن جی کے پاس پہنچے جہاں وہ شیش ناگ کی سیجا پر پاتال میں تھے۔
سری لچھمی جی چرن مل رہی تھیں وہاں جاکر دھرم رائے نے بینتی کی اے
ترلوکی ناتھ سری مہاراج جی جو جنمانتر سے پاپی تھے۔ تمہاری دیا سے سب
سرگ کو چلے گئے ہیں۔ یہ ڈنڈ دینا نرگ بھگوانا کس طرح اور کس کو ہوگا۔
تب سری نارائن جی نے پرسن ہو کر کہا دھرم رائے تو مت گھبرا یہ مان
یہ برتانت سن۔ یہ جو پاپی جیو تھے۔ ان کا کوئی پچھلا دھرم اُدے ہوا ہے
اس اپنے دھرم سے یہ جہاں پاپی جیو سورگ کو گئے ہیں ایک اور
گیان تجھے دیتا ہوں جو جیو سری گیتا جی کا پاٹھ کرے یا سنے یا کسی
کو پاٹھ کرنے کا پھل دان کرے ان جیوؤں کو کبھی نرک نہ ہوگا۔ یہ تجھ کو میرا
حکم ہے۔ سچ کر مان۔ اتنا سنکر دھرم رائے اپنی پُری کو پدھارے اپنے
دُوتوں کو بلا کر کہا۔ جو پرانی گیتا کا پاٹھ کرے یا سنے یا کسی کو پھل
دیوے اس کو نرک میں نہ لانا۔ گیتا جی کے پاٹھ کرنے یا سننے سے
پاپی جیو سرگ پراپت ہوتے ہیں۔ اس کا پھل کہنے سننے میں نہیں آتا
سری نارائن جی بولے لچھمی یہ تیسرے ادھیائے کا پھل ہے۔ جو تم نے سنا۔
اتی پدم پرانے ستی الیشر سنبادے تیسرے ادھیائے کا مہاتم سپورن ۞

چوتھا ادھیائے

سنیاس یوگ

سری بھگوانوواچ (۱) اے ارجن یہ گیان جو میں نے تجھے دیا ہے۔ سو ہی میں نے پہلے سورج کو دیا تھا۔ اور سورج نے منو کو اور منو نے اکشواک کو دیا تھا۔ (۲) سو یہ یوگ ابناشی اور پرم پراتن ہے۔ اسے راج رشی اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ اسے سمجھ کر راج یں ہی پرم پد کی پراپتی ہوتی ہے اے ارجن اب یہ گیان کال چکر سے نشٹ ہو گیا ہے (۳) لیکن چونکہ تو میرا بھگت اور شش ہے۔ اس لئے یہ پراتن یوگ۔ اُتم شکشا کی بات سمجھ کر تجھے کہا ہے۔ (یہ سنکر ارجن کو اچنبھا ہوا۔ اور اس) نے سری کرشن جی سے پرشن کیا)۔ (۴) پربھو آپ کا جنم تو اب ہوا ہے۔ لیکن سورج پہلے پرگٹ ہوا ہے۔ پھر آپ نے سورج کو یہ کس طرح کہا۔ سو کرپا کر کے میری شنکا مٹائیے۔ (تب بھگوان نے جواب دیا) (۵) اے ارجن میرے اور تیرے بہت جنم گزرے ہیں۔ میں سب جنموں کو جانتا ہوں۔ لیکن تو نہیں جانتا۔ (۶) میں جنم مرن سے رہت ہوں۔ ابناشی ہوں۔ سب بھوت پرانیوں کا آتما اور ایشور ہوں تو بھی میں اپنی مایا سے پرکرتی کے آشرے جنم لے کر ظاہر ہوتا رہتا ہوں جیسے کوئی راجہ بہروپ دہارے۔ اور سمجھے کہ مجھے پہچانا نہیں ہے۔ اسی طرح میں دیہہ دہاری نہیں۔ دیہہ سے بری ہوں آتم سروپ ہوں (۷) اے بھارت میں کس لئے جنم لیتا ہوں؟ سو

سن جب دھرم سے گلانی (نفرت) ہوتی ہے۔ ادہرم (پاپ) دہرم
کو دبا لیتا ہے۔ تب تب میں اپنی آتما کو پرگٹ کرتا ہوں (۸) اچھوں کی رکھشا
پاپیوں کے ناش اور دہرم کو پھر سے ستھاپن کرنے کے لئے جگ جگ میں
اوتار دھارن کرتا آیا ہوں (۹) میرے جنم اور کرم کی بات سن۔ جیسے اور دیہہ
دھاری رکت بندو سے پیدا ہوتے ہیں ویسی میری دیہہ نہیں۔ جیسے اور
جیو کرموں کے انوسار دیہہ دہار کر کرم پھل بھوگتے ہیں۔ میں ایسا نہیں۔
اپنی اچھیا سے پرگٹ ہوتا ہوں۔ اور کوئی مجھے نہیں جان سکتا۔ جب میں پرہلاد
کی رکھشا کے لئے نرسنگھ روپ دھار کر پرگٹ ہوا۔ تو کسی نے مجھے نہ جانا۔
ہرناکش کی بجر سے بھی زیادہ کٹھور چھاتی کو ناخنوں سے کومل گھاس کی
طرح پھاڑ ڈالا۔ گوکل کو بچانے کے لئے سات دن گوبردھن پربت کو بائیں
ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر اٹھائے رکھا۔ میرے یہ جنم اور کرم جاننے والا منش
دیہہ کو تیاگ کر میرے پرمانند اناشی پد میں جا پراپت ہوتا ہے پھر سنسار
کے جنم مرن کے بندھنوں میں نہیں آتا (۱۰) اے ارجن جن کو میرے چرنار
بند کی بھگتی اچھی ہے۔ وہ جنم جنمانتر ویراگی رہ کر نربھے ہو کر۔ کرودھ سے
رہت ہو کر من کو مجھ میں نشچل کر کے میری شرن آئے ہیں ان سادھنوں
سے جن کا من پوتر ہوتا ہے۔ ان کو پریم بھگتی اچھی ہے۔ میں ایسے
بھگت کے روم روم میں نواس کرتا ہوں (۱۱) اور سن جس پرکار کوئی
میرا سمرن بھجن کرتا ہے۔ میں بھی اسی پرکار اس کا دھیان رکھتا ہوں
اے ارجن یہ سب ایک ہی راستہ کے مسافر ہیں (۱۲) اے ارجن اگر تو

کہے۔ کہ سب منش تمہارا ہی بھجن نہیں کرتے اور دیوتاؤں کی اپاسنا بھی کرتے
ہیں۔ سن وہ دیوتاؤں کی اپاسنا کرموں کے پھل کے لئے کرتے ہیں۔ ان
سے پتر اور دھن وغیرہ مانگتے ہیں۔ دیوتا ان کی کامنائت کال پوری کرتے
ہیں۔ اس لیئے دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ اور مجھ میں صرف انہی کی شردھا ہے
جس کے گیان نیتر اچھی طرح سے اگھڑے ہیں۔ وہ مجھے ست سروپ جانکر
اپنی شردھا میری اپاسنا میں لگاتے ہیں (۱۳) اے ارجن چاروں ورن
یعنی برہمن کھشتری ویش اور شودر میں نے ہی پیدا کیئے ہیں۔ اور میں نے
ہی ان کے سوبھاؤ اور کرم جدا جدا مقرر کیئے ہیں۔ ان چاروں ورنوں اور
ان کے کرموں کا کرتا میں ہی ہوں۔ تو بھی میں اکرتا اور ابناشی ہوں۔ (۱۴)
مجھے کسی کام کے کرنے کا لیپ نہیں لگتا۔ اور نہ ہی مجھے کسی کرم پھل کی
واشنا ہے۔ جیسے بچہ مٹی کے ہاتھی گھوڑے وغیرہ بنا کر کھیلتا ہے۔ اور پھر
انہیں توڑ ڈالتا ہے۔ اس کو کوئی لیپ نہیں لگتا۔ جو پرش مجھے ایسا سمجھ
لیتا ہے وہ منش کرموں سے نرلیپ ہے۔ اسے کسی کرم کا پھل نہیں ملتا۔
(۱۵) اے ارجن مجھے ایسا پہچان کر تجھے لیپ نہیں لگے گا۔ تو نرلیپ کا نرلیپ
رہے گا۔ جو مکتی کی واشنا والے پہلے ہو چکے ہیں۔ وہ میری آگیا مان کر کرم کرتے
رہے ہیں۔ اور انہی اپنے اپنے کرموں کے مارگ سے کرم گت کو پراپت
ہوئے ہیں۔ یہ سمجھ کر تو بھی اپنا کھشتری دھرم یدھ کر (۱۶) اب ارجن کرم اور
اکرم کا حال سن۔ ان کو پنڈت بھی نہیں جانتے۔ اس لیئے میں تجھے وہ
کرم بتاتا ہوں۔ جن کو جان کر تو سنسار کے دکھدائیک بندھنوں کو

کاٹ کر مکت ہوگا (۱۷) ارجن کرموں کی گت جاننا نہایت کٹھن ہے۔ میں
اب وہ کرم کہتا ہوں تو سُن ایک کرم ہے ایک اکرم اور ایک وکرم۔ شاستر
کی آگیا کے انوسار اشنان وغیرہ کو کرم۔ بھول بھول کر کرم کرنے کو اکرم
اور جو اگیان سے ان ست کرموں کا تیاگ کرے وہ وکرم کہلاتا ہے
(۱۸) جو ان تینوں ہی کرموں کو سمجھ کر شاستر کی آگیا کے انوسار کرم کرے۔ وہ
نش بدھوان اور سریشٹ کہلاتا ہے۔ اور سب کرموں میں ایک سمان رہتا
ہے۔ (۱۹) اے ارجن میری مہا کو جاننے والے گیانی پرش کو اس گیان کی
بدولت کسی کرم کا ارتھ نہیں اپجتا اور جس کے سب کرم گیان اگنی سے جل
گئے ہیں۔ ایسے ہی پُرش پنڈت کہتے ہیں۔ (۲۰) اور جس نے کرم اور کرموں کے
پھل تیاگ دیئے ہیں۔ اور گیان امرت کو پی کر ترپت ہو رہا ہے۔ وہ کچھ نہیں
کرتا نربندھن اور نرلیپ ہے۔ (۲۱) پھر کیسا ہے نراسا ہے۔ میرے بھجن کے
سوائے اور کوئی آشا نہیں رکھتا۔ اور جو دنیا کی محبت سے نیارا ہے۔ اور
کسی وستو کی واسنا نہیں۔ جس کا صرف شریر رہ گیا ہے۔ اور صرف
اس کی رکھشا کے لئے جو کچھ کرم کرتا ہے۔ اسے اس کا پاپ پن کچھ نہیں
لگتا۔ (۲۲) پھر کیسا ہے۔ چتارے اور مانگے بغیر جو کچھ بھوجن چھاون ایشور کی اچھیا
سے ملتا ہے۔ اسی پر سنتوش کرتا ہے۔ گرمی سردی کی پرواہ نہیں کرتا۔ سرکھ
شوک سے رہت ہے۔ کسی سے ایرشا نہیں۔ بھلی اور بری وستو پا کر ایک
سمان رہتا ہے (۲۳) پھر کیسا ہے۔ نربندھن ہے۔ جس کو دوسرے
کا سنگ نہیں۔ جو ایسا ہے سو مکتی روپ ہے میری مہا کے گیان میں سدا

نشچل چپت ہے۔ اور جس کے سب کرم گیان سمندر میں ڈوب گئے ہیں (۲۴) جس کو ہر جگہ برہم ہی برہم نظر آتا ہے۔ جیسے کھیر سے لے کر سب بھوجن ایک سمان ہے۔ وہ بھی برہم۔ سواد بھی برہم سواد لینے والا بھی برہم ہر چیز میں برہم ہی برہم نظر آتا ہے۔ وہ برہم میں سماتا ہے۔ (۲۵) اب ارجن کئی پرکار کے یگیہ ہیں۔ جن کے دوارا میرے بھگت مجھے پوجتے ہیں ایک تو یوگی برہم گیانی مجھے پوجتے ہیں جو پیچھے کہا ہے۔ اور (۲۶ و ۲۷) بعض کان وغیرہ سب اندریوں کو مجھے پرسن کرنے کے لئے سنجم کی اگنی میں ہوم کرتے ہیں۔ ایک تو یہ یگیہ ہے۔ (۲۸) کوئی کوئی مجھے خوش کرنے کے لئے کسی دیہہ دھاری کی ان جل تیر اگنی سے سیوا کرتے ہیں۔ یہ دربیہ یوگ ہے ایک تپ یوگ کرتے ہیں۔ تپسیا کی بات میں ستارہویں ادھیائے میں کہونگا۔ ایک جوگ یگیہ ہے۔ مجھ سے جڑ رہنا اور کوئی سوادھیان یگیہ کرتے ہیں یعنی میری مہابرنن کرتے ہیں۔ وید پوران سہنسر شیر کھا۔ ستوتر پڑھتے ہیں۔ وشن پدے گاتے ہیں میرے نام کا کیرتن کرتے ہیں۔ بعض لوگ میری مہامن میں وچارتے رہتے ہیں۔ یہ گیان یگیہ ہے۔ (۲۹) اور ایک جیت یگیہ ہے۔ پران کو اپان وایوں میں ملاتے ہیں۔ اور پرانایام کرتے ہیں۔ (۳۰) ایک یگ ہے۔ کرم سے ایک ایک گراس دن کا تیاگتے جاتے ہیں۔ اور پرانوں کو پرانوں میں ہومتے ہیں۔ یہ سب پرکار کے یگیہ سب پاپوں کا ناش کرتے ہیں۔ ان میں سے جس یگیہ دوارا میرا پوجن کرتے ہیں۔ اسی سے مجھے پا لیتے ہیں۔ (۳۱) جو یگیہ شیش ارتھات یگیہ سے بچا

ہوا امرت سا بھوجن پاتے ہیں۔ وہ سناتن برہم کو پا لیتے ہیں۔ اے سریشیٹ ارجن۔ میری پوجا کے بغیر منشیہ اس لوک میں بھی سکھی نہیں رہ سکتا۔ پرلوک کی تو بات ہی کیا ہے۔ (۳۲) اس طرح جو یگیہ ویدوں میں برنن ہیں۔ وہ سب کرم سے پیدا ہوتے ہیں اے ارجن تو انہیں جان کر مکت ہو گا۔ (۳۳) اے پانڈو۔ ان یگوں میں سریشٹ یگیہ کونسا ہے۔ سو سُن۔ دربیہ یگیہ سے لے کر جتنے یگیہ میں نے بنائے ہیں۔ ان میں گیان یگیہ سب سے سریشٹ ہے۔ کیونکہ جتنے یگیہ کئے جاتے ہیں۔ وہ سب گیان پانے کے نمت کئے جاتے ہیں۔ گیان کے اپجنے پر یہ سب یگ مٹ جاتے ہیں۔ جیسے پھل لگنے پر پھول جھڑ جاتے ہیں (۳۴) جس کو میری مہما کے جاننے کا گیان میری کرپا سے ہو گیا ہے۔ اگر کوئی اس سے گیان پانا چاہئے تو سیوکوں کی طرح ہاتھ جوڑ کر پہلے مجھے نمسکار کر کے اس سے بینتی پوربک آدھین ہو کر نویدن کرے۔ کہ ہے بھگون گورو کی مانند مجھے بھگوان کے جاننے کا گیان دیجئے تب وہ گیانی اسے وہ گیان اپدیش کرے۔ (۳۵) جس کے جاننے سے مایا کا جال اس کو نہ بیاپ سکے گا۔ اور اسے سب بھوت پرانیوں میں آتم برہم ہی دکھائی دیتا ہے۔ اور دوئی کا بھید مٹ جاتا ہے (۳۶) اور جتنے پاپ جان کر یا ان جانے کئے ہیں۔ ان کے پھل دکھ روپ سے گیان نامی نوکا پر چڑھ کر پار ہو جاتا ہے (۳۷) اے ارجن جس طرح لکڑیوں کے گٹھے کو اگنی جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ ویسے ہی گیان اگنی تمام کرموں کو جلا کر خاک کر دیتی ہے (۳۸) اس گیان کے سمان سنسار

ہیں اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ سو یہ گیان بہت عرصہ تک میرے ساتھ یوگ جوڑنے سے اس یوگی کی آتما سے ہی آپ اپجتا ہے۔ (۳۹) جس کو میرا گیان پانے کی شردھا ہے۔ سو ساودھان ہوکر سُننے اور سمجھے اور اندریوں کو قابو کرے تو اسے یہ گیان پراپت ہوتا ہے۔ اور گیان پاکر تت کال ہی اس کو پرم شانت یعنی پرم سکھ مل جاتا ہے۔ (۴۰) جو اگیانی ہیں۔ جن کو میرا گیان پانے کی شردھا نہیں ان کا ناش ہوتا ہے۔ نہ انہیں اس لوک میں سکھ پراپت ہوتا ہے۔ اور نہ پرلوک میں (۴۱) جو میرے ساتھ یوگ جوڑتے ہیں۔ انہیں کرم بندھن نہیں ستاتے وہ گیان کی کٹار سے سنشاؤں کو کاٹ کر زبندھ ہو جاتے ہیں (۴۲) اس لئے اے بھارت ارجن تیرے من میں بھی جو اگیان کا سنشا اپجا ہے اسے گیان روپی کھڑگ سے کاٹ ڈال اور اٹھ کھڑا ہو۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم ودیا یانگ۔ یوگ شاستر ے سری کرشن ارجن سنبادے کرم سنیاس یوگو نام چوتھا ادھیائے سمپورم

چوتھے ادھیائے کا مہاتم

سری نارائنو واک۔ اے لکشمی جو پرش سری گیتا جی کا پاٹھ کرتے ہیں ان کے ساتھ چھو جانے سے ادہم دیہہ سے چھوٹ کر مکت کو پراپت ہوتا ہے تب لچھمی جی نے پوچھا کہ ہے مہاراج جی سری گیتا جی کے پاٹھ کرنے والے کیساتھ چھونے سے کوئی جیو مکت ہؤا ہو تو بتایئے سری بھگوان جی کہنے

لگے ہیں تجھ کو ایک مکت ہوئے کی پراتن کتھا سناتا ہوں - بھاگیرتی گنگا جی کے کنارے پر ایک نگر سہری کاشی جی تھا وہاں ایک وشنو رہتا تھا اور گنگا جی میں اشنان کر کے گنگا جی میں چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا اور اس سادھو کے تپسیا ہی دھن تھا - مایا کا جنجال کچھ نہ تھا - ایک دن وہ جنگل میں گیا - وہاں ایک پُر فضا جگہ دیکھی - جہاں پھل پھول اور کملوں کا سرور تھا - ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا - ان درختوں میں تھوڑا فرق تھا اور وہ دونو بیر کے تھے - بیٹھے ہوئے سادھو کو نیند آ گئی - ایک کے ساتھ اس کا سر اور دوسرے کے ساتھ اس کے پاؤں لگے - لگتے ہی وہ گر گئے اور پتر سوکھ گئے - دونوں نے برہمن کے گھر میں لڑکیوں کا جنم لیا - اے لچھمی اچھے کرموں سے منش دیہہ ملتی ہے - دونو نے تپسیا کا پرارنبھ کیا جب جوان ہوئیں تب ان کے ماتا پتا نے کہا لڑکیو ہم تمہاری شادی کر دیں - دونو نے انکار کر دیا - ان کو پچھلے جنم کی خبر تھی انہوں نے کہا ایک ہمارے من کی کامنا ہے - اگر ایشور نے پوری کر دی تو اچھی بات ہے - جس سادھو کے چھونے سے ہمیں ادہم دیہی سے یہ جنم ملا ہے - اگر وہ مل جائے تو اچھا ہے - اتنا بچار کر دونو نے ماتا پتا سے تیرتھ یاترا کی آگیا مانگی پھر دونو نے نمسکار کر کے تیرتھ یاترا شروع کی جب بنارس گئیں تو وہ سادھو بیٹھا دیکھا جس کی کرپا سے ادہم دیہی سے منش کا جنم لیا تھا - دونو نے پاس جا کر نمسکار کی اور کہا مہاراج آپ دھن ہیں ہم کو کرتارتھ کیا - سادھو بولا تم کون ہو - میں تم کو نہیں جانتا - لڑکیوں نے کہا ہم جانتی ہیں - ہم کو بیر کے درخت سے منش کا جنم ملا جب

آپ بن میں دھوپ سے تنگ آ کر ہمارے نیچے بیٹھے تھے۔ اور سو گئے تھے تب آپ کا ایک کے ساتھ سر اور دوسرے کے ساتھ پاؤں چھوئے اسی وقت ہماری مکت بھئی۔ ہم نے برہمن کے گھر جا کر جنم لیا۔ اب ہم بہت سکھی ہیں۔ تب پنو دھن نے کہا۔ مجھ کو کچھ خبر نہیں۔ اب تم آ گیا کرو میں تمہاری سیوا کروں۔ تم برہمن روپ ہو۔ شری نارائن جی کے مکھ ہو۔ لڑکیوں نے کہا ہم کو چوتھے ادھیائے سری گیتا جی کا پھل دان کرو۔ جس کے ملنے سے ہم دیو دیہی پا کر مکت ہوں۔ تب سادھو نے چوتھے ادھیائے گیتا جی کے پاٹھ کا مہاتم ان کو دیا اتنا ہوتے ہی اکاش سے بوان آئے اور دونو کو دیو دیہی ملی۔ اور وہ سورگ کو چلی گئیں۔ تب سادھو نے کہا میں نے نہیں جانا کہ سری گیتا جی کے چوتھے ادھیائے کا ایسا مہاتم ہے۔ اب وہ من بچن کرم سے پاٹھ کرنے لگا۔ سری نارائن جی نے کہا ہے لچھمی یہ چوتھے ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو تم کو سنایا ہے۔ ات سری پدم پرانے ستی ایشر سنبادے اترا کھنڈے سری گیتا مہاتمے چتر تھ ادھیائے سمپورنگ

پانچواں ادھیائے

سنیاس یوگ

ارجن نے شری کرشن جی سے پرشن کیا (۱) بھگوان آپ نے پہلے کرم اور پھر سنیاس دونوں یوگ بتلائے۔ لیکن کرپا کر کے نشچت روپ سے ایک بات کہئے جس سے میرا کلیان ہو۔ (۲) بھگوان کرشن نے

فرمایا اے ارجن سنیاس یوگ اور کرم یوگ دونوں کلیان کے داتا ہیں
تو بھی کلیان یوگ سے کرم یوگ بھلا ہے۔ (۳) جو گیان کی بات کو سمجھنے
والے ہیں وہ نتیہ سنیاسی ہیں۔ وہ موہ سے رہت اور نربندھ ہیں۔
اے مہا باہو ارجن وہ سکھی اور سنسارک بندھنوں سے مکت ہیں (۴ و ۵)
سانکھ اور یوگ کو جدا جدا صرف بالک کہتے ہیں۔ پنڈت نہیں کہتے یوگ
میرے ساتھ جڑنے کا نام ہے۔ اور سانکھ ہے میری گیان گوشٹ
اور کتھا بارنا کرنا۔ یہ دونوں ایک ہیں دونوں کا پھل بھی ایک ہے۔
جس ستھان میں یوگ والا جاتا ہے اسی کو سانکھ والا جا پراپت ہوتا
ہے۔ پس میری نظر میں سانکھ و جوگ ایک ہی ہیں۔ جو ایسا سمجھتا ہے
وہ تتو جاننے والا کہلاتا ہے (۶) اے ارجن سنیاس سنسار سے
ورکت ہونے اور دیہہ سے کرم تیاگنے کو کہتے ہیں۔ سوائے
مہا باہو یہ میرے یوگ میں جڑے بنا بہت کٹھن ہے۔ میرے
سمرن بھجن میں لگنے سے سنسارک وشوں کی سب باتیں بھول
جاتی ہیں۔ اس طرح سنیاس خود بخود میرے یوگ میں آملتا ہے
پس ایسا یوگی تت کال مجھ پار برہم کو پراپت ہوتا ہے (۷) ایسا شدھ
نرمل سنسار کی واسنا سے رہت جتیندی اور سب بھوت پرانیوں میں
ایک ہی برہم کو دیکھنے والا یوگی کرم کرتا ہوا بھی اکرتا اور نرلیپ ہے (۸ و ۹)
وہ سمجھتا ہے کہ آتما رام برہم کچھ نہیں کرتا صرف نیتر دیکھتے ہیں کان سنتے
ہیں۔ پاؤں چلتے پھرتے ہیں۔ سپرش اندریاں چھوتی ہیں۔

ناک سونگھتی ہے۔ جبھیا سواد لیتی ہے۔ سانس پون سے آتا جاتا ہے۔ ہاتھ پکڑتے ہیں اور چھوڑتے ہیں۔ پلکیں کھلتی اور مندتی ہیں وہ سمجھتا ہے۔ کہ سب اندریاں اپنے وشوں میں برت رہی ہیں۔ (۱۰) اندریوں کے کرموں سے اسے کوئی لگاؤ نہیں۔ وہ میری طرح نرلیپ رہتا ہے۔ جیسے کنول کا پھول پانی میں رہتے ہوئے بھی نہیں بھیگتا (۱۱) ہے ارجن میرے یوگیشر صرف دیہہ من بدھی اور اندریوں سے ست کرم کرتے ہیں (۱۲) اور پھل کچھ نہیں مانگتے وہ نہچل پدوی پاتے ہیں۔ اور بندھن کو پراپت نہیں ہوتے اور جو ست کرم کسی کامنا کے لئے کرتے ہیں۔ وہ بندھن میں پڑ جاتے ہیں۔ (۱۳) ہے ارجن جو سدا سکھی ہیں۔ ان کی بات سن۔ جو میرے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ اور جنہوں نے اندریوں کو بس میں کر لیا ہے۔ اور من سے سب کرم تیاگ دیئے ہیں وہ اس نو دروازے والے نگر میں سکھی ہیں۔ (۱۴) اے ارجن میں سنسار کو پیدا کرتا ہوں۔ اور اس کا پالن اور سنگھار کرتا ہوں۔ سو یہ میں نہیں کرتا میری مایا کا سوبھاؤ ہے۔ (۱۵) مجھے سنسار سے کچھ واسطہ نہیں۔ نہ کسی سے پاپ کراتا ہوں نہ پن۔ اگیان بڑھنے سے جیو کا گیان ناش ہو جاتا ہے۔ پس اگیان سے موہے ہوئے جیو پاپ کرتے ہیں۔ (۱۶) جو مجھ ایشور کو ایسا نرلیپ جانتا ہے۔ اس کو کبھی اگیان نہیں ہوتا۔ اس کا گیان سورج کی طرح ایشور سروپ کو روشن کر دیتا ہے۔ (۱۷) جو مجھے نیارا اور نرلیپ جانتے ہیں۔ اور اپنی بدھی کا نشچہ

اور پریت مجھ ہیں ہی لگاتے ہیں۔ اور میری ہی شرن آتے۔ اور میرا
ہی بھجن کرتے ہیں۔ ان کے سب پاپ جل جاتے ہیں۔ اور میرے
پرمانند ابناشی پد میں جا پراپت ہوتے ہیں۔ جہاں سے پھر نہیں گرتے
(۱۸) میرے گیانی جنم اور ودیا کا گرب نہیں کرتے۔ اور سب کے ساتھ
سمان بھوتی (ہمدردی) کرتے ہیں۔ ان کو گئو ہاتھی۔ کتا چانڈال
سادھو اور برہمن سب ایک سمان ہیں۔ جو ایسا سم درشٹی ہے۔ وہ
ہی پنڈت کہلاتا ہے۔ (۱۹) اے ارجن اس پر کار جن کی سم درشٹی ہے
جنہوں نے آتما کو دیہوں میں ترلیپ جانا ہے۔ وہ جنم مرن کے
بندھنوں سے مکت ہوا ہے۔ اور مجھ پاربرہم میں جا پراپت ہوتا ہے
(۲۰ و ۲۱) بھلی وستو پانے سے پرسن نہیں ہوتا۔ بری وستو پاکر برا نہیں
مانتا۔ ایسا ستھر بدھ گیانی برہم کا جاننے والا۔ اگیان اور باہر کی اندریوں
کے سکھ سے واسنا سے رہت آتما کے سکھ میں مگن ہو جاتا ہے۔
اور آتما سے برہم سے جڑ کر ابناشی اکھنڈت سکھ پاتا ہے۔ (۲۲)
ہے کنتی نندان ارجن بھلے پُرش بار بار اندریوں کے بھوگوں کی طرف
نہیں جاتے۔ وہ انہیں دکھدائی سمجھتے ہیں۔ ان سکھوں کا بھوگ
ناش ہونے والا ہے۔ سو بیکی پرش آتما کے سکھ بھوگتے ہیں۔
وہ اندریوں کے بھوگوں کی طرف نہیں جاتے۔ (۲۳) اے ارجن اس
پرکار جس گیانی کو کام کرودھ نہیں ہوتا۔ اس کو پھر جنم نہیں۔ جس نے
یہ کام کرودھ دو نو شترو جیتے ہیں۔ اسی نے یوگ کو جانا ہے

اور وہی منش سنسار میں سُکھی ہے۔(۲۴) آتما جو جوتی سروپ ہے۔اس کے ساتھ جڑ کر نروان سکھ میں جا پراپت ہوتا ہے۔ اس کے سب پاپ مٹ جاتے ہیں۔ دوئی کا ناش ہو کر برہم درشٹی ہو جاتا ہے۔ سب بھوت پرانیوں کا کلیان چاہتا ہے۔ وہ جیتی شانت روپ برہم سکھ میں جا پراپت ہوتا ہے۔(۲۶ و ۲۷ و ۲۸) اب جو دیہہ کے ساتھ مکت ہوتے ہیں۔ان کی بات سن۔ جنہوں نے وِشوں کو تیاگ دیا۔ اور اندریوں کو جیت لیا۔ ہر جگہہ بھگوان ہی کو دیکھتے ہیں۔ جن کو کسی وستو کی واسنا نہیں ہے۔ کرودھ نہیں ہے۔ ایسے منشیہ جیون مکت ہوتے ہیں۔(۲۹) اے ارجن کئی کروڑ منشیہ میرے پانے کے لئے تپسیا کرتے ہیں۔ ان سب کا بھوگتا۔ سب کا ایشور اور سب بھوت پرانیوں کا دھارن کرنے والا متر میں ہوں۔ جو مجھ سری کرشن کو ایسا جانتے ہیں۔ وہ کیا پھل پاتے ہیں۔ سو سُن وہ میرے پرمانند پرم سکھ شانت پددی کو پاتے ہیں۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد۔ برہم ودیانگ یوگ شاستر سنیاس یوگ نام پنجم ادھیائے سماپت ہوا۔

پانچویں ادھیائے کا مہاتم

سری بھگوانو واچ۔ اے لچھمی پانچویں ادھیائے کا مہاتم سن ایک پنگلا نام برہمن بری صحبت میں رہ کر دھرم سے پتت ہو گیا یعنے مانس مچھلی اور شراب پینا۔ برادری نے خارج کر دیا۔ اور وہ کسی دوسرے

شہر میں چلا گیا۔ راجہ کے پاس نوکر ہو گیا۔ اور ہر کسی کی چغلی کرتا۔ کچھ مدت بعد وہ دولتمند ہوا۔ اور شادی کر لی۔ جیسا وہ تھا۔ ویسی بدچلن استری ملی۔ جس طرح وہ کہتا نہ کرتی۔ وہ کہے باہر نہ جانا۔ اس کی وہ ذرا پرواہ نہ کرتی۔ وہ غصہ ہوتا رہتا۔ ایک دن اس نے عورت کو مارا اس نے اس کو زہر دے کر مار دیا۔ اور گدھ کا جنم لیا۔ کچھ دنوں کے بعد عورت نے مر کر طوطی کا جنم لیا۔ وہ ایک اور طوطے کی عورت بنی جو اس بن میں رہتا تھا۔ ایک دن اس نے طوطے سے کہا۔ تو نے طوطے کا جنم کیوں پایا۔ اس نے کہا سُن میں پچھلے جنم میں برہمن تھا میرا گورو بڑا وِدوان تھا۔ اس کے وِدیارتھی بہت تھے۔ جب وہ کسی ودیارتھی کو پڑھاتا میں درمیان میں بول پڑتا۔ اُس کے منع کرنے سے باز نہ آتا آخر سراپ دے دیا۔ کہ طوطے کا جنم ہوگا۔ اس لئے یہ جنم ہوا۔ اب اپنا حال کہو طوطی بولی میں پچھلے جنم برہمنی تھی۔ شادی ہوئی خاوند کا حکم نہ مانتی تھی اس نے مجھے مارا میں نے موقع پا کر زھر دے دیا۔ جب میں مری تو نرک پراپت ہوا۔ اتنی مدت کے بعد یہ جنم ہوا۔ طوطا بولا تو بُری ہے۔ جس نے خاوند کو زہر دے کر مار دیا طوطی بولی نرک میں میں نے بہت دکھ پائے ہیں۔ اب تم کو خاوند جانتی ہوں ایک دن بن میں طوطی بیٹھی ہوتی تھی۔ گدھ آ گیا طوطی نے دیکھ لیا اور اڑ چلی۔ گدھ نے پہچانا اسی نے مجھے زہر دیا تھا۔ یہی میری عورت تھی وہ بھی مارنے کے لئے دوڑا طوطی اڑتے ہوئے تھک گئی۔ اور

شمشان میں گری۔ وہاں ایک سادھو کی کھوپری پانی سے بھری پڑی
تھی۔ اس کے پاس گری۔ اتنی دیر میں گدھ بھی آ پہنچا اس کو مارنے
لگا۔ مارتے مارتے کھوپری سے پانی اچھلا۔ اور دونوں کے پر بھیگ
گئے مر گئے ادھم دیہہ تیاگ کر سورگ کو جانے لگے۔ طوطی بولی ہم نے
ایسا کون پن کیا ہے۔ جو سورگ کو جا رہے ہیں۔ گدھ نے کہا میں نے
کوئی پن نہیں کیا اور نہ خبر ہے۔ اب دونوں دہرم رائے کی پوری
میں پہنچے۔ دھرم رائے نے پوچھا ارے گدھ تو پچھلے جنم میں کون تھا
گدھ بولا۔ برہمن۔ برادری نے بدچلن سمجھ کر خارج کر دیا۔ میں ایک راجہ
کے پاس نوکر ہوا۔ تو بہت دولت ہو گئی۔ جس عورت سے شادی
کی وہ بدچلن تھی۔ اور اس نے زہر دے کر مجھے مار دیا۔ اور وہ مر کر طوطی
ہوئی اسی بن میں رہتی تھی میں نے پہچانا وہ پہچانتے ہی اُڑی اور تھک کر شمشان
میں گر پڑی۔ وہاں ایک سادھو کی کھوپری پانی سے بھری پڑی تھی دونو
کے پر اس کے پانی سے بھیگ گئے۔ اور مر گئے۔ اب ہم کو یہاں لے
آئے۔ یہ خبر ہم کو نہیں۔ دہرم رائے نے کہا۔ یہ کھوپری سادھو
کی تھی۔ جو سری گنگا جی میں اشنان کر کے گیتا کے پانچویں ادھیا
کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ وہ پرم پوتر تھی۔ اس کے جل سے تمہارے پر بھیگ
گئے۔ تم کو سرگ ملا ہے۔ اور اپنے دوتوں کو حکم دیا۔ کہ آئندہ جو پرانی
سری گنگا جی کا اشنان اور گیتا کا پاٹھ کرتا ہو سنتوں کی سیوا کرتا
ہو۔ بغیر میری اطلاع کے سرگ میں لے جایا کرو۔ تب دوت ان

دونوں کو سرگ میں لے گئے۔ سری نارائن جی نے کہا۔ اے لچھمی یہ گیتا جی کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو تو نے سرون کیا۔
(پانچویں ادھیائے کا مہاتم سمپورن ہوا)

چھٹا ادھیائے

آتم سنجم یوگ

سری کرشن بھگوان بولے (۱) اے ارجن جو کرم یوگ سے مجھ سے جڑتے ہیں۔ اور پھل کچھ نہیں مانگتے۔ وہ ہی سنیاسی اور یوگی ہیں کیونکہ میرے ساتھ جڑنے والے یوگی اور پھل کچھ نہ مانگنے والے سنیاسی کہلاتے ہیں۔ صرف جٹا بڑھانے۔ بھسم رمانے اور دھونی تاپنے یا کرم کے تیاگ سے سنیاس نہیں ملتا (۲) اے پانڈو تو سنیاسی کو ہی یوگی جان۔ سنیاسی وہ ہے۔ جس کے من میں میرے چرن کمل بغیر اور کچھ اچھیا نہیں۔ اور میرے سمرن میں من لگائے بغیر اپاچھی (بے خواہش) کوئی نہیں ہوتا۔ اپاچھی ہو کر ہی میرے سمرن یوگ میں لگتا ہے۔ اور تبھی یوگی بنتا ہے۔ اسلئے سنیاسی اور یوگی ایک سے ہیں (۳) اور جو میرے سمرن یوگ سے جڑنا چاہے۔ اس کو میرے جاننے کے لئے ست کرم سے نرمل ہونا چاہیئے۔ تب میرے ساتھ جڑ سکتا ہے۔ اور جو یوگی ہو گیا ہے۔ اسے کرم کرنے کی ضرورت نہیں۔ کرم کرنا نہ کرنا اس کی اچھیا پر نربھر ہے۔ وہ سونا چاہے سوئے بیٹھنا چاہے بیٹھے یوگ آروڑھ اچھیا

وِدان مکت روپ ہے (۴۸) اب یوگ آروڑھ کے لکھشن سن۔ جس کی
اِندریاں وشئوں کی طرف نہ جائیں۔ من میں بھی میرے سمرن بنا اور کچھ
دھیان نہ ہو۔ اُسے یوگ آروڑھ کہتے ہیں۔ اس نے اپنی آتما کو جان لیا
ہے (۶) جس کا دل سنسار کے سوادوں میں نہیں ہے۔ اس کا آتما
متر ہے۔ جنہوں نے میرے نام کے بغیر من وشیوں میں لگایا ہے۔ ان کا
آتما ان کا شترو ہے۔ اور جنہوں نے وشئوں سے من موڑ کر میرے بھجن میں
لگایا ہے۔ اُن کو اپنا آتما متر ہے (۷) جو وشئوں سے ہٹ کر مجھ پار برہم اِبناشی
پرماتما مہا پربھو کے بھجن میں لگے ہیں۔ وہ میری کرپا سے برہم
شانت پد پاتے ہیں۔ اور انہیں گرمی سردی محسوس نہیں ہوتی اور نہ ہی
وُہ آدر (عزت) سے خوش اور اپمان (بے عزتی) سے رنجیدہ ہوتے
ہیں۔ (۸ و ۹) اور گیان (اپنے آپ کو جاننا) وگیان (ایشور کو جاننا) کا آنند
پراپت کرتے ہیں۔ اور جتیندری ہیں۔ جنہیں سونا اور مٹی ایک سمان ہے
وہ یوگی مکت کہلاتا ہے۔ پھر کیسا ہے۔ ہمیشہ مجھ سے جڑا ہوا ہے سم درشٹی
ہے۔ وِدیاوان اور سب کا متر ہے۔ یہ پورن یوگ کے لکھشن کہے ہیں جو
اس سے بھی زیادہ یوگ اُروڑھ ہوا چاہے۔ وہ کیا کرے سوسُن (۱۰-۱۱)
وُہ پہلے تو ایکانت ستھان میں بیٹھے۔ اور چار انگلی اونچی ہموار تھڑی بنائے
کوئی کنکر مٹی نہ رہنے دے۔ اس پر گئو کے گوبر سے چوکا دے کر کُشا
بچھائے۔ کُشا پر مِرگ چھالا۔ اور مرگ چھالے پر آسن بچھائے (۱۲ و ۱۳)
ایسے شُدھ آسن پر چوکڑی مار کر بیٹھے۔ گردن کو سیدھا رکھے اور من کو

نشچل کرے اور نیتروں سے صرف اپنی ناک کی کمبل پر دیکھے کسی اور طرف
نہ دیکھے (۱۴) اور آتما کو پرماتما میں لین کرے ۔ اور کسی سے ڈرے نہیں
ویرج کو گرنے نہ دے اور من کا سنجم کر کے اسے مجھ میں نشچل کرے۔
(۱۵) اس طرح میرے یوگ میں جڑ کر میرے پرم شانت سکھ یعنے
نربان پد کو پاتا ہے (۱۶) اے ارجن پیٹ بھر کر بھوجن کھانے سے بھی
یوگ نہیں ہوتا ۔ اور بھوکا رہ کر بھی یوگ نہیں ہوتا ۔ نہ زیادہ سونے اور
جاگنے سے یوگ ہوتا ہے ۔ یوگ کس طرح ہوتا ہے سوسُن (۱۷) مُجگت
کا آہار کرے (کھانے میں اعتدال رکھے) یعنی کچھ بھوک رکھ کر کھانا
کھائے ۔ تاکہ سانس بھی سکھ سے چلے اور بھوک بھی نہ ستائے ۔ اور
مست ہاتھی کی طرح آہستہ آہستہ چلے اور جوتا نہ پہنے اور دیکھ دیکھ
کر زمین پر چلے ۔ تاکہ کوئی چھوٹا جیو پاؤں میں نہ آجائے اور کانٹا کنکر نہ
ہووے ایسی جگہ قدم رکھ کر چلے رات کے پہلے اور پچھلے پہروں میں
جاگے ۔ جو اس طرح یوگ کرے اس کو یوگ پراپت ہوتا ہے اور اس
طرح یوگ کرنے سے کوئی دکھ انگ روگ بھی نہیں دبا سکتا اس یوگ
کا نام دکھ ناشک یوگ ہے (۱۸) جب ایسے یوگی کا من آتما میں مل
جاتا ہے ۔ تب اس کے من میں کسی وستو کی واسنا نہیں رہتی پھر وہ
منش پورن یوگی ہوتا ہے ۔ (۱۹) یوگی کو ایکانت میں بیٹھنا اس لئے
ضروری ہے ۔ کہ جس طرح اگر ہوا لگنے کی جگہ دیپک کو رکھ دیں ۔ تو وہ پون
کے بیگ سے بجھ جاتا ہے اور اسے بند جگہ میں رکھیں تو اس کی

روشنی بڑھتی ہے۔(۲۰ تا ۲۳) اسی طرح جو یوگی ایکانت میں بیٹھ کر مجھے
جپتا ہے۔ تو اس کا چت مجھ میں نشچل ہو جاتا ہے۔ تب اسے آتما کا
درشن ہوتا ہے۔ آتما کا درشن کر کے اننت سکھ پاتا ہے۔ آتما کے درشن
کا سکھ ابناشی ہے۔ اس سکھ کو گیانی جانتا ہے۔ وہ سکھ بدھی گوچر ہے
اسے اندریاں نہیں جانتیں۔ اس لئے اس سکھ کا نام اندری سکھ ہے
جسے پاکر اور کوئی سکھ پانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جسے پاکر بڑے
سے بڑا شاریرک روگ شستروں سے کاٹے جانے اور اگنی میں
جلنے کا دکھ بھی نہیں بیاپتا جیسے پرہلاد کو ہرناکش نے کئی طرح کے دکھ
دیئے لیکن پرہلاد نے کشٹ نہیں مانا ایسے سکھ ندھان یوگ کا جس کو پاکر
دکھ دور ہو نچنت ہوا بھیاس کرے (۲۴ و ۲۵) سنسار سے ورکت ہو
کر سبھی کامنا وسار کر سب اندریاں جیت کر یوگ کرے سہج سہج من کو بودھ کر
آتما میں نشچل رکھے اور کچھ نہ کہے (۲۶) یہ من چنچل ہے۔ یہ جس طرف کو جائے
اس سے ہٹا کر پرماتما میں لگا کر اسے بس میں کرے (۲۷) جب من آتما
کے ساتھ جڑ جائے۔ تب جوگی پرم شانت کا پرم اتم سکھ پاتا ہے۔ اور
اس کے تینوں گن کٹ جاتے ہیں۔(۲۸) ایسا نرمل نرپاپ ہو کر وہ برہم
بھوت ہو جاتا ہے۔ مایا کا پرپنچ کپٹ اس سے دور ہو جاتا ہے۔ جس یوگی
نے اس طرح یوگ پراپت کر کے من کو نشچل کر کے مجھ میں جوڑا ہے۔ وہ
یوگی نشچل نرمل اور نرپاپ ہے (۲۹) وہ سب بھوت پرانیوں کیلئے
سم درشٹی ہے۔ اسے برہم درشٹ پراپت ہوئی ہے۔ وہ اپنے میں اور

سب بھوت پرانیوں میں مجھے ہی دیکھتا ہے۔(۳۰) جو یوگی سب میں مجھ
آتما برہم کو دیکھتا ہے۔ ایسے سم درشٹی یوگی سے میں کبھی اوجھل نہیں ہوتا
اور نہ وہ مجھ سے۔ میں اور وہ ایک ہی سوروپ ہیں (۳۱) جو یوگی مجھے
سب بھوت پرانیوں میں ویاپک جان کر میرا بھجن کرتا ہے۔ اس کو پھر جنم
نہیں ہوتا مجھ میں ہی مل جاتا ہے (۳۲) اے ارجن جو سب کا دکھ سکھ اپنا
سا جانے کسی کو دکھ نہ دے۔ بلکہ سب کا سکھدائیک ہتر بنار ہے۔ میرے مت
میں وہ یوگی سب یوگیوں سے سرشیٹ ہے۔ تب ارجن نے پوچھا (۳۳ و ۳۴)
اے مدھسودن آپ نے کرپا کر کے مجھے جس یوگ کا اپدیش کیا ہے۔ یہ یوگ
مجھ میں نہیں ہے اور نہ ہی میں اسے دھارن کرسکتا ہوں کیونکہ من
بڑا چنچل اور مست ہاتھی کی طرح بلوان ہے۔ اس کا پکڑنا میں پون (ہوا)
سے بھی کٹھن سمجھتا ہوں (تب سری کرشن بھگوان نے جواب دیا۔ (۳۵)
ہے مہابا ہو ارجن۔ اس میں سندیہہ نہیں من ایسا ہی چنچل ہے۔ اور
پکڑا بھی نہیں جاتا۔ مگر اس کے پکڑنے اور نشچل کرنے کے دو اُپاؤ ہیں۔
سو سُن۔ اول مجھ سے پریت کرے اور سنسار کے وگیان سے ویراگ
کرے۔ تب یہ من پکڑا جاتا اور نشچل ہوتا ہے (۳۶) جنہوں نے میرے
ساتھ پریت نہیں لگائی سنسار کے وگیان سے ویراگ نہیں کیا۔
انہیں یہ یوگ درلبھ ہے۔ وہ مجھے نہیں پاسکتے من کی سب چنتا دور کرنے اور
اس کو بدھی کے ساتھ جوڑ کر میرے سمرن کرنے کا نام ابھیاس ہے۔
ایک بھگوان کے بغیر کسی اور کو نہ جاننے کا نام ویراگ ہے۔ ابھیاس

ویراگ دوارا من کو میرے ساتھ جوڑنے کو یوگ اپاسنا کہتے ہیں۔ پس
ابھیاس اور ویراگ ہی دواپائے من کو پکڑنے کے ہیں (تب ارجن نے
پوچھا) (۳۷) مہاپربھو جنہوں نے آپ کے ساتھ جوگ جوڑا ہے۔ اور آپ
میں شردھا ہے پریتی ہے۔ لیکن مرتے وقت آپ کے یوگ سے چھوٹ
کر اس کا من کسی اور بات میں چلا گیا۔ تو وہ یوگی سدھ اوستھا کو پراپت
نہیں ہوسکتا۔ پھر اس کی کیا گتی ہوتی ہے۔ (۳۸) وہ آپ کے یوگ سے
بھرشٹ ہی رہا اس کی کچھ گتی بھی ہوتی ہے۔ یا وہ اس بادل کی مانند جو
مینہ برسانے کے لئے بہت امنڈ کے آوے۔ لیکن جھکڑ ہوا اُسے اڑا کر
کھنڈ کھنڈ کردے اور برسنے نہ دے) یوگ سے بھرشٹ ہی سمجھا جائے گا۔
یا اس کی کچھ گتی بھی ہوگی (۳۹) بھگون جو آپ کے یوگ سے نہیں ہٹا تو
وہ موڑھ آپ کے برہم پد یعنی بیکنٹھ مارگ سے بے خبر ہوگیا۔ اس کی گتی
کہیئے کرپاکر کے میرے من کا یہ سنشا نورت کیجیئے۔ آپ کے بغیر مجھے اسے
مٹانے والا اور کوئی نظر نہیں آتا (سری کرشن بھگوان نے جواب دیا)
اے ارجن اس یوگی کا یوگ تو ناش ہوا مت جان۔ جیسے میں سدا
ست سروپ۔ ابناشی۔ آنند مورت۔ پرم کلیان کاری ہوں ویسا ہی
میرے بھجن کا پھل ابناشی کلیان روپ ہے چاہے کسی نے صرف ایک
بار میرا نام لیا ہو یا ایک بار مجھے نمسکار کی ہو (۱۴) ارجن جس یوگی کا من
مرتے سمے کسی اور بات میں چلا جائے۔ وہ اس سورگ میں داخل ہوتا ہے
جسے پانے کے لئے لوگ بڑے بڑے یگیہ اور تپسیا کرتے ہیں اب سورگ

کی بات سُن۔ وہاں دیوتا رہتے ہیں۔ اور وہاں نہ کوئی کسی کا پُرش ہے اور نہ ناری سب آپس میں پریم بلاس کرتے ہیں۔ اپسرائیں بھوگ کرنے کو ہیں۔ جن کی دیہہ سے خوشبوئیں آتی ہیں۔ دویہ گندھرب گاتے ہیں اور کھانے کو امرت بھوجن سونگھنے کو پارجات کے پھل اور پہننے کو طرح طرح کے دویہ بستر ہیں۔ یوگ بھرشٹ یوگی وہاں سورگ میں دِوّیہ بھوگ بھوگتا ہے۔ جب اس کا جی سیر ہو جاتا ہے۔ تب ان بھوگوں سے وہ وِرکت ہو جاتا ہے تب سورگ تیاگ کر سنسار میں پوتر کل روپ وان برہمن کھشتری کے گھر میں جنم لیتا ہے (۴۲) تھوڑے دن سادھن کرنے والا پھر جنم لیتا ہے۔ پھر وہی سادھنا اس کے من میں جاگ اٹھتی ہے۔ جیسے کوئی کام کرتے کرتے سو جائے اور جاگ کر پھر کام کرنے لگے۔ اسی طرح اس کے من میں پھر سے یوگ اپجتا ہے اور وہ یوگی میرے پرمانند ابناشی پد میں جا لین ہوتا ہے۔ اور جس نے بہت دنوں سادھنا کی اور مرتے وقت اس کا گیان نشٹ ہو جائے۔ وہ یوگی یوگ کے بھوگ بھوگ کر پھر منشیہ لوک میں کسی ودوان برہمن یا بدھوان یوگیشور کے گھر جنم پاتا ہے۔ لیکن اس یوگیشور کے ہاں جنم پانا درلبھ ہے۔ جیسا بیاس دیوجی کے گھر شُکدیو جی پیدا ہوئے (۴۳) وہاں جنم لے کر وہ پچھلے جنم کے ابھیاس کو پراپت کرتا ہے۔ اسے پچھلے جنم کی بدھی مل جاتی ہے۔ اور وہ اسے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے (۴۴ و ۴۵) سو وہ یوگی وید وں کے تتو شبد برہم کا جاننے والا ہو کر میری مہما کو پا کر پار گرامی

ہو کر بنا یتن ہی مجھے آپراپت ہوتا ہے۔ اور سب پاپ کاٹ کر میری یوگ سدھی پالیتا ہے (۴۶) اے ارجن یوگی بھی تین پرکار کے ہیں۔ ۱۔ تپ یوگی (جن کا ذکر ستارہویں ادھیائے میں آئے گا) ۲۔ کرم کانڈی ۳۔ گیانی۔ اے ارجن یوگی یوگیشور گیانیوں کرم کانڈیوں سب سے سریشٹ ہے (۴۷) اور اے ارجن جس یوگی کا آتما پریت سے مجھ میں مگن ہوا ہے۔ اور نت شردھا سے میری پوجا کرتا ہے۔ اس طرح مجھے سمرن کرنے والا یوگی سب یوگیوں میں سریشٹ ہے۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپنکھ رسو برہم ودیا یوگ شاستر ے شری کرشن ارجن سنبادے آتم سنجم یوگ نام چھٹا ادھیائے سمپورن

چھٹے ادھیائے کا مہاتم

سری بھگوانو واچ۔ اے لچھمی چھٹے ادھیائے کا مہاتم سن گوداوری ندی کے کنارے ایک گاؤں کا راجہ جان سرتا بڑا دھرماتما دھرم ارتھ کام موکشش کا ادھیکاری سیوا کرتا اور پوجا بھی کرتا تھا۔ پرجا بڑائی کرتی تھی ایک دن ہنس اڑتے اڑتے آگئے ایک بیٹھتے ہی اڑ گیا۔ نگر کے پنڈتوں نے کہا اے ہنس تو اتنی جلدی کیوں اڑ چلا جیسے کہ راجہ جان سرت سے پہلے سورگ میں پہنچے گا تب ہنسوں کے سردار نے کہا اس راجہ سے ایک منی رگھیشر اتم ہے وہ بیکنٹھ کا ادھکاری ہے بیکنٹھ سرگ سے اعلےٰ ہے راجہ اتنی بات سنکر سوچنے لگا اس کے پن مجھ سے بڑے ہونگے جس کی ہنس بڑائی کرتے ہیں۔ میں بھی درشن کروں گا۔ رتھ منگا کر سوار ہوا۔ بنارس میں

جا کر گنگا کا اشنان کیا اور دان دیا شوجی مہاراج کا درشن کیا۔ لوگوں سے
پوچھا یہاں کوئی رئیک منی بھی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں پھر دکن دیش کو گیا
دوارکا ناتھ پہنچا۔ اشنان دھیان کیا۔ دان دیا لوگوں سے رئیک منی پوچھا۔
جواب ملا یہاں نہیں پشچم دیش گیا۔ تیرتھ پر سے دان دیا۔ اس جگہ بھی کوئی پتہ
نہ ملا بدری ناتھ جا کر وہاں سے آگے راجہ کا رتھ نہ چل سکا راجہ دل میں سوچنے لگا
کہ یہیں تمام دھرتی کی پردکھنا کر آیا۔ کسی جگہ رتھ نہیں رکا معلوم ہوتا ہے یہاں
کوئی دھرماتما رہتا ہے جس کے تیج کی وجہ سے رتھ نہیں چل سکتا۔ راجہ رتھ پر سے
اتر کر آگے چلا تو دیکھا پہاڑ کی گپھا میں اتیت بیٹھا ہے اس کے تپ کا پرکاش
ہو رہا ہے جیسے سورج کی کرنیں ہوتی ہیں راجہ دیکھتے ہی کہنے لگا یہ رئیک منی
ہے راجہ نے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کی اور کہنے لگا گوسائیں جی آپ کے درشن سے
میری کلیان ہوئی میرا جنم سپھل ہوا میں کرتارتھ ہوا ہوں رئیک منی نے اس کا
آدر کیا اور کہا اے پرتھوی پت تو چار دہام کا پرسنہار دھرم کا سادھنہار ہے تو پن
آتما ہے مان سے راجہ کو اپنے پاس بٹھایا اور سیوک سے پھل پھول منگوا کر راجہ کو
دیئے راجہ نے پرشن کیا آپ کا تیج ایسا کس کے بل ہے تب رئیک منی بولا
راجہ میں تو اتیت جٹا دہاری بھسم لگائے لنگوٹ دہاری ہوں میں نے کیا پن
کرنا ہے مایا میرے پاس نہیں لیکن ہمارے پاس ایک بات ہے نت پرت گیتا
کے چھیویں ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں گپھا میں اسی کا اجالا ہے اتنا سنکر راجہ نے اپنے پتر
کو بلا کر راج اس کے حوالہ کیا اور آپ تیاگی بن گیا رئیک منی سے چھیویں ادھیائے کا
پاٹھ سیکھنے لگا۔ پاٹھ کرنے سے راجہ ترکال درشی ہوا۔ کچھ عرصہ اسی طرح گذرا۔ ایک

دن پرانا یام کرنے کے بعد دیہہ تیاگ دی سورگ سے بیمان آئے اور دونوں بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔ اے لچھمی یہ چھیویں ادھیائے کا مہاتم ہے جو تم نے سنا۔ مہاتم سنپورن ہوا۔

ساتواں ادھیائے

پرکرتی بھید یوگ

شری بھگوان بولے۔ دوہا

چت راکھو چرنار بند بھگونت بھگتی کو پائے
ایک ٹیک ڈولت نہیں یہ بدھ یوگ کمائے

(۱) اے پارتھ جو میرا سہارا لے کر مجھ میں من لگا کر اور شنکا رہت ہو کر میرے ساتھ یوگ جوڑتے ہیں۔ سو ستھر ہوتے ہیں میرے ساتھ جڑنے سے انہیں میرے جاننے کا گیان جس طرح اپجتا ہے سو سن (۲) تجھے وہ گیان اور وگیان کہتا ہوں جسے جان کر پھر کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔ (۳) سنسار سے درکت ہوئے ہزاروں ورکتوں میں سے کوئی ایک مکتی پراپت کرتا ہے۔ پھر بے شمار مکت ہاریوں میں سے کوئی ہی میری مہما کے گیان کو پاتا ہے۔ میری وہ مہما مجھ سے سن (۴) اے ارجن دھرتی جل۔ اگنی وایو۔ اکاش من۔ بدھی اور اہنکار یہ آٹھ پدارتھ (پرکرتیاں) ہیں (۵) ان کو اپجانے والی میری پرگٹ مایا ہے۔ اور آتما ان سے بھی پرے ہے۔ یہ آٹھوں پرکرتیاں شریر دھاری کے اندر باہر دونو طرف ہیں۔ یہ دیہوں میں کس طرح رہتی ہیں سو سن شریر

ہیں دھرتی کا انش مانس۔ جل کا لہو۔ وایو کا سانس۔ آگ کا انش ان
پچانے والی پیٹ کی اگنی۔ اکاش کا انس پولا پن۔ اہنکار من اور بدھی ہیں اُن
سے اوپر میری مایا ہے۔ مہا باہو ارجن تواں بھوت جیو ہے۔ (۶) سارا اسنسار
انہی کا بنا ہوُا ہے۔ یہ سب چوراسی لاکھ یونیاں ان کی ہی بنائی ہوئی ہیں
مگر میں ان سب کو اتپت کرتا ہوں۔ میں ہی پالتا ہوں اور میں ہی سنگھار
کرتا ہوں اور سب سے پرے ہوں (۷) اے دھنجے ارجن مجھ سے پرے
کچھ نہیں ہے۔ سب بھوت پرانی مجھ سے اس طرح پروئے ہوئے ہیں۔
جس طرح دھاگے کے ساتھ مالا کے منکے پروئے ہوئے ہیں۔ یہ سب میرے
آدہار کس طرح ہیں۔ سو سن (۸) اے کنتی نندن ارجن سب دیہہ دہاری جل
کے آسرے ہیں۔ جل رس کے ادھار ہیں۔ جیسے دودھ میں گھی اسی طرح
جل میں رس ہے۔ جل کا جیو رس ہے۔ جل رس کے آدہار ہے۔ اور وہ
رس میرے آدہار ہے۔ سب لوگ چندرما اور سورج کے آدہار ہیں۔
چندرما اور سورج جوتی (روشنی) کے آدہار ہیں۔ اور جیوتی میرے آدہار ہے
برہما سے آدلے کر سب وید پڑھتے ہیں۔ ویدوں کا جیو اونکار ہے پس ویداونکار
کے آدہار اور اونکار میرے آدہار ہے۔ سب لوگ اکاش کے آدہار اکاش
کا جیو شبد ہے سو میرے آدہار ہے۔ سب لوگ بل کے آدہار وہ بل میرے
آدہار ہے۔ سب لوگ دھرتی کے آدہار ہیں۔ اور دھرتی کا جیو گندھ ہے۔
سو دھرتی واسنا کے آدہار اور واسنا میرے آدہار ہے۔ سب لوگ اگنی کے
آدہار ہیں۔ اگنی تیج کے آدہار ہے۔ سو تیج میرے آدہار ہے۔ سب بھوت

پرانیوں کا بیج میں ہوں اور جیون بھی میں ہوں اور جتنے تپسوی ہیں وہ تپسیا
کے آدھار ہیں اور تپسیا میرے آدھار ہے (١٠) اے پرشوں میں سرشیٹ ارجن
سب بھوت پرانیوں کا بیج تو مجھ کو جان۔ اور سناتن پوران تو مجھ کو جان
اور بدھ وانوں کی بدھ بھی تو مجھے ہی مان اور تیجوانوں کا تیج مجھے ہی سمجھ۔
(١١) مجھے کسی وستو کی واسنا نہیں اور کسی کے ساتھ موہ نہیں۔ اپنے آنند
سے آپ ہی پورن ہوں اور اے بھارت بنسیوں میں سرشیٹ ارجن دھرم
کا پالنے ہارا کام بھی میں ہوں (١٢) اور ست۔ رج۔ تم تینوں گنوں میں میری
ہی شکتی ہے۔ لیکن یہ تینوں گن مجھ میں نہیں ہیں ان سے نیارا ہوں (١٣)
میری اس ترگن مایا نے سارا جگت موہ رکھا ہے۔ جو لوگ اس مایا
میں رمے ہوئے ہیں وہ مجھ ابناشی پرماتما کو نہیں پہچانتے۔ دوہا

دستر مایا جگت کی تری نہیں یہ جائے

شرن میری آئے بنا اور نہ کوئی اپائے

(١٤) میری ترگن مئی مایا سنسار کو بس میں کئے ہوئے ہے۔ تری نہیں
جاتی بہت کٹھن ہے لیکن جو میری شرن میں آجاتا ہے۔ سو اس مایا سے پار
ہو جاتا ہے۔ اس سے سوائے مایا کے ترنے کا اور کوئی اپائے نہیں (١٥)
اور اگیانی پاپی۔ موڑھ مورکھ میری شرن نہیں آتے کیونکہ ان کا گیان میری مایا
نے ڈھانک رکھا ہے۔ انکے سوبھاؤ راکھشوں جیسے ہیں (١٦) اے ارجن چار پرکار کے
جیو میرا سمرن کرتے ہیں اول دُکھیا روگ مٹانے کے لئے دوسرے سوارتھی
یعنے غرض مند اپنی کامنا پانے کے لئے تیسرے جگیاسو اور چوتھے گیانی

(۱۷) انمیں گیانی سب سے سریشٹ ہے۔ کیونکہ وہ مجھے نتیہ سروپ۔ ابناشی
آنند روپ سب سکھوں کا داتا سمجھ کر میرے ہی چرن کملوں میں پریت رکھتا
ہے اس لئے گیانی مجھے پیارا اور میں گیانی کو پیارا ہوں (۱۸) اے ارجن
روگیوں سے لے کر جتنے بھی میرا سمرن کرتے ہیں۔ وہ سب اچھے ہی ہیں جو
مجھ ساکھشی ایشور کا سمرن کرتے ہیں۔ لیکن گیانی میری آتما ہیں کیونکہ انہوں
نے میرے چرن کملوں میں درِڑھ نشچے باندھا ہے۔ اور اس نے مجھے ہی
سب سے اتم اور سریشٹ جاتا ہے (۱۹) اے ارجن بہت جنموں میرا بھجن کرتے
کرتے ان کی بدھی نرمل ہو جاتی ہے۔ تب ان کو میرے جاننے کا گیان
اپجتا ہے۔ وہ سب جگہ ہی واسدیو بھگوان کو دیکھتا ہے۔ وہ گیانی بہت
مہاپرش ہے ایسے گیانی دُرلبھ ہیں۔ (۲۰ و ۲۱) اور باقی جو رہے ہیں ان کا
گیان خواہشات سے ڈھکا ہوا ہے۔ ان کی شردھا اور دیوتاؤں کی پوجا
میں لگتی ہے میں اس کے ہردے میں بیٹھ کر ان کی شردھا کو نشچل کرتا ہوں
(۲۲) پرم شردھالو منشیہ اس دیوتا کی اپاسنا اور بھگتی کرنے لگتے ہیں میں ہی
دیوتاؤں کے اندر انترجامی ہو کر منشوں کی کامنائیں پورن کرتا ہوں (۲۳)
لیکن اے ارجن دیوتوں کا دیا ہوا ورانت دت ہے ابناشی نہیں ناش ہو جاتا ہے
صرف تھوڑی بدھی والے ہی دیوتا کی اپاسنا کرتے ہیں اے ارجن اور سن دیوتاؤں
کو پوجنے والے دیو لوک میں جاتے ہیں (۲۴) اے ارجن میں اویکت ہوں کسی
نے مجھے پرگٹ نہیں دیکھا اور نہ کسی نے جاتا ہے۔ اور نہ سنوارا ہے۔ میں
سب آپ ہی آپ ہوں دُربدھی مجھے پرگٹ (ظاہر) سمجھتے ہیں وہ میرے پرتاپ

کو نہیں جانتے۔ میں ابناشی سب سے سریشٹ ہوں اور سب مجھ سے
اپجے ہیں (۲۵) اے ارجن بچارے منش کیا کریں ان کا گیان میری جوگ
مایا نے گھیرا ہوا ہے۔ سو مایا کے موہے ہوئے موڑھ مورکھ پرانی مجھ اتم
ابناشی کو جنم مرن سے رہت نہیں جانتے (۲۶) اے ارجن ویدوں میں
میرا ایک نام چیتن پرش ہے۔ کیونکہ برہما سے لیکر چیونٹی تک جتنے بھوت
پرانی پہلے ہو چکے یا اب ہیں یا آگے کو ہونگے سو میں ان سب کو اچھی طرح
جانتا ہوں لیکن اے ارجن مجھے ایک تو ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا
(۲۷) کیونکہ ان کی کامنا اندریوں کے بھوگوں میں رہتی ہے۔ وہ بھلی وستو پاکر
سکھی اور اور بری وستو پاکر دکھی ہوتے ہیں۔ اس طرح ہرش سوگ کلیش سے
موہے رہتے ہیں۔ اسلئے وہ مجھے نہیں جانتے۔ سو وہ مورکھ مجھے نہ جاننے
کی وجہ سے سنسار میں جیتے مرتے ہیں (۲۸) البتہ جن کے پاپ کٹ گئے
ہیں پن کرتے ہیں اور سنسار کے دکھ شوک کے کلیش سے مکت ہو کر درڑھ نشچہ
سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ وہ میرے بھجن کا کیا پھل پاتے ہیں۔ سو سن
(۲۹) وہ بڑھاپے اور موت کے دکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور ان
کے من میں میرے جاننے کا گیان اپجتا ہے وہ مجھ کو برہم کرم اور ادھیاتم
مانتے ہیں (۳۰) مجھے ایسا سمجھ کر جو پران تیاگنے کے سمے من کو مجھ میں نشچل کرکے
میرا سمرن کرتے ہوئے پران تیاگتے ہیں وہ میرے پرمانند ابناشی پد میں
جا پراپت ہوتے ہیں۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد۔ سو برہم ودیا یوگ شاستر ہے
شری کرشن ارجن سمبادے پرکرتی بھید نام ساتواں ادھیائے سمپورن۔

ساتویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائینو واچ - ایک ٹپل نام نگر تھا - اس ہیں سن کو کرن ویش رہتا تھا - وہ بیوپار کرنے گیا - راستے ہیں سانپ کے کاٹنے سے مرت ہوا - اس کے ساتھی اس کا واہ کرم کر کے آگے چلے جب واپس آئے تو اس کے لڑکے نے پوچھا میرا باپ کہاں ہے انہوں نے کہا تیرا باپ سانپ کے ڈسنے سے مر گیا کروڑ روپیہ تیرے باپ کا ہے اس کی گت کرا وہ اگجت مرا ہے اس کے لڑکے نے برہمنوں سے پوچھا انہوں نے کہا نرائنی بل کراؤ - ارد کے آٹے کا پتلا بنا کر چوٹیاں جڑاؤ - جس طرح برہمنوں نے بتایا تھا - بڑا یگ کیا - برہمنوں کو بھوجن کرایا - سرادھ پنڈ پتل کرائی - جو دولت باقی بچی - وہ چاروں بھائیوں نے بانٹ لی - ایک لڑکے نے کہا جس سانپ نے میرے باپ کو ڈسا ہے اس سانپ کو ماروں گا - بیوپاریوں سے کہا مجھے وہ جگہ بتاؤ - انہوں نے ساتھ جا کر وہ جگہ بتلائی - وہاں وہ ایک جگہ کھودنے لگے - جب سوراخ بڑا ہوا - تو وہاں سے ایک سانپ نکلا - اور بولا تو میری جگہ کیوں خراب کرتا ہے - لڑکا بولا - میں سنکو کرن کا بیٹا ہوں - تب سانپ بولا میں ہی سنکو کرن ہوں - تو میرا بیٹا ہے - تو مجھ کو اس ادہم دیہہ سے چھڑا - تو مجھ کو مت مار - میرے پچھلے جنم کا کرم تھا - سو میں نے بھوگ لیا لڑکے نے

کہا پتا جی کوئی اپاؤ بتلاؤ۔ جس سے تیری مکت ہو۔ تب سانپ نے کہا۔ پتر! کسی گیتا پاٹھی کو گھر لے جاؤ۔ اور اس کو بھوجن کراؤ اور سیوا کرکے اشیرباد لو۔ جس سے میری کلیان ہو لڑکے نے گھر آکر اپنی استری کو سب حال سنایا۔ استری بولی اگر اس طرح کرنے سے تمہارے باپ کا اُدھار ہو۔ تو جلدی کرو۔ پھر گیتا کے پاٹھ کرنے والے تمام برہمن بلوائے۔ سب کو بھوجن کرایا۔ اور پرسن کیا اور کہا۔ کہ اشیرباد دو میرا پتا ادھم دیہہ سے چھوٹے۔ سب نے اشیرباد دی۔ اور وہ ادہم دیہہ سے چھوٹا۔ لڑکے کا دھنباد کرتا بیکنٹھ کو چلا گیا۔ سری نارائن جی کہتے ہیں اے لچھمی یہ ساتویں ادھیائے کا ماہاتم ہے جو تم نے شروع کیا۔ ات سری پدم پرانے ستی ایشر سنباد ے اترا کھنڈے گیتا مہاتمے سمپورننگ۔

آٹھواں ادھیائے

اکھشر برہم یوگ

ارجنو واچ۔ ارجن نے سری کرشن جی سے پرشن کیا (۱) اے پرشوتم اب کرپا کرکے یہ بتلایئے۔ کہ برہم کیا ہے۔ ادھیاتم کیا۔ کرم کیا اور ادھی بھوتک اور ادھی دیو کسے کہتے ہیں (۲) اور اے مدسودن جی ادھی یگیہ کسے کہتے ہیں اور پران تیاگنے کے سمے جو ایسا جانتے ہیں۔ سو اب کرپا کرکے اپنے ان سب ناموں کے ارتھ مجھے سمجھایئے ارجن کے

پرش کا اتر سری کرشن بھگوان دیتے ہیں)۔ (۳) میں سب سے پرے
اور ابناشی ہوں۔ اس لئے میرا نام برہم ہے۔ مجھے اپنے پرتاپ سے
پرتاپ ہے۔ میں سب آتماؤں کا ادھکاری ٹھاکر پربھو ہوں۔ اس لئے
میرا نام ادھیاتم ہے۔ میں سب بھوت پرانیوں کو اپجاتا ہوں اور جیسے
جیسے کرم ریکھا ان کے مستکوں میں لکھتا ہوں ویسا ہی انہیں پراپت ہوتا
ہے۔ اس لئے مجھے کرم کہتے ہیں۔ (۴) پنچ بھوت یعنی جل۔ آگ وایو
پرتھوی اور اکاش کا ابناشی کرتا میں ہوں۔ اس لئے میرا نام ادھبت
ہے۔ میں ہونہار کا بھی پربھو ٹھاکر ہوں اس لئے مجھے ادھی دیو
بھی کہتے ہیں۔ دیوتاؤں اور پتروں کے لئے جو یگیہ شرادھ کھیا ہی
وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے میرا ہی پوجن ہوتا ہے
اس لئے میرا نام ادھی یگیہ بھی ہے۔ اور ایک میرا نام دیہہ بھرتا بر ہے
کیونکہ میں سب دیہہ دھاریوں میں سب سے زیادہ سندر اور بلوان ہوں
اور سب اوتاروں میں سریشٹ ہوں (۵) انت کال دیہہ تیاگنے کے سمے
جو مجھے ایسا جان کر میرا اسمرن کرتے ہیں۔ سو میرے پرم سدھ ابناشی پد
میں جا پراپت ہوتے ہیں۔ اس میں سندیہہ نہیں (۶) اے ارجن دیہہ
تیاگنے کے سمے منش جس جس کا سمرن کرتے ہیں۔ وہ نرنتر اسی کو دھیانے
کے کارن اس کو پراپت کر لیتے ہیں (۷) سو اے ارجن تو ہر وقت
میرا ہی بھجن سمرن کر۔ کیونکہ یہ چھن بھنگر دیہہ نہ جانے کب ناش
ہو جائے۔ من اور بدھی سے مجھ میں نشچل رہ کر بیشنک مجھے

پایا جا سکتا ہے (۸) اے ارجن سب طرف سے چت ہٹا سو اس سو اس
سے میرا دھیان اور سمرن کر۔ یہ ابھیاس یوگ کا لکھشن ہے اور
تو یدھ کر۔ تو مجھے پاوے گا۔ مجھے من میں رکھ۔ مجھے پورن پربھو مہان
ایشور سمجھ کر میرا دھیان کرنے والا مجھ میں مل جاتا ہے (۹ و ۱۰) اے ارجن
میں پرم پرش کا مروپ۔ سب کا گیاتا۔ سب سے آدی اور الیکھ ہوں۔
میری آگیا سب پر ہے۔ اور مجھ پر کسی کا حکم نہیں۔ نہایت سوکھشم ہوں
اور سب کو اتپت کرتا ہوں۔ اچنت ہوں۔ پرے ہوں۔ سب کی گتی
جاننے ہارا ہوں۔ اچنت اور تیج سروپ میں ہوں۔ سوئم تیج ہوں
اگیان اندھکار سے پرے ہوں پار برہم ہوں۔ جو یوگی پران تیاگتے وقت
اپنا من مجھ میں نشچل کر کے بھگتی یوگ کے بل سے پران وائیو کو ترکٹی میں
بھلی بھانت ٹھہرا کر پرم پرش کا دھیان کرتے ہیں سو میرے ابناشی پد
میں جا پراپت ہوتے ہیں (۱۱) جس پرماتما کو پانے کے لئے برہم چاری
برہم چریہ رکھتے ہیں۔ جسے ویدوں کے جاننے والے ابناشی مانتے
ہیں۔ جسے سنیاسی پریشرم سے پراپت کرتے ہیں۔ اس پرم پرش
کا دھام میں نے تھوڑے میں کہا ہے (۱۲ و ۱۳) جو یوگی دیہہ کے سب
دروازوں کو سنجم کے ساتھ بند کر کے من کو ہردے میں نشچل کرتے ہیں
اور پران وائیو کو روک کر مستک میں لے آتے ہیں۔ اور میرے ادم نام
کا ہردے میں جاپ کرتے ہوئے دیہہ کو تیاگتے ہیں سو پرم آنند پد برہم
ابناشی پد کو جا پراپت ہوتے ہیں (۱۴) میرے جو پریمی بھگت من کو۔

مجھ میں نشچل کر کے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے رادھا کرشن ہرے رام بھگوان پاربرہم۔ پرماتما۔ پرمیشور واسدیو وشمبھو وغیرہ ناموں کا جپ کرتے ہیں۔ ایسے نت یوگی مجھے سہج میں ہی پا لیتے ہیں۔ اور دیہہ تیاگ کر میرے پرم دھام میں پہنچ کر مجھے پا لیتے ہیں (۱۵) پھر وہ مہان پرش پرم سدھ لوگ دکھوں کے سمندر سنسار میں جنم نہیں پاوینگے (۱۶) اے ارجن یہ جیو برہم لوک تک پھر آتے ہیں۔ اور پھر سنسار میں جنم مرن پاتے ہیں۔ لیکن جن پرشوں نے مجھے پا لیا ہے۔ وہ میرے پرم پد میں آملتے ہیں۔ پھر انہیں جنم مرن نہیں ہوتا (۱۷) اے ارجن جن پرشوں نے میرا مہاتم سن لیا ہے۔ اب ان کی درشٹی سن۔ یہ چاروں یگ ست یگیہ ترتیا۔ دواپر اور کلی یگ جب ہزار بار ہو چکتے ہیں۔ تو برہما کا ایکدن ہوتا ہے اسی طرح پھر ہزار بار گذرنے پر برہما کی ایک رات ہوتی ہے۔ اب ان یگوں کی میعاد سن۔ سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا ست جگ۔ بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس کا ترتیا۔ آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس کا دواپر اور چار لاکھ بتیس ہزار برس کا کلی یگ ہوتا ہے۔ جن کی کل میزان ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار برس کی ہے۔ اتنے برس ہزار بار گذرنے پر برہما کا ایک دن ہوتا ہے۔ لیکن جنہوں نے میرا ابناشی پرتاپ جان لیا ہے۔ انہیں یہ چاروں یگ دن کے چار پہر کے سمان ہیں برہما کا دن انہیں ایک سمان ہے۔ (۱۸) اپنی آیو بھوگ کر برہما بھی نشٹ ہو جاتا ہے۔ منش بھی مر جاتے ہیں۔ ان سب کو ناشوان

سمجھ کر میرے چرن کملوں کے ساتھ درڑھ نشچہ کر اور سن میرے اوگت
سروپ سے برہما کے دن میں سرشٹی اپجتی ہے۔ اور برہما کی رات
میں میرے ابناشی سروپ میں جا سماتی ہے (۱۹) اے ارجن یہ چوراسی
لاکھ جونیاں برہما کے دن میں اپجتی اور برہم راتری میں مجھ میں لئے
ہو جاتی ہیں (۲۰ و ۲۱) میرا اوگت سروپ سب سے پرے ہے سناتن
پوراتن ہے سب کا ناش ہوتا ہے۔ اس کا ناش نہیں ہوتا ایسا میں
پرم ابناشی ہوں اور مجھے کسی نے پرگٹ نہیں دیکھا اس لئے اوگت
ہوں۔ ابناشی ہوں۔ جسے میرا پرم دھام پراپت ہوتا ہے سو وہ سنسار
کے مارگوں میں نہیں آتا۔ وہ سب سے پرے ہے (۲۲ و ۲۳)
اس پرش کو پانے کا مارگ اننت اور اکھنڈت بھگتی ہے۔ یعنی میرے
بنا کسی اور دیوتا کو نہ پوجے یہ ہے اننت بھگتی اور اور میرے بھجن
بن ایک سانس بھی اکارت نہ جانے دے یہ اکھنڈت بھگتی ہے۔
یہ شبھ کرموں سے پراپت ہوتی ہے۔ ان بھگتیوں کے دوارہ
وہ اس پرم پرش کو پاتے ہیں۔ جس سے ساری سرشٹی اپجی ہے
اور پھر اسی میں لین ہو جاتی ہے۔ (۲۴) دو طرح کے یوگی ہیں اپاچھی
اور اچھیا چاری ایک تو دیہہ تیاگ کر مجھ پار برہم میں لین ہوتے
ہیں۔ پھر سنسار میں نہیں آتے دوسرے یوگی چندرما کے لوک
میں جا کر پھر آتے ہیں۔ نر اچھیا چاری یوگی منشوں دیوتوں اور پتروں
کے دن یعنی شکل پکھش میں پران تیاگتے ہیں شکل (چاندنا)

پکش پتروں کا دن اور کرشن (اندھیرا) پکش پتروں کی رات ہوتا ہے دیوتاؤں کا دن جب ہوتا ہے۔ جبکہ سورج چھ مہینے اترائین ہوتا ہے دکھشنائین دیوتاؤں کی رات ہوتی ہے۔ سو وہ نراچھیا چاری یوگی منشوں پتروں اور دیوتاؤں کے دن میں دیہہ تیاگ کر منشوں پتروں اور دیوتاؤں اور ان لوگوں سے آگے اگنی جوت نامی نگر کا کوتک دیکھتا ہوا میرے پرم ابناشی پد میں جا پراپت ہوتا ہے۔ وہ یوگی پرم سکھ روپ ہو جاتا ہے۔ (۲۵) لیکن اچھیا چاری یوگی منشوں پتروں اور دیوتاؤں کی رات میں دیہہ تیاگ کر ان لوگوں میں سے ہو کر دھوئیں کے نگر میں پہنچتے ہوئے چندرماں کی جوت میں جا پراپت ہوتے ہیں (۲۶) یہ دونوں مارگ یوگیوں کے پوراتن ہیں۔ ایک مارگ سے گیا پھر نہیں آتا۔ لیکن دوسرے سے گیا آ جاتا ہے (۲۷) اے ارجن جنہوں نے یوگیوں کے یہ دونو مارگ سمجھ لئے ہیں وہ موہ جال میں نہیں پھنستے اس لئے اے ارجن تو ہر وقت میرے یوگ میں لگا رہ (۲۸) اس ادھیائے کے پڑھنے سے چاروں وید کے پاٹھ سب طرح کے یگ۔ تپ۔ تیرتھ اشنان اور دان پن کرنے کا پھل پراپت ہوتا ہے۔ شردہا سے پڑھنے والوں کو آنند ملتا ہے اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم ودیا یوگ شاسترے سری کرشن ارجن سنیادے اکھشر برہم یوگ نام آٹھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

آٹھویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائنو واچ اے لچھمی اب آٹھویں ادھیائے کا مہاتم سُن۔
دکن دیش میں نربدا ندی کے کنارے ایک گاؤں میں سوشرما نام برہمن
تھا۔ دولت اس کے پاس بہت تھی سنت سیوا اور یگیہ کرتا تھا۔ ایکدن
ایک سنت سے پوچھا کہ میرے پتر نہیں۔ سنت بولا تو اجا میدھ
یگ کر۔ بکرا دیوی کو چڑھا دیوی تجھ کو پتر دیوے گی اس برہمن نے جگ
کے لئے بکرا خرید کیا اس کو اشنان کرا کر میوہ کھلا کر مارنے لگا۔ تب
بکرا قہقہ مار کر ہنس پڑا۔ تب برہمن نے بکرے سے پوچھا۔ تو کیوں
ہنسا۔ بکرا بولا پچھلے جنم میں میرے اولاد نہ تھی۔ برہمنوں نے مجھے
یہی جگ کرنے کو کہا۔ میں نے بڑا تلاش کیا۔ بکرا نہ ملا آخر ایک بکری کا بچہ
ملا۔ بکری سمیت مول لے لیا۔ جب بکری سے چھڑا کر جگ کرنے لگا۔ تب
بکری بولی ارے برہمن تو مہا پاپی ہے۔ تو برہمن نہیں جو میرے بچے کو ہوم
کے لئے مارتا ہے۔ یہ کبھی نہیں سنا کہ کسی کا بیٹیا مارنے سے تیرے گھر
بیٹا ہوگا۔ بلکہ نہیں ہوگا وہ بہت کہتی رہی میں نے یہ نہ مانا اس نے سراپ
دیدیا تمہارا گلا بھی اسی طرح کٹے گا۔ یہ کہہ کر بکری تڑپ کر مر گیئی۔ کچھ عرصہ بعد
میں بھی مر گیا۔ مجھے دُوت دھرمراج کے پاس لے گئے دھرم راج نے
مجھے نرک میں بھیجا۔ میں نرک بھوگتا رہا۔ پھر بندر کی جون پائی ایک
بازی گر نے مول لیا اس نے گلے میں رسی ڈالدی اور سارا دن گھر گھر

مانگتا پھرتا کھانے کو تھوڑا دیتا۔ بندر کی جُون چھوڑ کر کُتّے کی دیہہ پائی ایک دن میں نے ایک کی روٹی چرا کر کھائی اس نے لاٹھی مار کر کمر توڑ دی۔ اس دکھ سے میری دیہہ چھُوٹی پھر گھوڑے کا جنم لیا۔ ایک بھٹیارے نے خریدا۔ وہ سارا دن پھراتا رہے۔ کھانے پینے کو کچھ نہ دے شام کو چھوٹی سی رسی باندھ دے کہ منہ بھی نیچے نہ ہو سکے۔ ایک دن لڑکے لڑکیاں چڑھ کر چلانے لگے۔ اس جگہ کیچڑ بہت تھا۔ میں پھنس گیا۔ اوپر سے وہ لکڑی سے مارتے تھے میں مر گیا۔ اس طرح میں نے بہت جنم لئے اب بکرے کا جنم ہوا۔ میں نے سمجھا اس نے مجھے خریدا ہے سکھ پاؤں گا تم چھری لے کر مارنے لگے ہو۔ برہمن بولا تجھ کو جیو پیارا ہے جیسے چڑیوں کو روڑا مارنے سے وہ آگے اڑ کر چلی جاتی ہیں۔ اب میں اپنی آنکھوں کا دیکھا ہوا حال سناتا ہوں کرکھیشتر میں ایک راجہ اشنان کرنے آیا۔ نام اس کا چندرما تھا۔ برہمن سے پوچھا۔ گرہن کو کونسا دان کروں۔ برہمن بولا راجہ کالے پرکھ کا دان کرو۔ تب راجہ نے لوہے کا پرکھ بنوایا۔ آنکھوں میں لال لگوائے سونیکے کپڑے پہنائے اس کو تیار کرا کر راجہ نے اشنان کرکے دان کیا۔ تب وہ پرکھ قہقہہ مار کر ہنسا۔ راجہ ڈرا بڑا ادگن ہوا۔ جو لوہے کا پرش ہنسا ہے۔ پھر راجہ نے اور دان کیا پھر لوہے کے پرش نے ہنسکر برہمن کو کہا تو مجھ کو دان لیگا برہمن نے کہا تیرے جیسے کئی لئے ہیں تب وہ کالا پرش بولا مجھ کو وہ کارن بتلا کہ کیسے تم نے انیک دان پچائے ہیں۔ برہمن بولا جو گُن مجھ میں

ہیں۔ میں جانتا ہوں تب وہ کالا پرکھ قہقہہ مار کر بھپٹ گیا۔ ایک کالنکا کی مورت برآمد ہوئی برہمن نے گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا تب اس کالنکا کی مورت کی دیہہ ملیٹی جل کی چلی لے کر برہمن نے مورتی پر چھڑکی جل کے چھونے سے دیودیہی پائی اور بیکنٹھ کو گئی۔ بکرے نے کہا تم بھی کوئی ایسا شبد کہو جس سے میری ادہم دیہہ چھوٹے برہمن نے کہا میں وید پاٹھی ہوں۔ اس نگر میں ایک گیتا پاٹھی سادھو رہتا تھا اس سے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ سنا اور دیودیہی پائی بکرا بیکنٹھ جاتا ہوا کہتا گیا۔ اے برہمن تو بھی گیتا کا پاٹھ کیا کر تیرا بھی ادہار ہوگا۔ اور وہ برہمن بھی گیتا کا پاٹھ کرنے لگا۔ سری نارائن جی کہتے ہیں اے لچھمی یہ گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ سو تم نے سن لیا۔ ات سری پدم پرانے ستی سنبادے اترا کھنڈے گیتا مہاتمے اشٹموں ادھیائے سمپورننگ۔

نواں ادھیائے

شری بھگوانوواچ (او ۲) اے ارجن اب میں تجھے کچھ گیان وگیان سنجکت کرتا ہوں۔ کیونکہ تو میرے بچن کی نندا نہیں کرتا۔ سدا ست سمجھتا ہے۔ اس گیان کے جاننے سے سنسار کے جنم مرن کے دکھدائیک بندھنوں سے مکت ہوجائے گا۔ یہ گیان ترلیپ پدکی سب ودیاؤں کا راجہ ہے اور نہایت پوتر اور اتی اتم ہے

پرتکش دکھا دیتا ہے۔ اور جیسے جانکراتی سندر ابناشی پرش کو پاتے ہیں
(۳) اب اے پرن تپ ارجن ان کی بات سُن جن لوگوں نے یہ گیان
نہیں جانا اور میرے گیان دھرم سے بمکھ رہے ہیں۔ وہ بار بار سنسار
میں جنمتے مرتے ہیں (۴) اے ارجن سارا سنسار میرے اوگت روپ
سے بنا ہے اور میرے وراٹ سوروپ پر برہما سے لے کر چیونٹی تک
اس طرح بستے ہیں۔ جیسے ان گنت پنچھی ایک برکش پر بیٹھے ہوں (۵)
اسی طرح یہ سب بھوت پرانی میرے براٹ سروپ میں بستے ہیں سب
کے ہردے میں آتما رام میں بستا ہوں یہ میں نے تجھے اپنا ایشریہ
یوگ کہا ہے۔ اور ایک روپ سے تیرے رتھ پر یہ سب کو تنگ کرتا
ہوں۔ اے ارجن میں نے یہ تجھے اپنی پربھتا بزرگی ایشریہ یوگ کہا
ہے (۶) میں سب کا اپجانے اور پالن پوشن کرنے والا بھی ہوں اور
سب سے نیارا بھی ہوں اور اس طرح نرلیپ ہوں جیسے پون ہمیشہ آکاش
میں رہتی ہے پھر بھی آکاش کو سپرش نہیں کرتی اسی طرح سب بھوت پرانی
مجھ سے ہی اتپت ہوئے۔ مجھ میں ہی بستے ہیں۔ میں سب کے اندر ہوں پھر بھی
نیارا ہوں (۷) اے کنتی نندن ارجن جب یہ سنسار اپنی مریادا کو پہنچتا ہے
تب یہ پرے ہو کر میری مایا پرکرتی میں جا لین ہوتا ہے۔ پھر اس مایا
سے سنسار کو پرگٹ کرتا ہوں۔ پالن اور پرلے کرتا ہوں۔ (۸) اور
یہ سب بھوت پرانی مایا کے بس ہیں میں ان کو بار بار اپجاتا ہوں
مارتا ہوں (۹) لیکن اس کرم کئے کا مجھے دوش لیپ نہیں لگتا کیونکہ

ہیں کسی کے ساتھ موہ ممتا نہیں لگاتا۔ نرموہ اور اداسین ہوں۔ اس لئے میں کسی بندھن میں نہیں آتا۔ پس اے ارجن تو بھی میری کرپا درشٹی سے اپنے آپ کو نرلیپ اور نیارا جان (۱۰) اب ارجن اور سن میری مایا یعنی پرکرتی ستھاور (غیر متحرک) جنگم (متحرک) سنسار کو اپجاتی اور سنگھار کرتی ہے۔ سنسار کے اپجنے کا کوئی اور اپائے نہیں ہے۔ (۱۱ و ۱۲) اے ارجن یہ جو میں نے منش دیہہ دھارا ہے۔ جو موڑھ متی اگیانی لوگ مجھ جگت کے ایشور کو دیہہ دھاری سمجھ کر میرا پرتاپ نہیں جانتے اور مجھے سب بھوت پرانیوں کا ایشور نہیں مانتے ان کو اس اگیانتا کا یہ پھل ملتا ہے۔ کہ ان کی سب آشائیں ان کے بھلے کرم اور ان کا گیان دان پن نشپھل ہو جاتا ہے۔ وہ اسر راکھش سمپتی کے لوگ کہلاتے ہیں۔ مایا کے موہے ہوئے دھوکے میں پھنستے ہیں۔ (۱۳) اے ارجن مہاتما پرشوں کی پرکرتی دیوتاؤں جیسی ہوتی ہے۔ وہ مجھے آدی اور ابناشی جان کر میرا بھجن کرتے ہیں۔ (۱۴) وہ نرنتر میری مہما گاتے پڑھتے اور کتھا کیرتن کرتے ہیں۔ درڑھ نشچے سے میری پوجا کرتے ہیں۔ بارمبار مجھے نمسکار کرتے ہیں۔ اس طرح میرے بھگت میرا بھجن کرتے ہیں (۱۵) اور کوئی کوئی گیان یگیہ سے مجھے پوجتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پاربرہم بھگوان انیک روپ ہو کر پھیلا ہوا ہے۔ ایک ہی ہے۔ اس میں دوسرا کوئی بھید نہیں ہے (۱۶) اے ارجن کرم کرت بھی میں ہوں۔ کرت بھی

یگیہ کا نام ہے۔ اور یگیہ آگ کا نام۔ یگیہ اور گھرت ایک ہے اس میں
کچھ بھید نہیں۔ اور سواہا سُدھا منتروں میں بھی جو اگنی میں ہوتے
ہیں سو منتر بھی میں ہوں۔ اگنی بھی ہوں گھی بھی میں ہوں اور ہون بھی میں
ہوں (۱۷) موہن ہارا بدھاتا بھی میں ہوں اور سارے جگت کا ماتا پتا
اور دادا پردادا بھی میں ہوں۔ اور سنسار کو جاننے کے یوگیہ بھی میں
ہوں۔ ویدوں میں جو اونکار ہے۔ وہ بھی میں ہوں۔ رگ یجر سام یہ تینوں
وید بھی میں ہوں (۱۸) کرتا بھی میں ہوں سنگھاتا بھی میں ہوں اور
سوتے نواس اور ستی کی ٹھور بھی میں ہوں اور میں ہی سب کا متر
ہوں اور سارا سنسار میری مترن میں ہے اور میں ہی پیدا کرنے والا
ہوں اور یہ سب سرشٹی مجھ میں ہی لے ہو جاتی ہے۔ اس لئے مجھے
ندھان کہتے ہیں اور سب کا انباشی بیج میں ہی ہوں (۱۹) اور میں ہی
سورج ہو کر تپتا ہوں۔ بادل ہو کر برستا ہوں اور میں ہی پروا اُتپن
کرتا ہوں میں ہی امر کرتا ہوں اور میں نے ہی سب کو مرتیو لگائی ہے
سچ اور جھوٹ بھی میں ہی ہوں۔ (۲۰) اے ارجن جو مجھے تپسیا سے پن
سے اور یگیہ سے پوجتے ہیں۔ ان کے پاپ کٹ جاتے ہیں سورگ
کی کامنا والے سورگ کو جا پراپت ہوتے ہیں۔ اور وہاں اپنے ست
کرموں کے انوسارا انیک پرکار کے دیبہ بھوگ بھوگتے ہیں (۲۱) اور
جب ان کے پنیہ کھشین ہو جاتے ہیں تب وہ سورگ سے گر کر منش لوک
میں انیک جنم پاتے ہیں۔ یہ بات نشچے ہے۔ کہ کامنا والے

سکھی کبھی نہیں ہونے (۲۲) اب ارجن میرے بھگتوں کی بات سن۔ وہ اپنے من کو مجھ میں نشچل کر کے چلتے پھرتے ہیں۔ سو اس سے میرا سمرن کرتے ہیں۔ اور میں بھی ان کے کلیان اور سکھ کے لئے ساودہان ہو کر پھرتا رہتا ہوں جیسے دھنی پرشوں کے دوار پر پہرہ دار چوکی پہرہ دیتا ہے۔ جیسے کہ تو میرا بھگت ہے۔ سو تیری دیہہ کی رکھشا کس طرح ساودہان ہو کر کرتا ہوں اور اپنی دبیہ مہا کہہ کر تیرا من اپنے میں درڑھ کر کے تیرے من کی رکھشا کرتا ہوں۔ پریم اور سردہا سے تیرے رتھ کے گھوڑے ہانکتا ہوں۔ میں تیری طرح ہی اپنے سب بھگتوں کے آدھین ہوں (۲۳) اے کنتی نندن ارجن جو مجھے چھوڑ کر کسی اور دیوتا کی پوجا شردہا سے کرتے ہیں وہ بھی میری ہی پوجا کرتے ہیں۔ گو وہ بھول کرتے ہیں (۲۴) اے ارجن سب یگیوں کا بھوگتا میں ہوں اور میں ہی سب یگیوں کا پربھو ہوں وہ مجھے ایسا ایشور نہیں جانتے اس لئے جنم مرن کے بندھن میں پڑتے ہیں (۲۵) اب ارجن اور سن جو منشیہ دیوتاؤں کا اپاسک ہے وہ دیولوک کو جا پراپت ہوتا ہے۔ اور پتروں کا اپاسک پتر لوک میں جاتا ہے۔ اور بھوتوں کا پجاری بھوتوں سے جا ملتا ہے اور میرے پوجا کرنے والے مجھے آملتے ہیں (۲۶) جو بھگت پریت سے مجھے سرشٹ پتر پھل پھول جل آدی سمرپن کرتے ہیں۔ سو میں اپنے بھگتوں کا دیا ہوا بڑی محبت سے سویکار کرتا ہوں (۲۷ و ۲۸) اس لئے اے ارجن جو یگیہ دان تپ۔ کرم بھوجن آدی کرتا ہے۔ سب میرے

ارپن کر۔ سب کچھ سمرن کرنے سے تو سنسار کے بھلے برے کرموں کے
پھل دکھ سکھ کے بندھنوں کو کاٹ کر اور مجھے پا کر مکت ہوگا (۲۹) اے
ارجن میں سب پرانیوں کے ساتھ ایک سمان ہوں۔ کسی دیوتا کے بھگت
کے ساتھ ویر اور اپنے بھگت سے پیار نہیں کرتا۔ جو منش میرا سمرن کرتا
ہے۔ اسی طرح میں بھی پریم سے اس کا بھجن کرتا ہوں (۳۰) ارجن اور
سن اگر کوئی اگیانی پاپی دراچاری بھی کسی سمے مجھے یاد کرتا ہے اور میری
شرن آتا ہے۔ ارجن تو اس کو بھی سادھو جان۔ جس نے مجھ میں نشچے
کیا ہے۔ مجھے ایشور جانا ہے۔ اسے سادھو ہوتے کیا دیر لگتی ہے۔
(۳۱) میرے بھجن کے آگے پاپ جل جاتے ہیں تب کال دھرماتما ہو
کر شانت پد کو جا پراپت ہوتا ہے۔ اور ارجن یہ بات نشچے جان کہ میرے
بھگتوں کا کبھی ناش نہیں ہوتا (۳۲ و ۳۳) اے ارجن میرا سمرن کرکے
استریاں ویش اور شودر اور نیچ جونیاں بھی پرم گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔
برہمن اور کھشتری تو میرا اکھ اور بھجا ہیں ان کا کرتارتھ ہونا تو سادھارن
بات ہے۔ اس لئے اے ارجن یہ منش دیہہ جو تجھے پراپت ہوئی ہے
اسے پا کر میرا بھجن کر۔ منش دیہہ چھن بھنگر ہے ناشوان ہے سکھ رہت ہے
آواگون کا گھر ہے۔ ہاڑ ماس سی اپوتر چیزوں سے بنی ہوئی ہے۔
یہ منش دیہہ کے اوگن ہیں۔ اب اس دیہہ کی بڑائی سن۔ یہ دیہہ چنتن
ہے اپنے کو سمجھتی ہے۔ گیان پانے کے یوگیہ ہے۔ جب چوراسی لاکھ
یونیوں میں سے بھرمتا بھرمتا جیو اس منش دیہہ میں آتا ہے تب میرے

جاننے کا گیان پاتا ہے۔ مجھے پہچان کر میرا سمرن بھجن کرتا ہے اور بھجن کے پرساد سے میرے ابناشی پد کو پالیتا ہے۔ میرے پد کا داتا یہی منش دیہہ ہے (۳۴) اس لئے اے ارجن ایسی دیہہ پاکر میرا بھجن کر۔ من کی نشچلتا مجھ میں رکھ اور مجھے نمسکار کر۔ میرا ایسا بھگت ہوکر نرنتر میری پوجا کر۔ اس طرح میرا بھجن کر کے میرے ساتھ ایسے مل جا جیسے پانی کے ساتھ پانی مل جاتا ہے۔ اِتی شری بھگوت گیتا شری کرشن ارجن سنبادے۔ نواں ادھیائے سمپورن ہوا۔

نویں ادھیائے کا مہاتم

سری بھگوانو واچ اے لچھمی اب تو نا نویں ادھیائے کا مہاتم سُن۔ دکھن دیش میں بھاڈسر نام شودر تھا۔ بڑا پاپی۔ مانس۔ شراب چوری۔ پراستری بھوگ کرتا تھا۔ بہت پاپ کرم کرتا تھا۔ ایک دن وہ شراب پینے سے مرگیا۔ اور پریت بن کر ایک بڑ کے درخت پر رہنے لگا۔ ایک برہمن بھی اس نگر میں رہتا تھا۔ دن کو بھیک مانگ کر استری کو لا دیتا۔ استری بڑی کلہنی تھی۔ وہ کبھی کسی کو بھکشا نہ دیتی۔ کچھ عرصہ بعد دونوں نے پران تیاگے اور پریت ہوئے۔ وہ بھی اس بڑ کے درخت کے نیچے آرہے جہاں وہ پریت رہتا تھا۔ کچھ زمانہ گذرا ایک دن اس کی استری (پشاچنی) نے کہا اے پرش تم کو کوئی پچھلے جنم کی کچھ خبر ہے؟ پشاچ بولا سب خبر ہے میں پچھلے جنم برہمن تھا۔ تب

پشاچنی بولی تم نے کیا پن کیا ہے جو تم کو پچھلے جنم کی خبر ہے اسنے
کہا ہیں نے ایک برہمن سے ادھیا ئم کرم سنا تھا۔ پشاچنی بولی اور
کیا پن کیا ہے وہ برہمن کون تھا اور ادھیا ئم کرم کون ہے۔ جس کے
سننے سے تم کو پچھلے جنم کی خبر رہی پشاچ بولا ہیں نے اور کوئی پن نہیں
کیا گیتا جی کے شلوک کا سرون کیا۔ اس کا پریوجن یہ ہے۔ کہ ایک
سمے ارجن نے سری کرشن جی سے تین باتیں پوچھیں جو گیتا جی کے
نویں ادھیائے ہیں لکھی ہیں۔ وہ باتیں پشاچنی نے پشاچ سے سنیں۔
ان باتوں کے سنتے ہی ایک اور پریت اوپر سے اتر آیا۔ اور کہا پھر سناؤ۔
پشاچنی بولی۔ تو کون ہے۔ ہیں تم کو نہیں سناتی اپنے خاوند سے پوچھتی ہوں۔
وہ برہمن کون تھا وہ کرم کون تھے۔ جس سے پچھلے جنم کی خبر رہی۔ ان باتوں
کے سنتے ہی پریت دیہی چھوٹی۔ تب برہمن نے کہا سادھوا ایک شلوک گیتا کا ہے جس
کے سننے اور کتھن کرنے سے پشاچ پشاچنی کی دیہہ چھوٹ کر دیو دیہی پائی سرگ
سے بوان آئے تن پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو جاتے بھئے۔ راستے ہیں دیوتاؤں
نے روکا۔ تم نے ایسے کون پن کئے۔ جس کے کرنے سے اتنی
جلدی بیکنٹھ کو جا رہے ہو۔ تیرتھ اشنان برت دان تپسیا۔ پن ایسا
کوئی نہیں ہوا۔ جس کا یہ پھل تم کو ملا ہے۔ سری نارائن جی کی بھگتی بھی نہیں
کی۔ کس کرنی کے بل بیکنٹھ کو جاتے ہو۔ تو انہوں نے کہا۔ ایک
برہمن کے منہ سے گیتا جی کا اردھ شلوک سنا ہے۔ اس کے پرتاپ
سے بیکنٹھ کو جاتے ہیں۔ تب دیوتاؤں نے جانا۔ کہ سری گیتا جی کا ایسا

پرتاپ ہے۔ جس کے اردھ شلوک سننے سے لیسے جیو بیکنٹھ باسی ہوئے
سری نارائن جی نے کہا۔ لچھمی یہ ناؤیں ادھیائے کا مہاتم ہے جو تم
نے سرون کیا۔ ات سری پدم پرانے ستی ایشر سنبادے اتراکھنڈے
گیتا مہاتمے ناواں ادھیا سنپورنم۔

دسواں ادھیائے

بھوگ یوگ

شری بھگوان بولے (۱) اے ارجن تو میرا پرم وچار سن میں
تجھے اس لئے باربار کہتا ہوں۔ کیونکہ تو میری مہما سننے کی پریت
رکھتا ہے۔ اس لئے تیرے کلیان کے لئے کہتا ہوں (۲) میری مہما
کو برہما اور مہادیو اور بڑے دیوتا اور رکھیشر بھی نہیں جانتے۔ کیونکہ انہیں
میں نے اپجایا ہے۔ پس جو جس سے پیدا ہوا ہے وہ اس کی بات
کو کیا جانے۔ جیسے مالی برکھش لگاتا ہے۔ سو برکھش مالی کی بات کچھ نہیں
جانتا (۳) اے ارجن میں جنم سے رہت ہوں۔ انادی ہوں سب
لوگوں کا ایشور ہوں۔ جو منش مجھے ایسا جانتا ہے۔ وہ گیانی ہے۔
اور وہ سب پاپوں سے مکت ہو جاتا ہے۔ (۴) اے ارجن بدھ گیان
موہ۔ نرموہ گیان اور سچ بولنا اور مان پرتشٹھ سکھ دکھ کبھی ہونا کبھی نہ ہونا۔
بھے نربھیتا (۵) اہنسا۔ ستمتا۔ سنتوش سنیکت رہنا۔ تپسا۔ دان۔ لیش۔
آدی شریر کے سب لکھشن میں ہی اپجاتا ہوں۔ میں ان سے

نیارا ہوں یہ مجھ میں نہیں ۔ جو مجھے ایسا جانتا ہے ۔ سو سدا برہم آتما
میں مگن رہتا ہے (۶) میری نابھ کمل سے میرا انش برہما
اتپت ہوا ۔ برہما کی انش سے سات رشی اور چار منی اپجے ۔ اور پھر ان
سات رشیوں اور چاروں منیوں سے دیوتا ۔ دیت اور منش وغیرہ
سب پرجا سرشٹی اتپن ہوئی (۷) اے ارجن یہ سب سنسار جو پھیلا
ہوا نظر آتا ہے ۔ اس کے اپجانے اور انت کرنے والا میں ہوں
مجھے ایسا پہنچاننے والا نشچل یوگ کو پراپت کرتا ہے اس میں
کچھ سنشا نہیں ہے ۔ (۸) اے ارجن سب کا اتپت کرتا میں ہوں
مگر کمہار کی طرح نہیں ۔ کیونکہ اسے بھومی سے مٹی لے کر برتن بنانے
پڑتے ہیں ۔ اگر بھومی سے مٹی نہ لے تو نہیں بنا سکتا ۔ لیکن میں
ایسا نہیں کرتا ۔ میں نے سب سرشٹی اپنے میں سے ہی اپجائی ہے
کسی دوسری جگہ سے نہیں نکالی ۔ (۹) جو پنڈت پرش مجھے ایسا جان
کر شردھا سے میرا بھجن کرتے ہیں ۔ من کو مجھ میں نشچل کرتے ہیں ۔
آپس میں گیان گوشٹ کرتے ہیں میری کتھا کیرتن سنتے ہیں ۔
اور میرے گن سنکر پرسن ہوتے ہیں ۔ (۱۰) اور نرنتر پریم پریت سے
میرا بھجن کرتے ہیں ۔ میں انہیں بدھ یوگ پردان کرتا ہوں ۔
جس کے دوارا مجھے سمجھ کر مجھے آ ملتے ہیں ۔ (۱۱) اے
ارجن میں ان پر اور بھی کرپا کرتا ہوں اپنے گیان کا دیپک
ان کے ہردے میں پرکاشوان کرتا ہوں ۔ جس کے پرکاش

سے انکی جیو بدھی کا ناش ہوتا ہے۔ جیو بدھ کیا ہے۔ سوسن۔ کبھی
ہرش ہونا کبھی شوک ہونا اور پرماتما کو کچھ کا کچھ سمجھنا۔ اس دیپک
سے برہم بدھ پرگٹ ہوتی ہے۔ جسے پاکر وہ سدا پرسن رہتے
ہیں (۱۲و۱۳) تب ارجن نے پرشن کیا اے۔ کرشن جی تم پار برہم
ہو پرم دھام یعنے بیکنٹھ سے بھی پرے ہو۔ اور آپ کا
تیج سب سے پرے ہے۔ پرم پوتر ہو۔ کیونکہ آپ کے چرن کملوں
سے ہی گنگا آدی سب تیرتھ ترلوکی کو پوتر کرنے کے لئے پرگٹ
ہوئے ہیں۔ پھر سرب ویاپی۔ سناتن پوراتن پہلے سے پہلے ہو۔
کسی نے آپ کو نہیں بنایا۔ آپ ہی آپ بنے ہو ابناشی سب
دیوتاؤں کے ادھی دیو ہو۔ جسم سے رہت ہو۔ اور سب کے پربھو
ٹھاکر ہو۔ اے مہاں پربھو جی دیورشی نارد سے آدلے کرو یاس
واشِشٹ اور دیول آدی سب رشی آپ کی مہما گاتے ہیں۔ اور
جو آپ اپنے مکھار بند سے بھی کہتے ہیں (۱۴و۱۵) وہ ستیہ ہے
رکھشیتروں نے آپ کی مہما اپنی بدھی کے انوسار کی ہے۔ مگر
آپ کی مہما کی پربھتا جاننے کو کوئی دیوتا بھی سامرتھ نہیں رکھتا اے
پربھو آپ اپنی مہما کا پرتاپ آپ ہی جانتے ہو۔ سب بھوت
پرانیوں کے اتپت کرنے ہارے ہو۔ اور سُر نر بھوت پرانیوں
کے ایشور بھی ہو۔ اپنی مہما بڑائی سب مجھے سنائیے باقی
کچھ نہ رکھیئے۔ (۱۶) اپنے آتما کا آدبھوت روپ سنائیے

جس کے دوارا آپ سب میں ویاپک اور براجمان ہو۔ کہاں کہاں بیاپ رہے ہو یہ اپنے مکھ کمل سے ہی سنائیے (۱۷) اے شری کرشن جی سارے برہمنڈ میں جو سوریہ چندر ماستھا ورجنگم بھوت پرانی بھرپور ہے ہیں۔ انہیں اور آپ کی رچنا کو دیکھ کر اپنے من میں تمہاری استت کرتا ہوں۔ اور بھجن بھی کرتا ہوں اور رکھشیروں کے مکھ سے بھی آپ کی مہما سنتا ہوں۔ (۱۸) لیکن اے پربھو آپ کے نہایت سندر مکھار بند سے امرت روپی بچن جو نکلتے ہیں انکو سنکر مجھے ترپتی نہیں ہوئی۔ کرپا کر کے اپنی وبھوتی کہیئے۔ آپ کتنی پربھتا کے پربھو ہو (بھگوان کرشن نے جواب دیا) (۱۹) اے ارجن میں تجھے اپنی کچھ دیہہ ببھوتی کہتا ہوں۔ سن۔ جیسے چکرورتی راجہ کے بڑے دیپ نگر جس میں ان گنت لوگ آباد ہوں۔ اس نگر سے بیس پچیس سر لیشٹ آدمی چن لئے جاویں۔ اس طرح میرے بستار کا بھی انت نہیں ہے (۲۰) اے ارجن سب بھوت پرانیوں کا آتما میں ہی ہوں۔ اور سب کا آدھ۔ مدھ اور انت بھی میں ہوں (۲۰) اس سنسار کو ہر مہینے جدا جدا پرکاش کرنے والے بارہ سورجوں میں پوس مہینے کا بشن نامی سوریہ میں ہوں۔ تم کو پرکاش دینے والوں میں سے سورج میں ہوں اور انچاس پونوں ہواؤں میں سے مریچی نام پون میں ہوں۔ اور اٹھائیس نکھشتروں یعنی تارامنڈل میں چندرما میں ہوں (۲۲) اور چاروں ویدوں میں سام وید میں ہوں تینتیس

کروڑ دیوتاؤں میں سے اندر میں ہوں ۔ اندریوں میں سے من میں ہوں
اور بھوت پرانیوں میں سے چیتنتا میں ہوں (۲۳) اور گیارہ رودروں
میں شنکر میں ہوں ۔ اور پربتوں میں چار لاکھ کوس اونچا سومیرو
پربت میں ہوں ۔ یکھشوں اور راکھشوں میں سے کوبیر میں ہوں ۔
(۲۴) سینا کے نائکوں میں سکند یعنے مہادیو کا بیٹا سوام کارتک میں ہوں
اور سروورں میں سمندر میں ہوں ۔ اور پروہتوں میں برہسپتی میں ہوں
(۲۵) اور سپت رشیوں میں بھرگو میں ہوں ۔ اور شبدوں میں اونکار میں
ہوں ۔ اور سب یگوں میں سے جپ یگیہ میں ہوں ۔ ستھاوروں (نہ ہل
سکنے والوں) میں سے ہماچل پربت میں ہوں (۲۶) برکھشوں میں
پیپل ۔ دیو رشیوں میں سے نارد ۔ گندھرویوں میں چترتھ اور
مہرشیوں میں سے کپل منی میں ہوں (۲۷) اور اشوؤں (گھوڑوں)
میں سے اُچیہ شروا میں ہوں ۔ جو سمندر متھنے سے نکلا تھا ۔
اور ہاتھیوں میں ایراوت اور منشوں میں راجہ میں ہوں (۲۸) شستروں
میں بجّر ۔ گئوؤں میں کام دھینو اور اپتی کرنے والوں میں کام دیو میں
ہوں (۲۹) اور سرپوں میں سے شیش ناگ جلوں میں ندی اور سمندروں
میں سے ورن ۔ پتروں میں سے اجمان اور ونڈ دائیکوں میں یم میں ہوں
(۳۰) اور دیتوں میں پرہلاد میں ہوں اور گننے والوں میں سے کال
اور مرگوں میں سے سنگھ اور پکھشیوں میں سے گرڑ میں ہوں (۳۱)
اور چھلانگ مارنے والوں میں سے پون پتر ہنومان میں ہوں ۔ اور

شستر دھاریوں میں پرس رام میں ہوں۔ مچھلیوں میں سے مگرمچھ اور ندیوں میں سے گنگا میں ہوں (۳۲) اے ارجن سنسار کا آدانت مدھ میں ہی ہوں اور ودیاؤں میں ادھیاتم ودیا (سب آتماؤں کا ادھکاری مجھے جاننا) میں ہوں اور سمواد و واد کرنے والوں میں گوشٹ میں ہوں (۳۳) اور اکھشروں میں سے پہلا اکھشر میں ہوں۔ دیا کرنوں میں دھند سماس میں ہوں اور میں کھشے ابناشی اور کال سے رہت ہوں۔ اور کال کا بھی کال ہوں۔ اور سب پرکار کی رچنا رچنے والا بھی میں ہی ہوں (۳۴) اور چوروں میں سے مرتیو (موت) میں ہوں۔ جو جیو کو چرا لے جاتی ہے۔ اور جو کچھ ہونہار ہے۔ سو میں جانتا ہوں۔ اور استریوں میں لکھشمی۔ سرسوتی۔ سرت۔ سُدھا۔ پریت۔ سروت اور منڈا میں ہوں۔ (۳۵) اور سام وید کے گیتوں میں برہت سام میں ہوں چھندوں میں گائتری۔ بارہ ماس میں ماگھ ماس اور سب موسموں میں بسنت رتو میں ہوں (۳۶) اور کپٹوں میں جوا اور تیج والوں میں تیج۔ اور دو دلوں میں جیت کرانے والا اُدیم اور بلوانوں کا بل اور گنوں میں ستوگن میں ہوں (۳۷) اور یدو بنسیوں میں واسدیو (کرشن) میں ہوں اور پانڈوؤں میں ارجن میں ہوں اور منیوں میں سے بیاس اور کویشروں میں سے شکر میں ہوں (۳۸) اور ونڈ دینے والوں کا ونڈ میں ہوں۔ اور وجے کی کامنا والوں میں راج نیتی میں ہوں

بھید رکھنے میں چپ میں ہوں۔ اور گیانیوں میں گیان میں ہوں۔
(۳۹) اور سب بھوت پرانیوں کا بیج مجھے جان۔ جتنے ستھاور جنگم
ہیں میرے بنا کوئی نہیں۔ سب میں میرا ہی تیج جان۔ (۴۰) یہ میری
بھوتی ہے اے ارجن میری اس دیویہ پردھان بھوتی کا کچھ انت
نہیں۔ یہ میں نے تجھے اس طرح بتائی ہے۔ کہ جیسے بکھری ہوئی
تانی کو ایک تند پورا کر دیتی ہے۔ ایسے ہی اس بھوتی کا مختصر بیان
تجھے سنایا (۴۱) اے ارجن جو کوئی وبھوتی والا شوبھاونت اور
پرتاپ وان ہے۔ ان کو تو میرے ہی تیج سے اپجا ہوا
جان (۴۲) یہ تو ایک برہمانڈ کی مختصر وبھوتی کہی ہے زیادہ
کیا کہنا ہے۔ اور ایسے اسنکھ برہمانڈ ہیں۔ جو سب مجھ سے ہی نکل
کر پسر رہے ہیں۔ جیسے سمندر سے ایک بوند نکل کر ریت پر پڑی
رہے۔ اور اس دانہ کو بھگودے۔ اور سمندر جوں کا توں جل سے
بھرپور رہتا ہے۔ اسی طرح یہ وبھوتی نکلی ہے اے ارجن تیرے
رتھ پر ایسا پرش سُکھ ندھان براجمان ہو میرا آد نہیں انت نہیں
پار برہم پرم دھام پورن پُرش ہوں۔

انی شری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم ودیا یتم یوگ شاسترے
کرشن ارجن سنبادے بھوگ یوگ نام دسم ادھیائے
سماپتم۔

دسویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائنو واچ۔ سری نارائن جی کہتے ہیں اے لچھمی اب دسویں ادھیائے کا مہاتم سن۔ بنارس چھتر میں ایک برہمن دھیرج نام رہتا تھا۔ اور ہری کا بھگت تھا ایکدن وہ برہمن سشیشر مہا دیو کے درشن کرنے کو چلا جب وہ مٹھ کے پاس گیا گرمی کی رُت تھی اور اس برہمن کو بہت دھوپ لگی گھبرا کر گر پڑا۔ اتنے میں ایک گن مہادیو کا آیا اس کا نام بھرنگی رتھ تھا۔ دیکھا تو ایک برہمن بیہوش پڑا ہے۔ اس گن نے یہ حال دیکھ کر کہا مہاراج ایک برہمن تمہارے درشن کو آیا ہے۔ وہ بے سدھ ہو گیا ہے۔ مہادیو یہ بات سنکر چپ ہو گئے۔ پھر وہ گن اس برہمن کے پاس گیا جب دیکھا تو وہ برہمن مرا پڑا ہے۔ تب وہ گن پھر مہادیو کے پاس آیا اور کہا اے مہادیو جی اس برہمن نے کون سادھنا کی تھی۔ جو ایسی بھلی جگہ مرت پائی مہادیو جی نے کہا اے بھرنگی میں تجھ کو اس برہمن کے پچھلے جنم کی کتھا سناتا ہوں ایک سمے کیلاش پربت پر گوراں پاربتی (ہم) بیٹھے تھے۔ اور گن بھی وہاں بیٹھے تھے۔ پھلواڑی کی شوبھا دیکھ رہے تھے اتنے میں ایک ہنس میرے درشن کو آکاش کو آیا۔ وہ ہنس برہما کا واہن تھا مانسرودر کو جا رہا تھا۔ اس سرودر میں مہاں سندر کنول پھول پھولے تھے وہ ہنس کنول پھول سونگھ کر آیا تھا اور من کنول کے پھول پر

پر چھاواں اس کا پڑا تھا۔ وہ ہنس سفید برن سے شام برن ہو گیا۔ اور آکاش سے دھرتی پر گر پڑا۔ اُڑ نہیں سکتا تھا۔ اتنے میں میرا ایک گن اسی مارگ میں جہاں وہ ہنس گر پڑا تھا۔ آ نکلا۔ اس نے جو دیکھا ہنس گر پڑا ہے۔ اس نے مجھے آ کر کہا۔ مہادیوجی ایک ہنس تمہارے درشن کو آیا تھا۔ شیام برن ہو کر دھرتی پر گرا ہے۔ میں نے کہا تم اسکو یہاں لے آؤ۔ وہ لے آیا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ اے ہنس تو شیام برن کیونکر ہؤا۔ بولا مہادیوجی تمہارے درشن کو آیا مانسرو ور میں کنول کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ ان کے اوپر سے جب گذرا تو شیام برن ہو گیا۔ اسی سے اکاش سے دھرتی پر گر پڑا۔ یہ کارن میں نہیں جانتا۔ مہادیوجی نے کہا۔ اے بھرنگی رتھ یہ بات سن کر میں اپنے جی میں سوچنے لگا۔ یہ کس کارن شیام برن ہو کر اکاش سے گر پڑا اتنے میں اکاش بانی ہوئی۔ مہادیوجی تم کیوں سوچ کرتے ہو۔ اس ہنس کا پرسنگ میں سُناتا ہوں۔ میں نے کہا اکاش بانی میرے سامنے آ۔ دیکھوں تو کون ہے۔ تب ایک چتر بھج روپ شیام سندر ایک پرش میرے سامنے آیا۔ اور کہا یہ ہنس اس کنولنی کے اوپر ہو کر گزرا تھا۔ اس لئے شیام برن ہو گیا۔ اس کا سارا برتانت اس کنولنی سے پوچھو۔ وہ تم کو کہہ دے گی۔ تب میں نے کنولنی سے پوچھا۔ کنولنی بولی۔ اے مہادیوجی میں پچھلے جنم اپسرا تھی۔ میرا نام پدماوتی تھا۔ گنگا کے کنارے ایک برہمن اشنان کر کے گیتا جی کے دسویں ادھیائے کا نت پرت

پاٹھ کرتا تھا۔ ایک دن راجہ اندر کا سنگھاسن ہلا وہ اپنے دل میں ڈرا
کہ یہ کیا ہوا ہے۔ جب دیکھا تو ایک برہمن گیتا کے دسویں ادھیائے
کا پاٹھ کرتا ہے۔ راجہ اندر ڈر کر کہنے لگا یہ بڑا تپسی ہے۔ میرا راج تپ
کے تیج سے نہ چھین لے مجھے کہا تو جا کر تپسی کی تپسیا کو بھنگ کر تب
میں اس تپسی کے پاس سے گذری اس کا انگ میرے انگ سے
چھوا اس نے مجھے سراپ دیا۔ اور کہا اے پاپنی تو کنولنی ہو گی جیسے پنچ
انگ تیرے مجھ سے سپرش ہوئے ویسے ہی تیرے پانچ انگ ہوں
گے۔ ایسا ہی ہوا دو کنول چرن اور دو کنول ہاتھ اور ایک مکھ ہے
اور مانسرور میں چوسٹھ ہزار بھونرے رہتے ہیں وہ میری واسنا
کر ترپت ہوتے رہتے ہیں۔ اور میرا تیج کیسا ہے۔ جو کوئی پنچھی اوپر
سے گذرتا ہے۔ تو جھلس کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہ بات کر کے کنولنی بولی
اے ہنس تو کون ہے۔ یہاں کیوں آیا۔ تب ہنس بولا۔ ہم چار ہنس
برہما کے واہن ہیں ان میں سے ایک میں ہوں مانسرور میں موتی
چگنے آیا تھا۔ میں نے دل میں کہا مہادیو کے درشن کروں اس پر یوجن
کے لئے یہاں آنکلا تھا۔ جب میں تیرے اوپر سے گزرا سفید برن
سے شیام برن ہوا۔ اور آکاش سے گرا۔ کنولنی تو ہی سچ کہہ یہ ایسا تیرا تیج
کس طرح ہوا۔ کنولنی بولی میں پہلے برہمن کی کنیا تھی۔ میں نے شادی
کے بعد مینا رکھی وہ اچھی اچھی باتیں کرتی تھی۔ ایک دن بھرتا نے کہا۔
اٹھ رسوئی کر۔ میں نہ اٹھی اور مینا کے پاس بیٹھ رہی۔ اس کے پاس سے اٹھنے

کو دل نہ چاہتا تھا۔ سو اب میں کنولنی ہوئی۔ اب تک مجھے خبر ہے مینا
سے گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کرنا سیکھا تھا اس وجہ سے میرا تیج
ایسا ہے۔ ہنس بولا اب بھی کوئی ایسا اوپاؤ ہو۔ جس سے سفید برن ہو جاؤں
تو بھی اس دیہہ سے چھوٹے کنولنی بولی۔ گیتا کے دسویں ادھیائے کا
پاٹھ سننے سے ہمارا ادہار ہوتا ہے۔ یہ باتیں کر رہے تھے۔ ایک برہمن
آ نکلا۔ اس کو کہا ہم کو گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سناؤ
تب اس نے پاٹھ سنایا۔ سنتے ہی دونوں کا ادہار ہوا۔ ہنس سفید
برن اور کنولنی دیوکنیا ہوئی۔ ہاتھ جوڑ کر کہا تم دھن ہو۔ جو ہم کو کرتارتھ کیا
برہمن بولا۔ کیونکر؟ کنولنی بولی یہ ہنس شیام برن ہو گیا تھا اور میں کنولنی
تمہارے پاٹھ سنانے سے دیوکنیا اور ہنس سفید برن ہوا۔
اب تم اشیرباد دو تو ہم دیولوک کو جائیں۔ تب اس نے ان کو
اشیرباد دی۔ وہ دونو ہنس اور کنیا کرتارتھ ہوئے۔ یہ سب برتانت
سنا کر مہادیوجی نے کہا اے بھرنگی رتھ یہ وہی گیتا پاٹھی برہمن
ہے۔ جس نے کنولنی اور ہنس کو گیتا کے دسویں ادھیا کا پاٹھ سنا
کر کرتارتھ کیا تھا۔ سری نارائن جی کہتے ہیں۔ اے لچھمی یہ گیتا
کے دسویں ادھیا کا مہاتم ہے۔ جو تم نے سنا۔

اِت سری پدم پرانے ستی ایشر سنبادے اترا کھنڈے گیتا
مہاتمے دسویں ادھیائے کا مہاتم سمپورن ہوا۔

گیارھواں ادھیائے

وشوروپ درشن

تب ارجن نے بنیتی کی (۱) پربھو آپ نے اپنا جو پرتاپ مختصر طور پر بتایا ہے۔ اس سے میرا موہ کچھ دور ہوا ہے۔ (۲) اے کنول لوچن آپ نے سنسار کی اتپتی اور پرلے اور اپنی مہا بھی بستار پوربک بیان فرمائی (۳ و ۴) پربھو آپ کے ابناشی سروپ کا مہاتم سنکر اب مجھے وہ دیکھنے کی بہت پریت ہوئی ہے۔ کرپا کر کے مجھے دکھایئے اگر آپ مجھے اس کے یوگیہ سمجھتے ہیں (۵) اے ارجن میرے سروپ دیکھ جو ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں سے بھی زیادہ انیک پرکار کے ہیں۔ (۶) کئی سوریہ دیکھ کئی رودر اور کئی اشونی کمار دیکھ کئی پون دیکھ اور جو کچھ تو نے آگے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ بھی دیکھ۔ اے بھارت بہت طرح کے آشچریہ دیکھ۔ (۷) میری دیہہ میں سب سنسار اکٹھا ہے۔ ستھاور جنگم دیکھ۔ اور جو کچھ دیکھنے کی اچھیا ہو سو بھی دیکھ (۸) مگر اے ارجن تو ان نیتروں سے نہیں دیکھ سکے گا۔ میں تجھے دبیہ نیتر دیتا ہوں اس سے تو میرا ایشوریہ یوگ دیکھ سنجے دھرتراشٹ سے کہتا ہے۔ (۹) راجن یہ کہہ کر مہا یوگیشوروں کے ایشور شری کرشن بھگوان تت کال ارجن کو پرم ایشور سروپ دکھاتے ہیں۔ سو سنیئے (۱۰ و ۱۱) اس میں بہت سے منہ اور بہت سے نیتر (آنکھیں)

اور انیک ادبھت درشن (عجائبات)، بے شمار دبیہ بھوشن اور بستر اور شستر وہارن کئے ہوئے جو ہار سندر مالاؤں اور پوشاکوں سے سجے ہوئے اور درلبھ سگندھیوں سے سگندھت۔ روپ آشچریہ آدانت ٹھوروں ہیں۔ اور انترکھش آکاش ہیں (۱۲) اور ہزاروں سورجوں کے تیج کی طرح پرکاشوان (۱۳) سری کرشن بھگوان کی دیہہ میں یہ سروپ دیکھ کر (۱۴) ارجن بہت بسمے ہوا۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ارجن نے سروپ کو دیکھ کر نمسکار کیا اور دونو ہاتھ جوڑ کر بولا (۱۵ و ۱۶) اے دیوؤں کے دیو شری کرشن بھگوان جی آپ کی دیہہ میں سب دیوتا سب بھوت پرانی اور سارا سنسار دیکھتا ہوں اس سنسار کے ٹھاکر برہما کو آپ کی سندر نابھ کنول پر دیکھتا ہوں انیک اور بہت سی بھجائیں مکھ اور دیہہ دیکھتا ہوں اور تم کو اننت دیکھتا ہوں جن کا نہ آدہے نہ مدھیہ ہے۔ اے وشویشور جی میں ایسا تمہارا سروپ دیکھتا ہوں (۷) آپ کے نہایت سندر سروپ کی سروگیتا دیکھتا ہوں اور ہاتھوں میں شنکھ چکر اور گدا دیکھتا ہوں سب طرفوں میں چاندنا دیکھتا ہوں تمہارا سروپ ایسا اننت تیج دان دیکھتا ہوں جیسے جہاں پر بل اگنی جلتی ہو۔ یا جیسے انک سورج ہوں (۱۸) اے سری کرشن بھگوان جی تم کھشے ابناشی ہو اور پرے سے پرے ہو اور جاننے کے یوگیہ ہو اور انیک پرکار کی رچنا سے پورن ہو۔ ابناشی۔ پوراتن دھرم کی رکھشا کرنے والے ہو۔ جہاں سناتن پرش ہو (۱۹) میرے مت میں تم ایشور ہو اننت ہو اور آدانت سے

رہت ہو اور آپ کا پرکاش بھی بے انت ہے۔ مہان شکتی والے
ہو آپ کی بھجائیں انت ہیں اور چندرماں سورج تمہارے نیتر ہیں اور
تمہارے منہ میں مہان پربل اگنی دیکھتا ہوں۔ اور آپ نے اپنے تیج
سے دھرتی اور آکاش کو پرکاشوان کر رکھا ہے۔ (۲۰) اور دسوں وشاؤں
میں ایک تمہارا ہی سروپ دیاپ رہا ہے۔ آپ کا یہ سب سے بڑا
اور ادبھت سروپ دیکھ کر تینوں لوک ڈر گئے ہیں۔ اور میں بھی ڈر گیا
ہوں (۲۱) اور دیوتاؤں کو آپ میں پرویش ہوتے دیکھتا ہوں اور
کئی کروڑ سدھ۔ رکھیشر جیتی تپشیر ہاتھ جوڑے آپ کی استت کرتے
ہیں۔ اور جے جے کے شبدوں سے تم کو آشیرباد دیتے ہیں۔
اور پھولوں کی ورشا کرتے ہیں۔ اور ڈرے ہوئے لوگوں کو تسلی
دیتے ہیں۔ کہ ایشور پرم دیالو ہے (۲۲) اور کئی بے شمار رودر۔ آدتیہ
وسو۔ پون۔ گندھرب اور سادھو دیکھتا ہوں۔ اور کئی کروڑ چندرماں نکھشتر
وشو یکھیش اور اسر دیکھتا ہوں۔ جو سب کے سب بسمے (حیران)
نظر آتے ہیں (۲۳) اور کئی کروڑ آپ کے منہ۔ نیتر اور باہیں دیکھتا
ہوں بے شمار ٹانگیں پاؤں اور پیٹ اور بھیانک ڈاڑھیں ہیں جنہیں
دیکھ کر سب لوگ ڈر گئے ہیں۔ اور میں بھی ڈر گیا ہوں (۲۴) پھر اے
وشنو تم کیسے ہو۔ آکاش کو چھوتے ہوئے ٹھور ٹھور میں کئی کروڑ سورج
کی طرح چمکدار نیتر آپ کے دیکھتا ہوں جو مہان پربل
آگ کی طرح جل رہے ہیں۔ اے پربھو آپ کا یہ بھیانک

روپ دیکھ کر میرا آتما ڈر گیا ہے۔ دھیرج نہیں ہو سکتا (۲۵)
دھیان پربھو کرشن جی اب دیا کیجئے۔ میں نے آپ کا سب سروپ
دیکھ لیا دھیان پربل پرلے کی اگنی کی طرح تمہارے مکھ میں اگنی جلتی
دیکھتا ہوں یہ دیکھ کر پورب پچھم اترا اور دکھشن آدی وشائیں بھی مجھے
بھول گئیں کہ کدھر ہیں اور شانتی نہیں ہوتی۔ اے جگت باشی جگت
دھام اب کھشما کیجئے اور پرسن ہو جئے (۲۶ و ۲۷) دھرتراشٹر کی سینا
کے مکھ یودھا بھیشم۔ درون آچاریہ کرن سے آدی لے کر سب کو
آپ کی مکھ اگنی میں پڑتے دیکھتا ہوں۔ اور تمہارے مکھ میں جو بھیانک
ڈاڑھیں ہیں۔ ان کے ساتھ بہت سے یودھاؤں کے سر چور چور دیکھتا
ہوں (۲۸) اور سب یودھا آپ کے مکھ میں سمندر میں جانے
والی تیز رفتار ندیوں کی طرح بڑے بیگ سے داخل ہو رہے
ہیں۔ (۲۹) جیسے مہا پربل اگنی میں پتنگ بے اختیار آ کر گرتے اور
جلتے ہیں۔ اسی طرح ان سب یودھاؤں کو مرنے کے لئے تمہارے
مکھ میں پڑتے دیکھتا ہوں (۳۰) اور کتنے یودھاؤں کو آپ اپنے اگنی
سے بھرے مکھوں کے ساتھ نگل لیتے ہو اور آپ کا دھیان تیج
سارے سنسار کو پرکاشت کر کے روشن کر رہا ہے۔ (۳۱) اور اے
مہان وشنو میں ایسا آپ کا وشنو روپ دیکھتا ہوں۔ اور یہ
بھیانک روپ دھار کر سارے وشو کو بھر مار رہے ہو۔ اے
دیوں کے دیو میرا بارم بار نمسکار رہو۔ اب پرسن ہو جئے۔ میں

آپ کا آدانت کچھ نہیں پاتا (۳۲) شری کرشن بھگوان بولے اے ارجن
میں اس سمے ان لوگوں کا کال پرگٹ ہوا ہوں۔ اور میں نے یہ وشو
روپ ان کے ناش کرنے کے لئے ہی دھارا ہے۔ دریودھن
کی سینا کے یہ یودھا تمہارے لڑائی نہ کرنے پر بھی نہ بچیں گے تیرے
سوا سب مارے جائیں گے (۳۳) اس لئے اب ارجن اٹھ کھڑا ہو۔
ان شتروؤں کو جیت کر یش پراپت کر اور راج سکھ بھوگ اے سوسادھن
(دائیں بائیں ہاتھوں سے یکساں طور پر شستر چلانے والے) ارجن
یہ جتنے یودھا ہیں سوسُن درونا چاریہ تمہارے گورو بان سے بھی
مارتے ہیں۔ اور سراپ دے کر بھی سنگھارتے ہیں۔ بھیشم نے اپنے
پتا سے اچھیا پور یک مرنے کا ور پایا ہوا ہے۔ جیدرتھ کا پتا کر
کھیشتر منڈل میں پرسرام کے اکیس بار مارے ہوئے چھتریوں کے
ردر سے بھرے ہوئے کنڈوں پر بیٹھا ہوا تپسیا کرتا ہے۔ اس کی یہ
اچھیا ہے۔ کہ جو اس کے بیٹے کا سر کاٹ کر بھومی پر گرائے تو اس کا
سر بھی بھومی پر گرے۔ کرن سوریہ کا اوتار ہے۔ اور بھی سب یودھا
ہیں۔ جو تجھ سے نہیں مارے جاتے۔ میں نے انہیں پہلے ہی
مار رکھا ہے۔ میرے مارے ہوؤں کو تو مار۔ اور ڈرمت تو وجے پراپت
کرے گا (۳۵) سنجے نے راجہ دھرتراشٹر سے کہا۔ راجن کو روبنسی
مکٹ دھاری ارجن بھگوان کے یہ بچن سنکر ہاتھ جوڑ کر کانپتا
ہوا نمسکار کر کے گدگد بانی سے بولا۔ (۳۶) اے رشی کیش تمہارے

چرنوں میں سادھو سنتوں کی ٹولیوں اور منڈلیوں کو تمہاری مہما کہتے
اور مہما کے پھل سے انہیں بیکنٹھ دھام پراپت ہوتے دیکھتا ہوں
وہ بیکنٹھ تمہاری دیہہ میں دیکھتا ہوں اور راکھشوں کی سینا آپ
کا یہ سروپ دیکھ کر ڈر رہی ہے۔ اور ہر طرف بھاگتی پھرتی ہے اور
کئی کروڑ سدھوں کو آپ کو نمسکار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں (۳۷)
اے بڑوں سے بڑے آپ کو کیوں نہ نمسکار کریں۔ آپ کو ضرور نمسکار
کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم سنسار کے کرن ہارے برہما کا بھی آد اور انت
ہو اور سب دیوتاؤں کے پربھو ہو۔ اس لئے تمہیں دیویش کہتے ہیں
(۳۸) جگت آپ میں بستا ہے۔ اس لئے جگت تو اس ہو وہ بہ سے
پرے ادھی دیو پورن پرش ہو انیک پرکار سے بل پورن ہونے
سے بل ندہان ہو اور وید وں میں جاننے کے یوگیہ ہو۔ اور دھام
اور تیج سب سے پرے ہونے کے سبب پرم دھام ہو اور
انیک پرکار سنسار کی اتپت کرتے ہو (۳۹) وایو بھی تم ہو۔
ورن بھی تم ہو۔ چندرما سوریہ اور پرجاپتی بھی تم ہی ہو۔ اور پتامہ
بھی تم ہو اور یم بھی تم ہی ہو۔ اے مہا پربھو آپ کی اس مورتی کو میرا
بارم بار نمسکار ہے۔ (۴۰) اور آپ کا پراکرم بھی بے انت ہے۔ اور
سب کے اندر باہر تم ہی ہو۔ اس کارن سے سب تم کو نمسکار
کرتے ہیں۔ تم سب کچھ ہو (۴۱ و ۴۲) اے مہاں پربھو میں
نے آپ کو اپنا متر جان کر آپ کی مہما کو نہ سمجھ کر جو بے ادبی

کی باتیں کی ہیں۔ جیسا کہ اے کرشن میرا رتھ لے آؤ۔ یادو میرا
یہ کام کر۔ اے سکھا میری ٹہل کر۔ مہا پربھو یہ انجان میں اوگیا ہوئی
ہے۔ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ تو ایشور ہیں پربھو ہیں۔
آپ کی مہما کے گیان سے اچیت تھا۔ آپ کے برابر چلنے میں ایک
آسن پر بیٹھنے سونے اور ایکانت باس میں۔ ان اوگیاؤں کے
لئے کھشما مانگتا ہوں (۴۲) تمہاری مہا اور شکتی پرمان سے پرے
ہے۔ اور ستھاور اور جنگم کے پتا تم ہی ہو۔ اور سب سے اوچیہ
اور سب کے پوجیہ تم ہی ہو۔ تمہارے سمان کوئی نہیں ہے
اور آپ سے بڑا تو کون ہے (۴۳) اس لئے اے مہان پربھو
میں آپ کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا ہوں۔ مجھ پر کرپا کیجئے جیسے
پتر کا اپرادھ متر اور متر کا پتا اور پتی برتا استری کا اپرادھ اس کا پتی کھشما
کرتا ہے۔ اسی طرح آپ میرا اپرادھ بھی چھما کیجئے (۴۴) اے مہاپربھو آپ
کا ایسا سروپ میں نے آگے کبھی نہیں دیکھا۔ اب دیکھا ہے
جہاں اسے دیکھ کر پرسنتا ہوتی ہے۔ وہاں مارے خوف کے
میرا دل بھی بہت دہل رہا ہے۔ سو اے جگ نواس کرپا کر کے پرسن
ہو کر اب وہی روپ دکھائیے (۴۵) اب مجھے وہی سروپ دیکھنے کی
اچھیا ہے۔ جو نہایت سندر شر مکٹ دھارن کئے ہوئے کانوں
میں کنڈل اور گھنگرالے کیش اور کنٹھ میں بن مالا شوبھایمان ہو۔
ایک ہاتھ میں میرے گھوڑوں کی باگیں ہوں دوسرے میں وید

تیسرے میں گدا اور چوتھے میں سودرشن چکر دھارن ہو۔ اے وشن
مورت اے سہنسر باہو آپ کرپا کر کے وہ چتربھج روپ مجھے دکھائیے
(۴۷) ارجن کی بنیتی سنکر شری کرشن بھگوان بولے۔ اے ارجن یہ سروپ
پرسن ہو کر تمہیں دکھایا ہے یہ سروپ سب سے پرے تیج مے۔
نت اور اناد ہے (۴۸) اور چاروں وید پڑھے یگیہ تپ دان کرم
کانڈ کرنے پر بھی دیکھنا درلبھ ہے۔ اے سریشٹ ارجن ترلوکی
میں کسی کی شکتی نہیں۔ جو میرا یہ سروپ دیکھ سکے ایک تو نے
ہی دیکھا ہے (۴۹) اس لئے اے ارجن تو ڈر کو تیاگ اور پھر میرا
وہی سروپ دیکھ (۵۰) سنجے بولا اے راجہ دھرتراشٹر واسدیو سری
کرشن بھگوان ارجن کو یہ بچن کہہ کر پھر اسے وہی اصلی روپ دکھاتے
ہیں۔ ان کا اصلی سندر سروپ دیکھ کر ارجن کا ڈر جاتا رہا اب
شانتی آئی اور وہ انند ہو کر اس طرح عرض پرداز ہوا (۵۱) اے
جنار دھن آپکا سندر اور شانت روپ دیکھ کر اب میں اپنی پرکرتی
میں آیا ہوں (اب مجھے اطمینان ہوا ہے) (۵۲) بھگوان کرشن بولے
اے ارجن تو نے جو میرا یہ سروپ دیکھا ہے۔ یہ بہت درڑھ ہے
اس سروپ کو دیکھنے کی دیوتا نت اچھیا کرتے ہیں۔ انہوں نے اسے
کبھی نہیں دیکھا (۵۳)۔ یہ وید پاٹھیوں کو بھی پانا مشکل ہے۔ یہ
وید پاٹھ تپسیا اور دان یگیہ سے بھی نہیں پایا جاتا صرف تو نے
مجھے پایا ہے۔ تو نے کس طرح پایا سو سن (۵۴) تو میرا پرم

بھگت ہے۔ اور میرے بن تُو کسی اور کا بھجن نہیں کرتا۔ اس لئے تُو
نے مجھے پایا ہے۔ ظاہری آنکھوں سے دیکھا۔ اور گیان نیتروں
سے پہچانا ہے۔ سوائے ارجن تو نے مجھے پریم بھگتی سے پایا
ہے۔ میں تیرے آدھین ہوں۔ تو مجھ میں اور میں تجھ میں لین
ہوں (۵۵) اے پانڈو نندن ارجن میرا کہنا سن۔ پرم پریت
سے میری پوجا کر سوانس سوانس سے میرا سمرن کر مجھے اور کچھ
مت جان اس پرکار میرا بھگت ہو۔ اور سنساری لوگوں کا
سنگ نہ کر۔ سب پرانیوں سے نرویر ہو۔ جب تو ایسا ہوگا۔ تو مجھ
میں پراپت ہوگا۔ اتی سری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم
ودیا یوگ شاسترے شری کرشن ارجن سنبادے وسوشوروپ
درشن نام گیارہواں ادھیائے سماپت ہوُا۔

گیارہویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائنیو واچ۔ سری نارائن جی کہتے ہیں اے لچھمی اب گیتا
جی کے گیارہویں ادھیائے کا مہاتم سن۔ دکھشن دیش میں بھدر کا
ندی کے کنارے ایک نگر ہے۔ اس کے راجہ کا نام سکھانند
تھا۔ وہ راجہ بڑا ہری کا بھگت تھا۔ اس نگر میں ایک ٹھاکر دوارہ تھا
وہاں سری لچھمی نارائن جی کی ایک برہمن پوجا کیا کرتا تھا۔ اور
گیتا جی کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ نت پرت کرتا تھا۔ اور راجہ

بھی سری لچھمی جی کے ہاں جا کر سیوا کیا کرتا تھا۔ اور گیتا کا پاٹھ سنا کرتا
تھا۔ ایسے ہی کئی دن بیتے۔ ایکدن راجہ سیوا کر کے اپنے گھر کو چلا آتا
تھا۔ راہ میں ایک مہنت ملا۔ اس کے ساتھ اور بھی اتیت تھے اس
نے راجہ کو کہا ہم بنارس چھیتر کا اشنان اور درشن کرنے آئے ہیں ہم
کو رہنے کو کوئی جگہ دو۔ راجہ نے ان تینوں کو ایک حویلی میں جگہ دی
اور وہ اس حویلی میں آئے۔ پھر راجہ نے ان کو بلا بھیجا انہوں
نے رسوئی کھائی کچھ دیر بعد راجہ ان کے درشن کو آیا۔ پتر کو ساتھ لایا۔
اور درشن کر کے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ گیان گوشٹ ہوتی رہی راجہ
کا پتر اس حویلی میں کسی کام کو گیا۔ وہاں ایک پریت رہتا تھا اس
نے راجہ کے پتر کو مار ڈالا۔ سیوکوں نے راجہ کو خبر دی۔ راجہ تم
یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ تمہارے پتر کو پریت نے مار ڈالا ہے۔
اتنی بات سنتے ہی راجہ کا ہردا پھٹ گیا۔ کہا سادھوں کے درشن
کا پھل بھلا ملا۔ اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ سادھ اور اتیت بھی راجہ
کے ساتھ آئے۔ دیکھا تو راجہ کا پتر مرا پڑا ہے۔ اور پریت اوپر سے
نہیں اٹھا۔ تب سادھ نے کہا پریت تو نے راجہ کے پتر کو کیوں
مارا تب پریت بولا ایسے کئی پاپی میں نے مار کھائے ہیں کیا ہوا
جو ایک راجہ کا پتر بھی مار کھایا۔ تب اس سادھ نے کہا اے پریت
میں تجھے پریت کی جون سے گیتا کا پاٹھ سرون کرا کر چھڑا
لوں گا۔ اور جتنے جیو تو نے کھائے ہیں وہ بھی سن کر ادھر میں گے

اپنی دیا درشٹ کر تو اس بالک کو دیکھ وہ جیوئے اور تو اپنے پچھلے جنم کی
بات کہو پریت کیوں ہوا۔ پریت بولا میں پچھلے جنم برہمن تھا ہل جوتا کرتا
تھا اور کھیتی کرتا تھا۔ ایک دن ایک دربل برہمن دکھیا میرے
کھیت کے پاس آگرا۔ اس کے جسم میں پھوڑے بہت تھے۔
ایک چیل اس برہمن کا مانس کھاتی تھی۔ پر وُہ اٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں
تماشا دیکھتا رہا۔ پر اس چیل کو نہ اڑایا اتنے میں ایک سادھ آیا اس
نے کہا برہمن تیرے گلے میں جنیو ہے۔ مگر تیرے کرم چنڈالوں کے
سے ہیں تجھ میں دیا نہیں تیرے کھیت کے پاس اس برہمن کا
مانس چیل کھاتی ہے۔ تو اس کو اڑاتا نہیں تماشا دیکھتا ہے تو مہاں
پاپی ہے۔ تین کرموں کے کرن ہارے نرک میں پڑینگے جو کوئی
چوروں کے پاس کھڑا ہووے اور آپ دیکھ کر پاس سے ہٹ
جاوے دوسرا جو کسی کو سنگھ نے گھیرا ہوا پناجی بچا کر بھاگے اور
تیسرا جو کسی کو پریت نے مارا ہو اس کو نہ چھڑاوے ان تین کرمونکے
کرنہارے ادھم دیہہ نرک کو جاویں گے۔ اور جن کو دیا ہے۔ ان
کو اشومیدھ یگ کرنے کا پھل ملتا ہے۔ برہمن جا تجھے میں نے سراپ
دیا۔ تو پریت کی جون پڑے گا یہ بچن سنکر میں نے بنتی کی اور کہا سادھ جی
مجھے نشچہ ہوا ہے۔ جو میں اس وجہ سے پریت جون پاؤنگا مگر میرا ادھار کب اور
کیونکر ہوگا۔ یہ کرپا کر کے کہو تب سادھ بولا جو کوئی گیتا کے گیارہویں
ادھیائے کا پاٹھ تجھ کو سناوے گا۔ تب تیری مکت ہووے گی جب یہ

پتر بل کتھا اس نے کہی تب سادھ نے راجہ سے پوچھا اب کیا کریں.
راجہ نے کہا مہاراج اس کا ادہار کرو۔جو میرے پتر کو زندہ کرے تب
سادھ نے گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کر کے جل پریت کے
منہ پر سینچا۔تت کال پریت دیہی نے دیو دیہی پائی اور جتنے جیو اس
پریت نے مارے تھے سب کرتارتھ ہوئے اور راجہ کا پتر بھی سالو وہاں
روپ ہوا۔ان سب کے واسطے آکاش سے بوان آئے۔راجہ بولا
میرا پتر کون سا ہے۔تب وہ پریت بولا۔یہ چترنج روپ تیرا پتر ہے
راجہ نے کہا او پتر آ مجھے مل۔تب پتر بولا۔یہ بات تو کس کو کہتا
ہے۔میں تو آگے بھی کئی بار تیرا پتر ہو چکا ہوں۔اور کئی بار تیرا پتا ہوا
ہوں راجہ نے کہا۔پتر تو میرا ایک پتر ہے۔اور میری کوئی سنتان
نہیں میری کیسے گت ہوگی تب وہ بولا اے راجہ کسی کی کل میں
ایک وشنو بھگت ہوتا ہے تو اس کی ساری کل کا ادھار ہوتا ہے۔
تو میرا پتا ہے۔اس کی تو چنتا مت کر۔اب میں سری نارائن جی پرائن
ہوا ہوں۔اور سری گیتا جی کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ سنکر
بیکنٹھ کو جاتا ہوں۔جب سری نارائن جی کا درشن کروں گا تب تیری
سب کلوں کا ادہار ہوگا۔یہ بات سن کر راجہ نے کہا۔اچھا سدھارو
تو وہ بھی بوانوں پر بیٹھ بیکنٹھ کو چلے گئے۔تب سادھ نے راجہ
کو کہا۔راجہ تیرے پتر کینا تو کوئی نہیں۔اب تو بھی سری گیتا جی کے
گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کر اور تلسی میں جل چڑھایا کر۔اے راجہ

تیرا جنم بھی سدھرے گا۔ اور اُدھار بھی ہو گا اتنی بات کر کے سادھ بھی رمتا ہو گئے۔ اور راجہ بھی نت پرت گیتا جی کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کرتا اور تلسی میں جل چڑھاتا رہا اس کا بھی ادھار ہوا۔ سری نارائن جی کہتے ہیں۔ اے لچھمی یہ گیارہویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو تم نے سروَن کیا۔ اِت سری پدم پرانے ستی ایشر سنباد ے اترا کھنڈے گیتا مہاتمے گیارہویں ادھیائے کا مہاتم سمپورن ہوا ٭

بارہواں ادھیائے

بھگتی یوگ

ارجن نے پرشن کیا (۱) اے پربھو کوئی تمہارے بھگت اس کنول نین کے اپاسک ہیں۔ اور سرگن روپ کی اپاسنا کرتے ہیں۔ اور کوئی آپ کے نرگن سروپ کے اپاسک ہیں۔ جو اکھشے اور ابناشی ہے اور کوئی کوئی آپ کا وِشو روپ پوجتے ہیں۔ سو ان اپاسکوں میں چتر اپاسک کون ہے کرپا کر کے اس پرشن کا اتر دیجیئے۔ تب بھگوان نے جواب دیا (۲) اے ارجن جو مجھ سرگن سروپ کمل نین پرگٹ روپ میں من کو نشچل کر کے میرا بھجن کرتے ہیں۔ اور بڑی شردھا سے مجھ کو سمرتے ہیں میرے مت میں وہ بھگت اتی سریشٹ اور چتر ہیں (۳ و ۴) اور دوسرے نرگن روپ اوگت کے اپاسکوں کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن میں تجھے اپنے

نرگن اوگت روپ کا مہاتم کہتا ہوں تو سن پرہم تو اوناشی ہے اس
کی مہا بچن پر نہیں آتی اس لئے اس کو انردیش کہتے ہیں۔ اور نیتروں
سے دکھائی نہ دینے کے کارن اوگت کہلاتا ہے۔ سرو ویاپی ہے من
سے چھوا نہیں جاتا اس لئے اچنت ہے وکار رہت ہے کبھی گھٹتا بڑھتا
نہیں اس لئے اسے ستھت کہتے ہیں اور کسی کے ہلانے سے نہ
ہلنے کے سبب اپرمیو ہے یہ تو اوگت روپ کا مہاتم کہا۔ اب
اس روپ کے اپاسکوں کے سادھن اور لکھشن سن اوگت
روپ کو پانے کے تین سادھن (طریقے ہیں) سمتا بھاؤ۔ بھگوان کے
سوائے اور کچھ نہ جاننا۔ سب کو برہم جان کر کسی کو دکھ نہ دینا اور سب
کی پوجا سیوا کرنا مگر۔ اے ارجن اس جیو میں اوگت سروپ کی اپاسنا
کی شکتی نہیں بہت کٹھن ہے۔ (۵) دیہہ دھاریوں کو اوگت سروپ
کے سادھن میں کشٹ ہوتا ہے۔ کیونکہ نیتر اس کو دیکھ نہیں سکتے جیبھا
اس کا گن گان نہیں کر سکتی دھیان میں آتا نہیں۔ اس لئے دیہہ
دھاریوں کو اوگت سروپ کی اپاسنا کٹھن ہے۔ (۶) اے ارجن اب
میرے کمل نین سروپ کے اپاسکوں کا برتانت سن میرے پرمانند
سرگن سروپ کے اپاسک جس پرکار میری شرن آتے
ہیں۔ وہ تن من دھن سے میرے داس ہو کر میرا بھجن کرتے ہیں
اور میرا یش گاتے ہیں۔ میں ان کو جنم مرن کے دکھوں کے گھر اس
سنسار سے نت کال ہی مکت کا ادھار کرتا ہوں دیر نہیں

لگا تا (۷) اور جنہوں نے من اور بدھی کو مجھ میں نشچل کیا ہے جو میرے سیوک
اپاسک ہیں۔ ان کو دونو سادھن کرنے چاہئیں۔ اس سے بڑا کوئی اور
اپائے مجھے پرسن کرنے کا نہیں ہے۔ اس میں کچھ سنشا نہیں۔
(۸) اے ارجن تیرا من مجھ میں نشچل ہو تو تو کرتارتھ ہو جائے جب میرا
سمرن پرسنگ چھوڑ کر تیرا دھیان اور طرف ہو جائے تب
بدھی ساگر اسے پکڑ کر اسے بدھی میں نشچل کرتی ہے اس کا نام ابھیاس
یوگ ہے (۱۰) اگر تجھ سے ابھیاس یوگ نہیں ہو سکتا۔ تو اور بات
کر۔ صبح سے لے کر سوتے وقت تک میری سیوا پوجا کر۔ تو سنسار
بھرم سے مکت ہو جائے گا (۱۱) اگر تو سیوا پوجا بھی نہیں کر سکتا تو دونو
ہاتھ جوڑ کر میرے چرن کملوں کو نمسکار کر اور منہ سے کہہ کہ اے
سری کرشن بھگوان میں تمہاری شرن ہوں میں تجھے اپنے چرن
کملوں میں نشچل کروں گا۔ اور من کو مجھ میں نشچل رکھنے میں کلیان
ہے۔ یہی ابھیاس یوگ ہے۔ (۱۲) ابھیاس یوگ سے گیان
سرشیشٹ ہے۔ اور گیان سے میرا دھیان کرنا اچھا ہے۔ اور اس
طرح مجھ سے جڑ کر کرموں کے سب پھل تیاگے جاتے ہیں کرم کے
تیاگ سے تو میرا بھگت ہو گا۔ اور شانت روپ میں جا پراپت
ہو گا۔ (۱۳ و ۱۴) میرے بھگت کے لکھشن سن۔ کسی سے
شترتا نہ رکھے۔ سب کا متر بنا رہے۔ اور سب پر کرپا کرے
اور اہنکار سے رہت ہو۔ ابھمان نہ کرے۔ اپنی سب سمپتی کو میری

ہی جانے۔ سکھ۔ دکھ میں ایک سمان رہے۔ کھشما کرنے والے اور سدا
پرسن رہے۔ اور مجھ سے جڑا رہے۔ اور سنسار کے وشیوں کو متھیا
سمجھے اور اپنا آتما سا و دہان اور اپنے من کو مجھ میں نشچل رکھے اور درڑھ کرے
اس طرح میرا بھجن کرنے والا بھگت مجھے بہت پیارا ہے۔ (۱۵) نہ
کسی کو ڈرائے اور نہ آپ ڈرے۔ بھلی وستو پا کر خوشی نہ کرے۔
اور بری پا کر شوک وان نہ ہو۔ ایسا مکت روپی بھگت مجھے بہت
پیارا ہے۔ (۱۶) پھر اسے کسی چیز کی کامنا نہ ہو جو شریر کو جل اور
مٹی کے ساتھ شدھ رکھے۔ اور انتہ کرن کو میرے سمرن سے پوتر
رکھے اور نرمل من ہو کر مجھے ابناشی جانے اور سنسار کے لوگوں
سے اداسین رہے۔ اور سنسار کی باتوں کو برا جانے۔ مجھے اپنے ایسے
بھگت بہت پیارے ہیں (۱۷) پھر کیسے ہیں کسی وستو کے لئے چنتا
نہیں کرتے ان ہونی وستو کی اچھیا نہیں رکھتے۔ اور سنسار کا بھلا برا دونوں
تیاگ کر میرے چرن کملوں کے ساتھ درڑھ نشچہ کرتے ہیں۔ مجھے ایسے
بھگت بہت پیارے ہیں (۱۸ و ۱۹) جنہیں شترو (دشمن)، متر (دوست)
ایک سمان ہیں آدر (عزت) سے خوش اور انادر (ہتک) سے ناراض
نہیں ہوتے اور سردی گرمی سکھ دکھ میں یکساں ہیں۔ کسی کا سنگ نہیں
کرتے سدا نربندھ ہوئے رہتے ہیں استتی (تعریف) نندا جن
(مذمت) کو برابر سمجھے میرے سمرن بنا اور کچھ بولتے نہیں ہر اوستھا میں
سنتوش رکھتے ہیں جنہیں گھر بار کی چنتا نہیں۔ جہاں جگہ مل جائے

وہاں میرا بھجن کرتے ہیں۔ سنسار سے اداسین ہیں۔ میرے کملوں میں درڑھ نشچہ اور میرے ساتھ ان کی پریت ہے۔ ایسے منش جو میرے بھگت ہیں مجھے پیارے ہیں۔ (۲۰) اے ارجن یہ جو میں نے اپنے بھگتوں کے لکھشن کہے ہیں ان کا نام پرم امرت ہے۔ جس کے پینے سے نہ کوئی روگ رہتا ہے۔ نہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی یہ امرت روپی لکھشن اپنے بھگتوں کو سمجھاتے ہیں۔ جو پرم شردہا کے ساتھ ان دھرموں کی سادھنا کرتا ہے۔ اور اپاسنا کرتا ہے۔ سو بھگت مجھے اپنے سب بھگتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم ودیایانگ یوگ شاسترے شری کرشن ارجن سنبادے بھگتی یوگ نام دوادش ادھیائے سمپورنم

بارہویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائینو واچ۔ لچھمی اب بارہویں ادھیائے کا مہاتم سن دکھن دیش میں سوکھانند نام ایک راجہ رہتا تھا۔ اس کے نگر میں ایک اونگا نام نپٹ رہتا تھا۔ اس کی پریت ایک گنگا کے ساتھ تھی۔ وہ بیسوا اور نپٹ دونو دیوی کے مندر میں جاکر مدھ مانس بھکشن کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ہم دیوی کے مندر میں جاکر دیوی کی پوجا سیوا کرتے ہیں۔ ایسے ہی کئی دن بیتے۔ اور اسی نگر میں ایک برہمن نے دیوی کی استت کری۔ دیوی نے درشن

دئے۔ اور آگیا کری کہ اے برہمن تو کچھ مانگ جو کچھ تو مانگے گا سو میں
تجھ کو دوں گی برہمن نے کہا مجھے دھن سنتان دے۔ دیوی نے کہا جو
کچھ تو نے مانگا ہے سو میں نے تجھ کو دیا پہلے میرا کہنا مان۔ برہمن بولا
کیا دیوی بولی کچھ ایسا اپاؤ کرو کہ دونوں پاپی ادھریں۔ اس برہمن نے
کہا بھلا۔ اب وہ برہمن اپنے گرو کے پاس گیا۔ اور کہا مہاراج میں
نے بھوانی کی سیوا کری تھی۔ استوتر پڑھا۔ بھوانی مجھ پر پرسن ہوئی ہے
اور مجھے دھن اور سنتان دیتی ہے۔ مگر بھوانی نے کہا ہے تو پہلے ان
کا ادھار کر پھر میں تجھے دھن اور سنتان دوں گی۔ اب جو کچھ تم کہو سو میں
کروں۔ گرو نے کہا میں تو کچھ اپاؤ نہیں جانتا ہوں۔ تو سری نارائن جی
سے پوچھ۔ تب برہمن نے شری نارائن جی کی تپسیا کری نارائن جی
پرسن بھئے اکاش بانی ہوئی اے۔ برہمن تیری کیا کامنا ہے۔ تب
برہمن بولا سری نارائن جی مہاراج میں نے دیوی کی پوجا کی تھی۔ اور
استتی دیوی کے آگے پڑھی تھی دیوی میرے پر پرسن بھئی میں نے
اس سے سنتان اور دھن مانگا۔ اور دیوی دیتی ہے۔ لیکن کہتی ہے
پہلے تو ایک کام کر میرے مندر میں جو دو پاپی نت پرت آیا کرتے
ہیں ان کا ادھار کر۔ تب تجھے دھن اور سنتان دونگی۔ اے۔ مہاراج میں
نے تو کچھ نہیں جانا۔ ان پاپیوں کو کیسے ادھاروں آپ کرپا کر کے
جو کہو۔ سو میں کروں جس سے وہ پاپی ادھریں۔ دیوی دھن اور سنتان
دیوے تب سری نارائن جی نے کہا تو سری گیتا جی کے ۱۲۔ ادھیار کا

پاٹھ کرا اوران کو شروِن کرا۔ پاپی سنکر ادھر ہیں گے۔ تب برہمن نے
مندر میں آن کر ہاتھ جوڑ دیوی کی استت کری۔ اور کہا دیوی جی سہری نارائن
جی نے مجھے آگیا دی ہے۔ کہ تم سہری گیتا جی کے ۱۲۔ ادھیائے
کا پاٹھ ان دونوں پاپیوں کو شروِن کراؤ۔ وہ پاپی سنکر ادھر ینگے
تب دیوی جی نے کہا گیتا کا پاٹھ سنکر وہ پاپی کیونکر ادھر ینگے
برہمن نے کہا سہری نارائن جی نے آگیا دی ہے۔ تب دیوی جی
نے کہا ان دونو کو بلا کر سناؤ۔ تب برہمن نے دونوں کو بلا کر سہری
گیتا جی کے ۱۲۔ ادھیائے کا پاٹھ سنایا سنتے ہی وہ دونوں پاپی
ادھم دیہہ چھوڑ سارے پاپوں سے چھوٹے اس پرکار پاپیوں کے
لئے آکاش سے بوان آئے۔ اس میں بیٹھ کر بیکنٹھ کو سدہارے۔ تب
دیوی جی نے کہا برہمن گیتا کے بارھویں ادھیائے کا ایسا پھل ہے۔ یہ
دونوں پاپی سنتے ہی تت کال ادھرے ہیں۔ اور بوانوں پر بیٹھ کر بیکنٹھ
کو سدھارے تو دیوی نے کہا آج سے میرا نام ویشنو بھیا اور تجھ کو آج
سے میں نے راج اس نگر کا دیا اتنی بات کہہ کر بھوانی انتردھیان ہوئی
برہمن اپنے گھر گیا اس راجہ کے گھر سنتان نہ ہوئی تھی۔ اس نے اپنے
دل میں کہا میں اپنا راج کسی اور کو دے کر بن میں جا تپسیا کروں تو بھلا ہے
اتنے میں وہ برہمن اس جگہ آ گیا۔ تب راجہ نے کہا اے دیوتا آؤ تم
راج کرو۔ اب میں تپسیا کرنے جاتا ہوں۔ تب راجہ راج برہمن کو دے
کر آپ تپسیا کرنے چلا گیا۔ یہ بات راجہ کی بھوانی نے جانی تھی

اس کارن ورکت ہو کر راجہ راج برہمن کو دے کر چلا گیا تھا۔ سری نارائن جی کہتے ہیں اے لچھمی یہ گیتا کے بارہویں ادھیائے کا مہاتم ہے سو تم نے سن لیا۔ اِت سری پدم پرانے ایشہ سنبادے اترا کھنڈے گیتا مہاتمے بارہویں ادھیائے کا مہاتم سمپورنم۔

تیرہواں ادھیائے

کھشیتر کھشیتر گیہ پروبھاگ یوگ

ارجن نے سری کرشن جی سے پرشن کیا (۱) اے مہا پربھو پرکرتی کسے کہتے ہیں۔ اور پرش کسے۔ کھشیتر کیا ہوتا ہے۔ کھشیتر گیہ کیا۔ اور گیان کیا ہے۔ اور گیہ کیا ہے۔ کرپا کر کے یہ چھ باتیں مجھے سمجھائیے۔ (۲) تب بھگوان نے فرمایا اے کنتی نندن ارجن منش کا یہ شریر کھشیتر ہے۔ کیونکہ جب یہ بھرمتا ہوا منش دیہہ میں آتا ہے۔ تب یہ چیتن ہوتا ہے اور پرمیشور کو سمجھتا ہے۔ اور منش دیہہ پا کر اپنے پن پاپ کے انوسار پھل پاتا ہے۔ منشیہ کے سوائے اور دیہہ دھاریوں کو پاپ پن کچھ نہیں لگتا۔ صرف منشیہ دیہہ ہی پن پاپ کو بھوگتی ہے اس لئے منشیہ دیہہ کھشیتر ہے۔ جتنی وستوؤں سے اس شریر کا ٹھاٹھ بنا ہے۔ جو اس کو سمجھتا ہے۔ اسے کھشیتر گیہ کہتے ہیں (۳) اے ارجن شریروں کے کھشیتر کا کھشیتر گیہ تو مجھے ہی جان۔ اور جس گیان

سے کھشیتر اور کھشیتر گیہ دونوں کو جانا جاتا ہے۔ میرے مت میں
وہی سب سے بڑا گیان ہے (۴) اب دیہہ کا پرتانت سن۔ شریر
کا ٹھاٹھ جن بستوؤں سے بنا ہے۔ جو کچھ اس شریر اور کھشیتر میں ورتمان
ہے وہ بھی سن (۵) کھشیتر کا پرتانت رکھیشروں نے کئی طرح سے
کہا ہے۔ اور ویدوں نے بھی اسے کئی پرکار سے جدا جدا بیان
کیا ہے (۶و۷) اب اے ارجن میں اسی کو تمہیں نشچت روپ میں
بتاتا ہوں۔ یہ شریر بھومی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور آکاش پانچ تتوں کا
بنا ہوا ہے۔ دیہہ میں بھومی کا انس ماس۔ جل کا لہو اور اگنی کا انش
جٹھر اگنی۔ پون کا انس سانس اور آکاش کا انش پولا پن ہے یہ
پانچ بھوت دیہہ میں بستے ہیں۔ اہنکار۔ من اور بدھی۔ دسوں اندریاں
یعنے پانچ گیان اندریاں اور پانچ کرم اندریاں یعنے نیتر (آنکھیں،
ناسکا (ناک)، کان۔ جیبھ۔ سپرش اندری یعنی توچا گیان اندریاں
ہیں اور ہاتھ۔ پاؤں۔ گدا۔ لِنگ اور مکھ یہ پانچ کرم اندریاں ہیں۔ یہ
کرم کو جانتی ہیں۔ مگر ان میں گیان نہیں سپرش اندری یعنی توچا
سب اندریوں میں ویاپی ہوئی ہے۔ اور جیبھ (زبان) میں دو گُن
ہیں یعنی بولتے وقت اس میں کرم گن اور چکھتے ہوئے گیان
گن اسی طرح لنگ میں بھی دو گن ہیں۔ موتر تیاگ کرم گُن اور
سنبھوگ گیان گُن ہے۔ یہ تو دسوں اندریاں کہیں اب ان پانچ
اندریوں کے آہار سن۔ نیتروں کا روپ دیکھنا۔ ناسکا کا

سونگھنا۔ جیبھا کا سواد لینا اور کانوں کا شبد سننا اور سپرش اندری کا آہار
بستر پہننا۔ چندن لیپن کرنا۔ یہ اندریوں کے پانچوں آہار ہیں۔ اور
سارا شریر تیئیس وستوں کا بنا ہوا ہے۔ اب جو شریر میں رہتے
ہیں۔ سوسن۔ بھلی وستو پانے کی خواہش اور بری وستو سے نفرت
کبھی سکھ کبھی دکھ یہ چاروں باتیں اس میں تین پرکار برتتی ہیں۔ اور
یہ چار باتیں اس میں درڑھ ہیں۔ اس کھشیتر شریر کا برتانت تجھے
سب کہہ سنایا۔ اب جن سادھنوں سے میرے جاننے کا گیان اپجتا
ہے۔ سوسن (۸) گیانی ہو کر اپنی مانتا پوجا نہ کراوے گورو گسائیں نہ
ہو بیٹھے۔ من بچن سے سب کا سیوک رہے اور پاکھنڈی نہ ہووے
یعنی چوکڑی مار آنکھیں میچ کر لوک دکھاوے کے لئے نہ بیٹھے اور
من میں وشیوں کا چنتن نہ کرے کہ کچھ ملے تو کھاؤں پاکھنڈ سے
رہت ہو اور من میں کسی کا برا نہ چتوے اور کسی کو کٹھور بچن نہ بولے
ہاتھ پاؤں سے کسی ستھاور جنگم کو دکھ نہ دے بلکہ دکھ دینے اور درو چن
کہہ جانے والے کو کھشما کر دے۔ اور نمر سوبھاؤ (حلیم الطبع) رہ کر سب کو
برابر جانے اور میرے مارگ کا اپدیش کرتا رہے گورو کی سیوا کرے
اور جل مرتکا آدی سے اشنان کر کے دیہہ کو پوتر رکھے اور من کو مجھ
میں نشچل کرے (۹) اور اندریوں کے بھوگوں سے اداسین ہو اہنکار
سے رہت رہے۔ یہ سادھن کرنے سے جنم مرن بڑھاپے وغیرہ
دکھوں سے چھوٹ جاتا ہے (۱۰) پھر اور سادھن سن۔ استری پتر گھر

وغیرہ سے پریت نہ کرے اور شترو متر کے ساتھ ایک سمان رہے اور میرا بھجن کرے (۱۱) جیسے کہ پتی ورتنا استری اپنے پتی کی سیوا کرتی ہے اور پرائے پرش کو کبھی نہیں دیکھتی ایسے ہی میرا بھگت میرے سوائے کسی اور کا نام نہ لے۔ ایکانت بیٹھے کسی دوسرے کا سنگ نہ کرے (۱۲) میں سب آتماؤں اور سنسار کا ٹھاکر ہوں سو مجھ ادھیاتم کے جاننے کا ایکانت بیٹھ کر وچار کرے ارجن ان سادھنوں سے میرا گیان پراپت ہوتا ہے۔ ان کے سوا اور سب باتیں اگیان جان یہ تو گیان ہے۔ جیسے تیل۔ پانی اور اگنی کے اکٹھا ہونے سے دیپک جلتا ہے اور اس کے پرکاش سے گھر کی کی سب چیزیں نظر آتی ہیں۔ اسی طرح یہ گیان دیپک کے سادھن ہیں۔ (۱۳) اور گیان دیپک سے کیا کیا وستو دکھائی دیتی ہیں۔ اب وہ سن۔ تو نے گیہ کا پرشن کیا تھا۔ سو گیہ میں ہوں اب گیہ شبد کا کارن اور جہاں تم سن گیہ اناد ہے۔ اس کے دیہہ نہیں اور سب سے پرے ہے۔ اس لئے اسے پار برہم کہتے ہیں (۱۴) یہ جیو اور دھیان دونو سے پرے ہے۔ اس کے ہاتھ چرن اور کان سب جگہ ہیں۔ اور یہ سب میں ویاپ رہا ہے (۱۵) اور سب اندریوں سے ملا ہوا ہے اور سب کا کرنے ہارا ہے۔ آپ نرگن ہے۔ اور گنوں کو بھوگتا ہے (۱۶) اور ستھاور جنگم بھوت پرانیوں سے باہر ہے۔ انتر ہے۔ آپ بیاپ رہا ہے۔ اور سوکھشم ہونے کے سبب جانا نہیں جاتا اسی

لئے لوگ پرمیشور کو دور کہتے ہیں (۱۷) سب میں ویاپک اور سب سے
نیارا ہے۔ سب کا بھرن بھوگن ہارا ہے اے ارجن تو اس کو گیہ جان۔
سنسار کو گرس لینے پر اسے کرشن کہتے ہیں۔ پھر جب سنسار کو آپ ہی پرگٹ
کرتا ہے تب اس کا نام اتپت کرتا ہے (۱۸) جب سب کے اندر باہر
بیاپتا ہے تب اسے بشن کہتے ہیں اور وہی سورج آدی سب
جوت والوں کی جوت ہے اندھکار سے پرے ہے گیان اس سے
پرے ہے یہ گیہ کے جاننے کا گیان ہے۔ اس گیان کو
جانا جاتا ہے۔ لیکن نیتروں سے دیکھا۔ اور ہاتھوں سے پکڑا نہیں
جاتا سب کے ہردے میں رہتا ہے (۱۹) ہے ارجن کھشیتر کھشیتر
گیہ گیان اور گیہ ان چاروں کا برتانت بھلی بھانت سے تجھے کہا ہے
جسے سمجھ کر میرا بھگت مجھے پا لیتا ہے (۲۰) اب پرکرتی اور پرش
کا برتانت سن۔ پرکرتی یعنی مایا اور پرش یعنی جیو یہ دونوں بھی میری طرح
انادی ہیں۔ جب سے میں ہوں۔ تب سے ہی یہ ہیں اب ان
کا برتانت جدا جدا سن۔ جو گن اندریوں میں اچھے ہیں ان کو اپجانے
والی میری مایا جان (۲۱) کاریہ کارن اور کرتا ہونے کی وجہ سے پرکرتی
اور سکھ دکھ کے بھوگ کے سبب پرش ہیتو مانا گیا ہے۔ اس
کا درشٹانت سن۔ کارج مٹی کا باسن اور باسن کا کارن مٹی ہے۔
اور باسن کا کرتا (بنانیوالا) کمہار ہے۔ اسی طرح سنسار کارج ہے
سنسار کا کارن مایا ہے۔ مایا سے سنسار پرگٹ ہوا ہے یہ تو مایا کا

برتا نت کہا (۲۲) اب پرش یعنی جیو کی بات سن۔ یہ اس پرکرتی کا
اپجا ہوا ہے۔ (شریر مان کر اسے شریر نامی نگر کہتے ہیں) جس سے سکھ
دکھ کا بھوگتا جیو ہے۔ دکھ اور سکھ کا بھوگنا ہی پرکرتی کی بنائی ہوئی دیہہ
اندریوں کے گن سے ان کو بھوگتا ہے۔ اور گنوں کے سنگ کرنے
کا رنگ جیو کو لگتا ہے۔ انکے رنگ سے رنگا جاتا ہے۔ اور ان گنوں
کے پرساد سے ہی جیو بھرمتا رہتا ہے۔ (۲۳) میں مایا اور جیو کے رچے
ہوئے کوتک کو دیکھتا ہوں مجھے یہ دونوں نمسکار کرتے ہیں۔ ان
کا نیائے کرنے والا اور ان کے کوتک کو دیکھنے والا اور انکا بھوگتا
بھی میں ہوں اور مہاں ایشوروں کا ایشور ہوں اور میں دیہہ اور جیو سے
پرے ہوں۔ اس لئے مجھے پرماتما کہتے ہیں (۲۴) جو جیو کو اس پرکار
دکھ سکھ بھوگتا ہوا جانے وہی گیانی ہے ان کا کوتک دیکھنے والا تو مجھے
جان جو دیہہ اندریاں اور گنوں کو مایا سے جانتا ہے وہ سنسار کے
جنم مرن کے بندھنوں کو کاٹ کر مکت ہو جاتا ہے (۲۵) اے ارجن اب
اور سن کئی ایک یوگ دھیان کر کے اپنے آتما کا درشن پاتے ہیں
اور بعض سانکھ شاستر کے مارگ سے مجھے دیکھتے ہیں جو ہر چیز کو ہی پرمیشور
کہتے ہیں اور میرے سروپ کی پوجا کرتے ہیں۔ اور اس سروپ میں
میرا درشن پاتے ہیں (۲۶) اور کوئی کوئی میرے بھگتوں کے مکھ سے
میری مہما سنکر میرے چرن کملوں میں پریتی کرتے ہیں اور میرے
نام کا سمرن بھجن کرتے ہیں وہ بھی پرم گت کو جا پراپت ہوتے ہیں

(۲۷ و ۲۸) اے بھرت بنسیوں میں سریشٹ ارجن اب اور سن جو کچھ ستھاور جنگم بھوت پرانی پرگٹ ہوئے ہیں ان سب میں ہی پرمیشور بیاپ رہا ہے۔ اور دیہہ کے ناش ہونے سے اس کا ناش نہیں ہوتا جس نے ایسا ابناشی پرمیشور پہچانا ہے۔ اگر وہ سب کا سکھد اتمک سیوک ہو رہے اور کسی کو نہ دکھاوے۔ وہ بھی میری پرم گتی کو پالیتا ہے (۳۰) اے ارجن سب کرم اندریوں اور من سے ہوتے ہیں۔ سو یہ پرکرتی مایا ہے۔ آتما کچھ نہیں کرتا وہ اکرتا ہے ایسا جاننے والا گیانی (۳۱) بھوتوں پرانیوں کا بستار الگ الگ دیکھتا ہے۔ اور جب یہ بھجن درشٹی دور ہو جاتی ہے۔ تو ایک برہم کو ہی دیکھتا ہے سو ایسی درشٹی کو پاکر برہم کو پالیتا ہے برہم کے ساتھ ملنے سے برہم روپ ہو جاتا ہے۔ (۳۲) اے ارجن آتما برہم انادی ہے تینوں گنوں سے رہت ہے۔ پرماتما ابناشی ہے شریر میں بستے ہوئے بھی دیہہ کے گن اسے کچھ لیپ نہیں کر سکتے (۳۳) یہ نرلیپ کا نرلیپ ہے جیسے آکاش اتی سوکھشم ہے۔ سرب ویاپی ہے سب سے نرلیپ ہے (۳۴) اے ارجن جیسے پراتہ کال سورج پورب دشا سے پرگٹ ہوتا ہے۔ ایک ہی بار سب جگت کو پرکاشت کر دیتا ہے۔ اسی طرح برہما سے آدلے کر جتنے بھوت پرانی ستھاور جنگم ہیں۔ سب کو آتما پرکاشوان کئے ہوئے ہے۔ (۳۵) اے ارجن کھشیتر یعنے شریر اور پرش یعنے جیو اور کھشیتر

گیہ میں ہوں۔ جس کے ایک نیتر اگھاڑنے سے سب سنسار ایک بار ہی پرگٹ ہو جاتا ہے۔ جو منشیہ گیان نیتروں سے اس طرح میرا پرتاپ دیکھتے اور میری استت کرتے ہیں سو دھنیہ ہیں اب اس کا پھل سن میرے ایسے بھگت سنسار کے جنم مرن کے بندھنوں کو کاٹ کر میرے پرمانند ابناشی پد میں جا پراپت ہوتے ہیں اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم بدیا یانگ یوگ شاستر سے سری کرشن ارجن سنباد سے کھشیتر کھشیتر گیہ پر دیش یوگو نام تیرھواں ادھیائے سمپورنم

تیرھویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائینو واچ۔ اسے لچھمی اب گیتا کے تیرھویں ادھیائے کا مہاتم سن دکھن دیش بیچ ہر ہر پورنا اک نگر تھا۔ اس نگر کے راجہ کا نام پرکھ تھا اس نگر میں ایک استری درا چارنی رہتی تھی مانس مدھ پان کیا کرتی تھی اور برے کام کرتی اس نے ایک دن ایک پرش سے بچن کیا کہ میں بن میں آؤں گی تم نے بھی آنا وہ پرش اس بن میں گیا۔ وہ بھی گئی۔ لیکن وہ نہ ملا۔ بہت تلاش کرتی پھری سارا دن اسی طرح گذرا شام ہوئی تو برچھوں سے پوچھتی پھرتی جو تمہارے پاس میرا پریتم آیا جواب ملا تیرا پریتم آتا ہے اتنے میں ایک سنگھ آیا اور گنکا کو اس نے کہا میں تجھے کھاؤں گا۔ گنکا بولی میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے جو تو مجھے کھاتا ہے۔ تو پچھلے جنم کون تھا مجھے بتا۔ سنگھ بولا تو کیسے

اکیلی بن میں پکارتی پھرتی ہے۔ اپنی ساری بارتا کہو پھر سنگھ
بولا میں پچھلے جنم برہمن تھا۔ جھوٹ بولنا جوا کھیلنا میرا کرم تھا راہ
میں ایک دن چلتے چلتے گرا پران تت کال چھوٹ گئے جم مجھے دھرم
راج کے پاس لے گئے دھرم راج بولا کون ہے جمدوت بولے یہ
بڑا پاپی برہمن ہے۔ دھرم راج نے مجھ کو سنگھ کا جنم دیا تب
میں سنگھ ہوا۔ جو جیو پاپی ہیں اب اُن کو کھاتا ہوں اور جو کوئی
ہری بھگت ہووے اُن کے نکٹ نہیں جاتا ہوں گنگا تو پاپن ہے میں
تجھے کھاؤں گا اتنی بات کہہ کر اس نے گنگا کو کھا لیا جب گنگا
کو دھرم راج کے پاس لے گئے اس کو چنڈالنی کا جنم ملا۔
کئی برس اسی جنم میں بیتے۔ نربدا ندی کے کنارے جا کر تیرہویں
ادھیاء کا پاٹھ سنا تت کال پران چھوڑے دیو دیہی پائی بوان
پر بیٹھ کر بیکنٹھ دھام کو چلی تو بولی سادھو جی جو کچھ آپ نے پڑھا سو میں
نے سنا اس لئے میری چنڈالنی کی دیہہ چھوٹی دیو دیہی پا کر بیکنٹھ
کو جا رہی ہوں ایک پرارتھنا ہے کہ ایک سنگھ بن میں رہتا ہے
اس نے پچھلے جنم مجھے کھایا تھا اس کا بھی ادھار کریں سادھ بولا اس
کو سری گیتا جی کے تیرھویں ادھیاء کے ایک شلوک کا پن دوں گا
وہ بھی ادھرے گا۔ سادھ نے گیتا کے تیرہویں ادھیاء کے
ایک شلوک کا پن اس کو بھی دیا وہ ادھم دیہہ چھوڑ دیو دیہی پا کر بیکنٹھ
کو سدھارا دونوں بیکنٹھ کو گئے۔ اے لچھمی یہ گیتا کے تیرہویں

ادھیاء کا مہاتم ہے۔ تیرہویں ادھیائے کا مہاتم سمپورن ہوا۔

چودھواں ادھیائے

پرکرتی گن تری بھاگ یوگ

شری بھگوان جی نے کہا (۱) اے ارجن میں تجھے سب سے اتم پرم گیان پھر کہتا ہوں جس کے جاننے سے میرے بھگت میرے پرم آنند پرم شدھ ابناشی پد میں جا پراپت ہوتے ہیں (۲) جنہوں نے مجھے بڑا ایشور سمجھ کر میرا آشرا لیا ہے۔ میری شرن آئے ہیں مجھ سے دھرم تتو ہو جاتے ہیں یعنے میرے بھگت سنسار کے اپجنے کے سمے اپجتے اور پرلے کے ساتھ پرلے نہیں ہوتے جیسے کہ میں اپجتا اور پرلے نہیں ہوتا جس گیان کی بڑائی کا پھل ہے وہ گیان سن (۳) اے بھارت میرا ایک نام مہت برہم ہے۔ کیونکہ میں سنسار کو پرلے کر کے اپنے میں لین رکھتا ہوں اور اتپتی کے سمے پھر اسے اپنے اُدر (پیٹ) سے اتپت کر دیتا ہوں۔ مہت نام بڑے اور برہم کا بھی ہے۔ اور (۴) اے کنتی نندن ارجن ایک میرا نام مہت برہم ہے۔ یعنے مجھ ایک ہی پار برہم ایشور سے انیک بھانت کی سرشٹی پرگٹ ہوئی ہے۔ اور جتنے دیہہ دھاری بھوت ورتمان اور بھوشیہ میں ہوئے یا ہیں یا ہوں گے۔ سب مختلف ہیں سب کی چال، ڈھال، عقل، شکل بانی وغیرہ

بھانت بھانت کی ہے۔ اس لئے میرا نام مہت برہم ہے۔ میں ویریہ
دینے والا پتا ہوں۔ (۵) اور ساتوک راجس اور تامس یہ تینوں گُن
میری پرکرتی مایا سے اپجے ہیں اور یہ تینوں گن سب دیہوں
میں بیاپتے ہیں اور یہ ابناشی جیوا نہی تین گنوں سے بندھا
ہوا ہے جس طرح بندھا ہے اب وہ پرکار کہتا
ہوں (۶) پہلے تو ساتوک گن کا پرکارسن اس نرمل گُن کے
پرتاپ سے جیو مین اندریوں میں سکھ رہتا ہے۔ من میں گیان
کا پرکاش ہوتا ہے اور دکھ روگ کا ناش ہوتا ہے۔ (۷)
جس گن کے بل سے جیو میں کٹنب کے لوگوں سے موہ ممتا
راگ اور ترشنا پیدا ہوتی ہے (۸) اور تموگن کے پربھاؤ سے اگیان
آلس۔ ایرشا۔ دویش۔ ممتا راگ اور ترشنا پیدا ہوتی
ہے۔ (۸) اور تموگن کے پربھاؤ سے اگیان آلش۔ ایرشا۔ دویش
ممتا اپجتی ہے۔ یہ دیہہ دھاری کو موہ لیتا ہے۔ (۹)
ستو گن جیو کو سکھوں میں رجوگن کرموں میں اور تموگن ایرشا اگیان
دیش میں پھنسا دیتا ہے۔ (۱۰) اے بھارت شریر میں یہ تینوں گن
برتتے رہتے ہیں۔ کبھی ساتوک کبھی راجس اور کبھی تامس یہ ایک
دوسرے کو دمن کر کے برتتے ہیں یعنے جب ست گن برتتا
ہے۔ تو رج اور تم نہیں رہتے۔ جب رج تب ست اور تم کا ناش
ہوتا ہے۔ اور جب تم اپجتا ہے۔ تو ست رج نہیں ہوتے

(۱۱) اب شری کرشن بولے۔ ستوگن بڑھنے کے لکھشن سن جب دیہہ کی سب اندریوں میں نرمل ملتا کا پرکاش ہو۔ نیتر نرمل ہوں ناک سے صاف طور پر سانس چلے۔ شرت ٹھیک ہو منہ نرمل اور راد گیہ ہو۔ اوپر اور نیچے کے دونو دوار نرمل اور شدھ چلتے ہوں اور من میں پرمیشور کے جاننے کا گیان پرکاش ہو۔ اتنے لکھشن ہونے پر ستوگن بڑا ہوا سمجھ (۱۲) اور جب دربیہ اکٹھا کرنے کا لوبھ پیدا ہو سدا کام کاج میں لگا رہے۔ نکما نہ رہے۔ بے چینی اور کامنائیں پیدا ہوں تو رجو گن بڑھا ہوا جانو (۱۳) جب دیہہ کے سب دواروں میں پرکاش تھوڑا ہو۔ ایشور بسار دے۔ استری پتروں میں بہت موہ پیدا ہو جائے آلس اور اگیان بڑھ جائے۔ تب اپنی دیہہ میں تامس گن بڑھا جانے (۱۴) اے ارجن اور سن۔ جب پرانی ستوگن کی بردھی میں دیہہ تیاگتا ہے۔ تو وہ دیوتاؤں کے اتم لوک میں جا پراپت ہوتا ہے (۱۵) جب راجس گن کے بڑھتے ہوئے مرتا ہے تب پھر منشیہ دیہہ پاتا ہے۔ اور تامس گن کی بردھی میں شریر چھوڑنے سے چارہ چرنے والی ہاتھی گھوڑا اونٹ وغیرہ موڑھ جونیں پاتا ہے (۱۶) اب تینوں گنوں کی جونوں کے کرم پھل سن۔ ستوگن کا پھل نرمل گیان راجس کا پھل دکھ اور تامس گن کا پھل اگیان ہے (۱۷) ستوگن سے گیان۔ راجس گن سے لوبھ اور تامس گن سے آلس موہ اور اگیان اپجتے ہیں (۱۸) ستوگن پرکرتی والے دیہہ

کو نیاگ کر اوپر کے لوک کو جاتے ہیں راجسی پرکرتی والے پھر سنسار
ہیں جنم لیتے ہیں اور تامس پرکرتی کے منشیہ مرکر بھومی کے نیچے
پاتال لوک ہیں پہنچتے ہیں (۱۹) اور مجھ کو پہچان کر میرے پد میں جا
پراپت ہوتے ہیں اب پہچاننے کا ارتھ سن۔ میں ان گنوں کا کرتا اور
اور کوتک دیکھنے ہارا ہوں اور ان گنوں سے نیارا ہوں مجھے ایسا
جاننے والا میرے ابناشی پرمانند میں جا پراپت ہوتا ہے (۲۰) ان
گنوں کا نیائے کرتا ہوں۔ اور ان گنوں سے اتیت ہوں۔ جیو اور دیہہ
کو ایجاتا ہوں مجھے ایسا پہچاننے والا جنم مرن کے بندھنوں سے
مکت ہوتا ہے۔ جس نے میرے جاننے کا نرمان امرت سیون کیا
ہے اس گیان امرت کو پاکر پھر جنم مرن سے رہت ہو جاتا ہے۔
(۲۱) سری کرشن بھگوان کے امرت بچن سنکر ارجن نے بنیتی پوربک
پوچھا۔ شری دہاں پربھوجی یہ جیو تو تین گنوں کا باندھا ہوا ہے مکت
کس پرکار ہوتا ہے اس کے کیا لکھشن ہوتے ہیں اس کا برتانت
کرپا کر کے کہئیے۔ وہ تینوں گنوں سے پار کیوں کر ہوتا ہے (۲۲) تب
شری کرشن بھگوان بولے اے ارجن جو شریر ساتھ ہوتے ہوئے
تینوں گنوں سے اتیت رہتا ہے۔ ان کے لکھشن سن دیہہ
ہیں اپجے ہوئے گنوں سے کلپنا نہ کرے اور ان کے نہ ہونے
پر ان کی بانچھا نہ کرے (۲۳) گنوں سے اداسین ہو رہے
ان سے کچھ پریوجن نہ رکھے اور سمجھے کہ جیسے جیسے مایا ہے۔

اس جیو کے گن اپجے ہیں ویسے سوبھاؤ کی دیہہ سے مل کر برت رہے ہیں۔ ہیں آتما رام ہوں ان سے نیارا ہوں اس طرح گنوں کے اثر میں نہ آئے (۲۴) دکھ سکھ میں یکساں رہے سونے اور مٹی کو ایک سا سمجھے۔ پسند اور ناپسند ایک سمان جانے درڑھ چت ہو استتی نند یا یکساں سمجھے (۲۵) مان اپمان مِتر شترو جسے برابر ہیں اور جو کبھی کاریہ کا ارنبھ نہیں کرتا۔ وہ گناتیت ہے (۲۶) اب تین گنوں سے اتیت ہونے کا پرکار سن۔ صرف میری استتی سیوا بھجن کرتا رہے کسی اور کا نام نہ لیوے۔ دل سے میرا بھجن کرے اور سیل دنت بھگتی کرے اور کہے کہ پربھو میں تمہارا داس ہوں شرن ہوں اس طرح میرا داس ہو کر کیول میرا ہی بھجن کرنے والا تینوں گنوں سے اتیت ہو کر دیہہ کے ساتھ ہی مکت ہوتا ہے۔ وہ جیون مکت ہے یہ تینوں گنوں سے اتیت ہونے کا مارگ کہا۔ (۲۷) اب میرا پرتاپ سن ان تین باتوں کا نام برہم ہے۔ سو سن ایک تو سارے بس رہا ہے وید پوران شاستر بھی برہم ہیں۔ مکتی کا نام بھی برہم ہے ان سب برہموں کا پربھو ٹھاکر میں ہوں اور ان کی منو بھابھی ہوں پھر جنم مرن سے رہت ہوں۔ تینوں گنوں سے نیارا اور پرمانند سکھ ہوں۔ اور مان سکھ کا ساگر سمندر ہوں

اتی شری بھگوت گیتا پرکرت گن ترئی بھاگ یوگ نام چودھواں ادھیائے سمپورن ہوا

چودھویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائینو واچ - اے لچھمی اب گیتا کے چودھویں ادھیاء کا مہاتم سن اتر دیش بیکھے کشمیر ایک نگر ہے۔ وہاں سرتی کھشیتر بیکھے پنڈت بہت وددان تھے کشمیر کے راجہ کا نام سورج برمان تھا۔ اور ایک راجہ سنگلدیپ کا تھا اس کے ساتھ سورج برمان کی محبت بڑی تھی سنگلدیپ کا راجہ کشمیر کو موتی۔ لعل جواہر دریائی گھوڑے بہت بھیجا کرتا تھا ایک دن کشمیر کے راجہ نے من ہیں بچار کیا کہ مجھے بھی سنگلدیپ کے راجہ کو کچھ بھیجنا چاہیئے۔ یہ بچار کر ایک دن وزیر سے پوچھا میں اس راجہ کو کیا بھیجوں۔ وزیر نے کہا وہاں سب کچھ ہے۔ شکاری کتے نہیں ہوتے راجہ شکار کھیلا کرے گا۔ تب راجہ کشمیر نے دو شکاری کتیاں سونے کی زنجیریں پہنا کر اور ڈولہ میں مخمل کی گدیاں بچھا کر۔ اس میں کتیوں کو بٹھلا کر راجہ سنگلدیپ کے ہاں بھیجیں۔ راجہ دیکھ کر بڑا آنند ہو کر بولا۔ میری راجدھانی میں سب کچھ تھا شکاری کتے نہ تھے۔ میرے متر نے بھلا کیا جو بھیج دیئے۔ کئی دنوں بعد راجہ شکار کو گیا۔ اور بھی راجے ساتھ تھے۔ راجہ نے ایک اور راجہ کے ساتھ شرط باندھی جس کے کتے شکار ماریں وہ لیوے وہاں ایک سیہا نکلا۔ اس کے پیچھے سب راجاؤں نے کتے ڈالے وہ سیہا بھاگا جا رہا تھا اور کتے پیچھے دوڑے جا رہے تھے۔ سیہا ان سے بہت

دور نکل گیا۔ سنگلدیپ کے راجہ کے کتوں نے پکڑ لیا اور لوگوں نے شور مچا دیا کتے اس کو نوچنے لگ گئے۔ سیہا چھوٹ گیا۔ پھر بھاگا سیہا کو کتوں کے دانتوں سے درد تھا گرتا پڑتا جا رہا تھا۔ کتے بھی اس کے پیچھے تھے ایک سادھ بن میں تپسیا کر رہا تھا۔ اور تونبا جل کا بھرا پڑا تھا۔ سیہا اس تونبے میں گرا اور کتے بھی گرے دونوں نے دیہہ تیاگ کر دیو دیہی پائی اور بوان پر بیکنٹھ کو چلے تو اتنے میں راجہ بھی آپہنچا دیکھا کتے دونوں مرے پڑے ہیں دیو دہی سے پوچھا تم کون ہو۔ وہ بولا میں تو وہی سیہا ہوں اور یہ وہی کتیا ہیں راجہ جی تمہارا کلیان ہو جس نے ہم کو ادہار رہا ہے۔ تب راجہ نے کہا دھن بھاگ تیرے ہیں جو تیرا ادہار ہوا تم کہو کس پن کر کے تمہارا ادہار ہوا انہوں نے کہا کہ اس جل کے چھونے سے ہماری ادہم دیہہ چھوٹی اتنی بات کہہ کر بیکنٹھ کو سدہار گئے راجہ نے کہا اے رکھی جی میں نے یہ کوتک بڑا اشچرج دیکھا ہے سیہا اور سوان اس جل کے چھونے سے تتکال ادہم دیہہ سے چھوٹ کر اور دیو دیہی پاکر بیکنٹھ کو سدہارے۔ جل مہاراج جی کیسا رکھا ہے۔ سادھ بولا میرا ایک گرو ہے اس کا نام منڈانی ہے میرا نام سُسرامان ہے میرے گورو جی اس پانی سے پاؤں شدھ کرتے ہیں اور میں اشنان کر کے پوتر ہو کر شری گیتا جی کے چودہویں ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں۔ اور گورو جی مجھے پڑھایا کرتے ہیں تب راجہ نے کہا سادھو جی جب

پورن بھاگ ہوتے ہیں۔ تب سادھوؤں کی چرن دھوڑ پراپت ہوتی ہے
انہوں نے پچھلے جنم کون ایسا پن کیا تھا جو ادھار ہوا مجھے برتانت
سناویں۔ جس وجہ سے وہ مکت ہو گئے تب سادھ بولا تو کس جگہ کا راجہ
ہے۔ راجہ بولا سنگلدیپ کا راجہ ہوں سادھو بولا میں تم کو ان کے پچھلے
جنم کی کتھا سناتا ہوں۔ یہ سیہا پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ اپنے
دہرم سے بھرشٹ ہو گیا تھا۔ یہ کتیا پچھلے جنم اس کی استری
تھی ایک دن یہ اپنی استری کے ساتھ لڑا اس نے زہر دے کر
مار دیا پھر استری بھی مر گئی۔ تب ان دونوں کو پکڑ کر دہرم راج کے پاس
لے گئے اس نے حکم دیا کہ برہمن کو سیہے کی جون میں ڈالو۔ اس کی
استری کو کتیا کی جون میں ڈالو انہوں نے عرض کیا دہرم راج
جی ہمارا ادہار کب ہو گا۔ دہرم راج نے کہا۔ ایک بن میں گیتا پاٹھی
سادھ رہتا ہے۔ اس کے چرنوں کا جل جب تمہارے انگ کو لگیگا
تب تمہارا ادہار ہو گا راجہ دہرم راج کے حکم سے یہ کرتارتھ بھئے ہیں۔
تب راجہ ڈنڈوت کر کے اپنے گھر کو آیا گھر پہنچ کر ایک برہمن سے کہا
تو مجھے گیتا کے چودہویں ادھیاء کا پاٹھ نت برت سنایا
کر۔ تب راجہ نت پرت گیتا کا پاٹھ سننے لگا سننے سے کرتارتھ بھیا
سری نارائن جی بولے اے لچھمی یہ گیتا جی کے چودہویں
ادھیاء کا مہاتم ہے۔ جو تم نے سن لیا۔ انت سری
پدم پرانے ستی ایشر سنبادے اترا کھنڈے چودہویں ادھیاء

کا مہاتم سماپت بھگ ॥

پندرہواں ادھیائے

پرشوتم یوگ

شری بھگوان واگ (۱) اے ارجن سنسار برکھش روپ ہے اس کا منڈ مول اوپر اور ساکھا نیچے ہیں۔ یہ الٹا ہے۔ یعنی پرش جب ماتا کے گربھ میں ہوتا ہے تو سر نیچے اور ہاتھ پاؤں اوپر ہوتے ہیں لیکن گربھ سے باہر آکر یہ الٹا چلتا ہے یعنی سر اوپر اور شاخیں یعنی ہاتھ پاؤں نیچے ہوتے ہیں۔ وید اس برکھش کے پتر ہیں کیونکہ وید اسے پن اور پاپ سمجھاتے ہیں۔ جو اس برکھش کو پہچانتا ہے۔ وہی ویدوں کو جاننے والا پنڈت ہے (۲) یہ برکھش اوپر برہم لوک اور نیچے شیش ناگ کے لوک تک پھیلا ہوا ہے۔ ست۔ رج اور تم یہ تینوں گن اس برکھش کے پھول ہیں دیکھنا سننا۔ کھانا پہننا وغیرہ اس برکھش کو پھل اور گچھے لگے ہیں۔ اور اس کی جڑ ہیں۔ کرم ہیں۔ اور یہ مجھ پار برہم پر لگا ہے ہوا چلنے پر جھگڑے سے گرنے کے خوف سے جو جیوڑی اسے باندھی جاتی ہے۔ وہ سن کٹنب کے لوگ اس برکھش کے لئے جھگڑا اور مجھ سے بھگتی کرنا اور میری مہما کو کہنا سننا یہ جیوڑی ہے (۳ و ۴) اس برکھش کا روپ کوئی نہیں جانتا اور آد انت پایا نہیں جاتا اس مایا کے برکھش پر یہ جیو بیٹھا ہوا ہے ایسی مضبوط جڑھ والے درخت کو کیونکر کاٹا جائے۔ سو سن پہلے

کٹمبنیوں کا سنگ تیاگے ۔ یہ تو اسنگ نامی استر ہے ۔ ششتر ہاتھ
سے پکڑتے ہیں ۔ سو میرے چرن کملوں میں درڑھ نشچہ لگانا ہاتھ ہے پس
کٹمب تیاگ کر اس پرش کے مارگ برکھش کو کاٹ ڈالے تو پھر پرانی
سنسار مارگ میں نہیں آتا ۔ اس مارگ پر ساودھان ہو کر چلے ۔ ہاتھ
جوڑ کر مجھے نمسکار کرے اور مجھ آدی پرش کی شرن میں آوے (۵)
اب آدی پرش کا ستھان اور پرتاپ سن ۔ اس کا ستھان سب بیکنٹھوں
کے اوپر ہے ۔ اور وہ چوکڑی مار نرادھار براجمان ہے اس کے روموں
میں بے شمار برہمانڈ چوراسی لاکھ یونیوں اور سب طرح کی رچنا سے
بھرے ہوئے بستے ہیں یہ آدی پرش پورن اور سدا انشچل ہے ۔ ایسے
آدی پرش کی شرن آ کر کٹمب کا تیاگ کرے اب کٹمب دو پرکار کا
ہے ۔ اول دیہہ گن اور اندریاں دوم ماتا پتا پتر ناری وغیرہ سنسار
کا بستار جدا جدا دکھائی دیتا ہے ۔ کوئی دکھی ہے کوئی سکھی ۔
سادھ چور برہم کے اپاسک اور اگیانی ۔ دیہہ دھاری اور اسی طرح
انیک بھانت کی رچنا دیکھنے میں آتی ہے یہ سب کٹمب ہے
اس کا بھی تیاگ کرے اس آسرے بستار کو بہت جان
کر ستیہ روپ آتما میں درڑھ ہو جائے اس طرح میری شرن
آوے ۔ مان رہت ہو ۔ دوسرے کا سنگ تیاگ دے ۔ نربندھ
ہو رہے ۔ کسی سے موہ نہ لگاوے ۔ اور سب بھوت پرانیوں
کے آتما ست روپ برہم میں من کو نشچل کرے سانس لیتے

اور ودوڑتے میں بھی میرا نام لیتا رہے اور کہے آدپرش ابناشی بھگوان
آپ کی شرن ہوں اور سوائے میرے چرنار بند کی سیوا اور سمرن
کے کسی کو کچھ نہ مانے اس طرح جو بھگت میری شرن آتا ہے میں
اسے شیت اوسن ۔سکھ دکھ اور شوک کے سمندر سنسار سے
مکت کر کے وہاں (سرد) (گرم) لے جاتا ہوں (۶) جہاں سورج اور چاند کی پہنچ نہیں
ہے ۔اور نہ آگ وہاں پہنچ سکتی ہے ۔وہ اس پد کو پہنچ کر پھر سنسار
مارگ میں نہیں آتا ۔ایسا پرم دھام میرا گھر ہے ۔پس آدی پرش کی شرن
آکر بھگوان کے پرم دھام ابناشی پد میں جا پراپت ہوتا ہے (۷) اے
ارجن اب اور سُن ۔جیو لوگ میں یہ جیو میری ہی انش ہے ۔اور
میں ہی ہوں جیسے سمندر کی ترنگیں دراصل سمندر ہی ہیں یا جس طرح
بیج سے پھل ہے ۔اسی طرح یہ جیو برہم ہے اور سناتن پراتن
ہے ۔پانچ اندریاں چھٹا من یہ چھ ہی جیو کے آسرے اپنے گنوں کی طرف
کھنچے جاتے ہیں (۸) یہ جیو کانوں ۔ناک ۔جیبھیا ۔آنکھوں جلد بدن اور من کے
دوارا وشیوں کو بھوگتا ہے ۔(۹) اب شریر کا تیاگنے اور لینے کا برتانت
سن ۔دیہہ کا ایشور جیو ہے دیہہ تیاگتا جیو کی الانگھ کہلاتی ہے یہ جیسی
واسنا سے دیہہ تیاگتا ہے ۔ویسی واسنا ساتھ لیجاتا ہے جیسے جیسی
دستور سے پون چلتی ہے ۔ویسی ہی واسنا پون کے ساتھ آتی ہے
یہ پانچوں اندریاں اور ان کا ادھیکاری چھٹا من یہ آپس میں
مل کر بھوگ بھوگنے ۔چلتے بیٹھتے ۔بھوجن کرتے اور سدا اچھ

کام کرتے ہی رہتے ہیں۔ یہ جیو جو کچھ کرتا ہے۔ اندریوں اور من کے ساتھ ملا ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کوتک کو موڑھ اگیانی نہیں دیکھ سکتے لیکن گیانی گیان نیتروں سے میری رچنا کا کوتک دیکھتے ہیں۔ وہ گیان کے نیتر گیان سے اپجتے ہیں۔ میرے سمرن اور دھیان میں لگنے سے گیان اپجتا ہے۔ لیکن اگیانی یتن کرنے پر بھی اسے نہیں دیکھ سکتے (۱۲) وہ کیسا کوتک دیکھتے ہیں سو سن۔ سورج میں جو اپنے پرکاش سے سب لوگوں کا اندھکار مٹاتا ہے۔ تو میرا ہی تیج جان اور چندرما اور اگنی کے تیج کو بھی تو میرا ہی تیج مان (۱۳) اور بھومی میرے ہی آشرے سے استھاور جنگم بھوت پرانیوں کو دھارے ہوئے نشچل کھڑی ہے اور منشوں میں گھاس اور برکھشوں سب میں چندرما کی کرنوں دوارا رس اور سواد میں ہی ڈالتا ہوں (۱۴) اور سب اگن ہو کر بھوت پرانیوں کے شریروں میں بستا ہوں اور پران اور اپان وایو دوارا منشیوں کا چار پرکار کا بھوجن میں ہی پچاتا ہوں چار پرکار کے بھوجن یہ ہیں۔ بھکش۔ بھوجیہ۔ لیح پیح یعنی پکا ریندھا ہوا۔ بھونا ہوا بھکش۔ اور کچے اناج بھوجن اور ککڑی خربوزہ انار وغیرہ پھل لیح اور دودھ دہی چھاچھ شربت پیح ہیں یہ چار قسم کے آہار ہیں (۱۵) اور سب دیہوں میں میں ہی بیٹھا ہوا ہوں۔ اور منشوں کو گیان دے کر بھلے کرم کراتا ہوں۔ اور اگیان دے کر برائی کی طرف لے جاتا ہوں۔ اور سب ویدوں میں پہچاننے یوگیہ میں ہی ہوں۔ اور ویدوں کو اپجانے اور انت کرنے والا بھی میں ہی ہوں

انت کرنے والا اس لیئے ہوں کہ وید بھی مجھے اننت کہتے ہیں (۱۶) اے
ارجن اور سن سب بھوت پرانی دیہہ دھاریوں کا بستار دو پرکار
کے پرشوں کا ہے۔ ناشوان اور ابناشی دونوں کا برتانت سن۔
جو بہت تتوں کا شریر پرش ہے وہ ناشوان ہے اور دوسرا جیو پرش
ابناشی ہے۔ ان دونوں پرشوں کا وستار پیدا ہوا ہے (۱۷) ان
دونو پرشوں سے بڑھ کر تیسرا ایک اور اتم پرش ہے جسے پرماتما کہتے
ہیں۔ جس کے بہتر اگھاڑنے سے برہما سے چیونٹی پرینت سب بھوت
پرانی چودہ لوگوں سمیت پرگٹ ہوئے ہیں اور سب کا پالن ہوتا ہے۔ اور
اس کی پلک لگنے سے پرلے ہو جاتے ہیں (۱۸) ایسے مہان پرتاپی کو پر
ملتما اور پرشوتم کہتے ہیں کیونکہ یہ ابناشی اور جیو سے اتم ہے اس لیئے
لوگوں اور ویدوں میں اس کا نام پرشوتم ہے۔ وہ پرشوتم میں ہوں (۱۹)
اے ارجن میرے گیانی بھگت اس طرح مجھے پرشوتم پہچان کر ویدوں
اور سبھی بھاووں سے میرا بھجن کرتے ہیں (۲۰) اے ارجن یہ جو کچھ سانکھ
میں نے تجھے کہا ہے سوائے نہہ پاپ ارجن تو اس شاستر کو سمجھ اور
مجھے پرشوتم جان کر میرے چرنوں میں درڑھ ہونے سے کرتارتھ ہوگا۔

اتی شری بھگوت گیتا سو برہم ودیا یا نگ یوگ شاستر ے شری کرشن
ارجن سنبادے پرشوتم یوگ نام پندرہواں ادھیائے سمپورن ہوا ؛

پندرہویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائینو واچ - گورو دیس کے راجہ کا نام نرسنگھ تھا اس کے منتری کا نام برہما تھا - راجہ کو اپنے منتری پر بڑا اعتبار تھا - اور اپنے دل میں کہتا تھا - کہ میرا منتری بڑا بھلا ہے - منتری دل میں بڑا کپٹ رکھتا تھا اور یہی چاہتا تھا - کہ راجہ کو مار کر میں راج کروں - ایسی ہی چنتونی میں بہت دن بیتے - ایک دن راجہ سویا ہوا تھا - اور لوگ بھی سوئے ہوئے تھے منتری نے موقع پا کر سب کو مار دیا - اور آپ راج کرنے لگا - اسی طرح بہت دن گذر گئے - آخر ایک دن منتری بھی مرا جمدوت پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے - دھرم راج نے کہا کون ہے - جمدوت بولے یہ پاپی ہے - دھرم راج نے اس کو گھوڑے کا جنم دینے کا حکم دیا - سنگلدیپ میں وہ گھوڑا ہوا - پھر اس کو ایک بیوپاری نے خرید لیا وہ لے کر اپنے دیس میں آیا - راجہ کے سیوکوں نے راجہ کو خبر دی - کہ ایک بیوپاری بڑے اچھے گھوڑے لایا ہے - راجہ نے اچھے گھوڑے خرید لئے اور سب کو پھیرنے کا حکم دیا اس نے راجہ کو دیکھ کر اپنا سر ہلایا - راجہ نے برہمنوں سے پوچھا یہ کیا کارن انہوں نے کہا آپ کو سیس نوایا ہے - راجہ نے کہا یہ بات نہیں کچھ اور بھید ہے - اب اس کو میں نے خریدا ہے بہت دن گذرنے پر راجہ ایک دن سنگلدیپ والے گھوڑے پر سوار

ہو کر شکار کھیلنے گیا۔ جب شکار کے پیچھے گھوڑا ڈالا شکار کو جا پہنچا پہلے راجہ تیراں برچھیوں سے شکار کرتا تھا۔ اُس روز ہاتھ سے پکڑ لیا اتنے میں دن دوپہر ہو گیا راجہ کو پیاس لگی۔ بن میں ایک کٹیا دیکھی۔ وہاں ایک سرو ور تھا۔ گھوڑے کو ایک برکش سے باندھ کر آپ اندر چلا گیا وہاں ایک تپسی بیٹھا اپنے پتر کو شری گیتا جی کے پندرہویں ادھیائے کا پاٹھ پڑھا رہا تھا۔ تپسی نے پتر کو برکش کے پتے پر گیتا کا شلوک لکھ دیا اور کہا کہ پتر کھیلتا بھی رہو شلوک بھی یاد کرنا وہ پتر لڑکا لے کر جہاں گھوڑا بندھا تھا۔ آ کر کھیلنے لگا پتر گر پڑا تو گھوڑے نے اکھشر دیکھتے دیکھتے ہی جان دیدی۔ اور دیو دیہی پا کر بیکنٹھ کو چلا۔ اور اکاش میں جا کھڑا ہوا راجہ نے باہر آ کر دیکھا۔ تو گھوڑا مرا پایا بہت حیران ہوا۔ کہ اس کو کس نے مارا ہے۔ اتنے میں اکاش سے دیو دیہی بولی۔ کہ راجہ تیرا گھوڑا میں ہوں دیو دیہی پا کر بیکنٹھ کو جا رہا ہوں راجہ بولا کس کرنی سے دیو دیہی کو پراپت کر کے بیکنٹھ کو جا رہا ہے دیو دیہی بولی یہ بات اس رکھشیر سے پوچھ راجہ نے پھر رکھشیر سے پوچھا یہ کیا کارن ہے رکھیشر بولا راجہ میں نے اپنے پتر کو گیتا کے پندرہویں ادھیائے کا شلوک برکش کے پتے پر لکھ کر دیا تھا وہ پتا لڑکے سے تیرے گھوڑے کے آگے گرا وہ اکھشر لکھے ہوئے دیکھ کر مکت ہوا۔ راجہ بولا یہ پہلے جنم کون تھا۔ میں نے جس دن اسے خریدا تھا۔ اس نے مجھ کو دیکھ کر سر پھیرا۔ لیکن یہ بھید نہ معلوم ہوا کر پا کر کے

مجھے بتلاؤ۔ رکھیشر بولا راجہ تو پچھلے جنم راجہ تھا یہ تیرا منتری تھا اس نے تجھے مار ڈالا آپ راج کرنے لگا۔ اب پھر تو راجہ ہوا جب یہ مرا تو اسکو جم دہرم راج کے پاس لے گئے دھرم راج کے حکم سے گھوڑے کی جون پائی۔ تو نے اسکو مول لیا۔ اسنے سہلایا تھا۔ دلمیں کہنے لگا راجہ تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں تیرا وہی منتری ہوں جسنے تجھے پچھلے جنم میں مار ڈالا تھا اتنی بات کہہ کر وہ رکھیشر چپ ہو گیا راجہ یہ بات سن کر پشیمان ہوا پیچھے سے راجہ کا لشکر بھی آ پہنچا راجہ رکھیشر کو نمسکار کر کے گھوڑے پر سوار ہو کر گھر آیا راج اپنے پتر کو دے کر تپسیا کرنے چلا گیا اور گیتا کا پاٹھ کرنے سے مکت ہوا۔ اے لچھمی یہ شری گیتا جی کے پندرہویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو میں نے تم کو سنایا۔ پندرہویں ادھیائے کا مہاتم سنپورن۔

سولہواں ادھیائے

دیواسر سمپتی یوگ

بھگوان بولے (۱ و ۲ و ۳) اے ارجن اور سن۔ منش دو سوبھاؤ والے ہیں۔ (۱) دیوتا سوبھاؤ (۲) راکشش سوبھاؤ پہلے میں تجھے دیوتا سوبھاؤ والوں کے لکھشن کہتا ہوں۔ وہ نربھے ہوتے ہیں ان کا انتہ کرن (ہردا) شدھ اور نرمل ہوتا ہے اور ان کے من میں میرے جاننے کا گیان رہتا ہے۔ میرا بھجن اور سمرن کرتے رہتے ہیں۔ یتھا شکتی دان کرنا اندریوں کو جیتنا۔ یگیہ کرنا۔ ویدوں سے میری مہما گانا ۔ ہری کیرتن

پرانوں کے ستوتر پڑھنا۔ میرے نام کا کیرتن گانا اور تپسیا (جس کا ذکر
۱۷ ویں ادھیائے میں ہوگا) دیا کرنا۔ کسی جیو کو نہ ستانا۔ کومل سوبھاؤ
رہنا سچ بولنا۔ اور ست پرشوں کا سنگ کرنا۔ کسی پر کرودھ نہ کرنا۔ اور اتنا
ہی بھوجن چھاون لینا۔ جو شریر کی رکھشا کے لیئے کافی ہو۔ زیادہ اپنے پاس
نہ رکھنا۔ یعنے تیاگ کرنا۔ شانت سکھ میں مگن رہنا۔ کسی کی نندا
نہ کرنا۔ سب کو سکھ دینا۔ اور مستقل مزاج ہونا۔ اندریاں اور آسن کو
نشچل کرنا۔ کھشماونت (دیاوان) ہونا دھیرج رکھنا۔ اور یہ جاننا
کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ ایشور کی اچھیا سے ہوتا ہے میری شرن رہنا
سدا سنتشٹ (صابر) اور پرسن رہنا۔ دیہہ کو جل اور مٹی سے اور انتہ
کرن کو میرے سمرن بھجن سے شدھ رکھنا کسی سے کپٹ نہ رکھنا
اپنی شوبھا نہ کرنا۔ گورو گوسائیں نہ ہو بیٹھنا۔ اے ارجن یہ لکھشن دیوتا
سوبھاؤ منشیوں کے ہیں (۴) اب راکھشس سوبھاؤ والوں کے لکھشن
سن۔ پاکھنڈ کرنا یعنے اپنے آپ کو ظاہرا دھرماتما دکھانا اور اندر میں پاپ
کرنا یہ تو گرہستی پاکھنڈی ہیں۔ اب اتیت کا پاکھنڈ سن جو سنسار تیاگی
ہونے پر بھی میرے سوا کسی اور وستو کی کامنا کرتا ہے اور اپنے
آپ کو بڑا گیانی بتاتا ہے۔ اور کٹھور بچن بولتا ہے۔ اے بھارت
یہ نیچ پرکرتی دنیوں کا پھل ہے۔ ان کی اتپتی اگیان سے ہے۔
(۵) اب دونوں پرکرتیوں کا پھل سن۔ جن منشیوں کی دیوی پرکرتی
ہے۔ وہ مکت پاتے ہیں۔ اور دیت پرکرتی والے سنسار

کے جنم مرن کے بندھنوں میں پڑے رہتے ہیں۔ جب ارجن نے
سری کرشن بھگوان کے مکھ کمل سے دونو کے لکھشن سنے تب
ارجن سوچنے لگا۔ کہ کوئی دیتوں کا سوبھاؤ مجھ میں تو نہیں ہے تب
بھگوان نے اس کی یہ دشا دیکھ کر کہا کہ اے ارجن تو سوچ نہ کر۔ تو دیوتا
کی پرکرتی لے کر پیدا ہوا ہے۔ (۶) اے ارجن منشیوں میں یہ دو ہی
سوبھاؤ برتتے ہیں۔ سو دیوتا سوبھاؤ تو مَیں نے تجھے بستار پوربک بتلا
دیئے۔ لیکن دیتوں کے سوبھاؤ تھوڑے ہی کہے ہیں۔ اب تجھے
وہ بستار پوربک سناتا ہوں۔ (۷) جن منشیوں میں دیتوں کے سوبھاؤ
ہیں۔ وہ نہ گرہست میں سکھی رہتے ہیں اور نہ گرہست تیاگ کر۔
وہ اُتپتی کا بھید نہیں جانتے اشنان نہیں کرتے پوتر نہیں رہتے (۸)
اُنہیں ابناشی آتما دکھائی نہیں دیتا وہ آپس میں بحث کرتے ہیں۔
پرمیشور کہاں ہے۔ کس نے دیکھا ہے وہ ہے ہی نہیں۔ یہ
سنسار آپ ہی آپ اپجا ہے۔ اس کا بنانے والا کوئی نہیں ہم
آپ ہی پیدا ہوئے ہیں۔ وہ سواد بھوجن کھانے اور استری سنبھوگ
کو ہی جیون کا بڑا لابھ سمجھتے ہیں (۹) اس طرح ان کی بدھ اندھی
ہو گئی ہے۔ وہ کم عقل ایسے کام آرنبھ کرتے ہیں جس سے آپ
کو اور سب لوگوں کو دکھ پہنچے (۱۰) انہوں نے ایسے بُرے کاموں کا
آشرا لیا ہے اور پاکھنڈ اور گرب (غرور) کی وجہ سے بدھی ہین ہو گئے
ہیں۔ مایا کے موہے ہوئے مِتھیا مارگوں پر چل کر نہایت اپوتر سوبھاؤ

ہو رہے ہیں (۱۱) پرلے تک نرتیبہ چنتا میں مگن رہتے ہیں انہوں نے
استری سنبھوگ ہی بڑا لابھ جانا ہے (۱۲) نانا پرکار کے بھوگوں کے
خواہشمند اور آشاؤں کے پھانسے میں بندھے ہوئے ہیں۔ کام کرودھ
میں مگن ہیں۔ بھوگوں کے نمت چھل اور کپٹ سے دھن سپدا کرتے ہیں
(۱۳ و ۱۴ و ۱۵) اور دھن کما کر کہتے ہیں۔ کہ میرا یہ منورتھ تو پورا
ہو گیا۔ ایسے ہی کل اور پرسوں بھی اپنے منورتھ پاؤں گا یہ شترو تو میں
نے مار لیا ہے۔ اوروں کو بھی ماروں گا میں ایشور ہوں بلوان ہوں
پراکرمی ہوں اور سکھی ہوں۔ اور آدی نشا ہو کا رہوں۔ مجھ سا دوسرا
کوئی نہیں۔ میں سب کا ٹھاکر اور سب میرے داس ہیں میں یگیہ
کروں گا دان دوں گا۔ اور سکھی رہوں گا) وہ ایسے اگیان سے
موہت ہو رہے ہیں (۱۶) انیک وشیوں کی باتوں میں ان کا من
بھرمتا رہتا ہے۔ اور نانا پرکار کی کامنائیں پکڑے ہوئے ہیں سو وہ
اگیانی نرک میں جا کر پڑیں گے (۱۷) اب ان کے یگیہ۔ ہوم۔ شرادھ
کھیا ہی بیٹے بیٹی کے بیاہ کی ودھی سن وہ اہنکار سے کہتے ہیں۔ کہ
کہ یہ یگیہ میں نے کیا ہے۔ کسی کو سر نہیں جھکاتے دولت کے غرور
سے متوالے ہو رہے ہیں۔ اور صرف لوگوں میں بھلا کہلانے کے لئے
یگیہ کرتے ہیں (۱۸) ایسے پاکھنڈی شاستر یگتی سے یگیہ نہیں کرتے
اور اہنکار بل اور گرب اور کام کرودھ آدی انیک وکاروں سے
بھرے ہوئے ہیں اور مجھ پرمیشور کی جو سب دیہہ

دھاریوں میں بیاپ رہا ہوں نندا کرتے ہیں (۱۹) ایسے کٹھور ادہم نیچ
پاپی منشیوں کو میں دکھدائک کلیشوں سے بھری ہوئی گدھے کتوں وغیرہ
کی اگیان جونوں میں ڈالتا ہوں (۲۰) اے کنتی نندن ارجن جنہوں
نے مجھے نہیں پایا۔ اور مجھ میں پرورت نہیں ہوئے وہ بارمبار یہ نیچ
جونوں میں بھرمتے پھرتے ہیں (۲۱) اے ارجن نرک کے تین
دروازے ہیں کام کرودھ اور لوبھ جو آتما کا ناش کرتے ہیں۔ ارجن
تو ان تینوں کو تیاگ (۲۲) اے کنتی نندن ارجن تموگنی نرک کے ان
دروازوں سے بچ کر جو اپنے آتما کا ادہار کرتا ہے وہ منش پرم
گتی کو جا پراپت ہوتا ہے (۲۳) اور جو کوئی شاستر کی بدھی تیاگ کر جگیہ
دان تپسیا کرتے ہیں نہ تو کسی کرم کا انہیں پھل ملتا ہے۔ اور نہ سکھ
پراپت ہوتا ہے۔ اور نہ ہی پرم گتی پراپت ہوتی ہے۔
(۲۴) اس لئے اے ارجن بھلے نرمل مت کے لوگ جو کچھ گیان
تپسیا کرتے ہیں سو من کی بدھ کو سمجھ کر کرتے ہیں وہ میری کرپا سے
نشچے گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو
برہم ودیا یانگ یوگ شاستر سے شری کرشن ارجن سنبادے دیوا سر سمپتی
جوگ نام ۱۶ واں ادھیائے سمپورنم

سولھویں ادھیائے کا مہاتم

نارائینو واچ۔ سورٹھ دیس کے راجہ کا نام کھڑک باہو تھا

راجہ بڑا دھرماتما تھا۔ اور اس کے نگر میں گھر گھر ٹھاکر دوارے تھے بڑے
جگ ہوتے تھے اور گھروں میں سونے کے تھم لعل جواہر
سے جڑے ہوئے تھے اور راجہ ہری کا بھگت تھا اور سادہوں سنتوں کی
سیوا بہت کرتا تھا اس کی پرجا بہت دہرماتما تھی اور سکھی رہتی تھی راجہ
جیووں پر بہت دیا کرتا تھا اور راجہ کے گھر ہاتھی گھوڑے بہت
تھے ان میں ایک ہاتھی خونی تھا۔ نگر میں اس کا بڑا شور مچا تھا کوئی
مہاوت اس کے پاس نہ آتا جو آتا اس کو مار ڈالتا اور نہ کسی مہاوت
کو سوار ہونے دیتا راجہ نے دور دور سے مہاوت بلوائے اور کہا
جو اسکو پکڑے گا بہت انعام پائے گا۔ ہاتھی مندروں کے آگے کھڑا
رہتا جس کوچہ میں جاتا اس کو برباد کر دیتا جو نزدیک آتا اس کو مار ڈالتا مگر بشن
بھگتوں کو نہ مارتا جب نگر میں آتا تو بہت دکھ دیتا اور کبھی بن کو نکل جاتا تو
برگشوں کو گراتا نگر میں آکر بہت اپدر کرتا راجہ دن رات فکر میں رہتا۔ اور
دل میں وچار کرتا کوئی ایسی تجویز ہو۔ جس سے یہ ہاتھی پکڑا جاوے لیکن
کچھ نہ ہو سکا ایک دن ہاتھی چلا آتا تھا۔ تو لوگوں نے ایک سادہو کو کہا۔ کہ
ہٹ جاؤ ورنہ ہاتھی تجھ کو مار دے گا۔ سادھو بولا مجھ میں بھجن کا بل ہے
ہاتھی کی طاقت نہیں جو میرے نزدیک آوے لوگ کہنے لگے۔ وہ بھجن
کیا جانتا ہے۔ ضرور تجھ کو مار دے گا۔ سادھ بولا ہاتھی ان کو مارتا ہے
جو پرمیشور کے بھجن سے بے مکھ ہیں میں تو ہری کا بھگت ہوں میرے من
میں گیان آیا ہے بغیر آئی کوئی نہیں مرتا اتنے میں ہاتھی آپہنچا۔

سادھ جہاں کھڑا تھا کھڑا رہا جب ہاتھی نزدیک پہنچا۔ تو سادھ نے
ہاتھی کو نیتروں سے دیکھا۔ ہاتھی نے سونڈ سے سادھ کے
چرن پکڑے۔ تب لوگوں نے سوچا اب ہاتھی اس کو مار دے گا
لیکن ہاتھی چرن پکڑ کر کھڑا رہا سادھ بولا اے گج اندر میں تجھے جانتا
ہوں تو پچھلے جنم کا پاپی ہے تو چنتا مت کر میں تیرا ادھار کروں گا گج اندر
بار بار چرن پکڑتا اور ماتھا نواتا تھا لوگوں نے راجہ سے جا کر کہا
آپ جس ہاتھی کو پکڑنے کی چنتا کرتے تھے۔ اس کو ایک سادھ نے
آگے کھڑا کیا ہے۔ یہ بات سن کر راجہ آیا اور دیکھا کہ ہاتھی سادھ کے
آگے کھڑا ہے۔ مہاتما بولا۔ گج اندر آگے آؤ ہاتھی نے آگے آکر
چرن باندھے۔ اس گیتا پاٹھی مہاتما نے کرمنڈل سے جل لیکر منہ سے
کہا میں نے گیتا کے سولہویں ادھیائے کے پاٹھ کیئے کا پھل تجھ کو دیا۔
اس پن کر کے ہاتھی ادھم دیہہ سے چھوٹا۔ تت کال ہاتھی کی دیہہ تیاگ
کر دیو دیہی ہوا۔ آکاش سے بوان آیا۔ اس میں بیٹھ کر راجہ کے سامنے
آکھڑا ہوا۔ کہا اے راجہ میں تیرے نگر میں اسی نمت رہتا تھا۔ تو بڑا
دھرمگ ہے۔ میں وچار کرتا تھا کوئی ایسا بھی ہووے جو مجھے اس
ادھم دیہہ سے چھڑائے۔ سو اس مہاتما نے مجھے ادھم دیہہ سے
چھڑایا۔ اب میں مکت ہوا ہوں یہ بات کہہ کر دیو دیہی بیکنٹھ کو گیا تب
راجہ نے آکر سادھ کو ڈنڈوت کی اور کہا کہ اے مہاتما جی
آپ نے کون پن کیا کون منتر پڑھا جس سے ہاتھی مکت ہوا

وہاتما بولا۔ میں نے گیتا کے سولہویں ادھیا کے پاٹھ کئے ہوئے
کا پن اس کو دیا ہے۔ اس پن کے بل سے ہاتھی مکت کو پراپت ہوا
راجہ بولا یہ ہاتھی پچھلے جنم کون تھا سادھ بولا یہ پچھلے جنم ایک اتیت
کا بالکا تھا۔ گرو نے اس کو ودیا بہت پڑھائی ایک سمے گرو تیرتھوں
کو گیا وہ بالکا پیچھے اس کے گھر رہا۔ بالک کی پربھتا بہت ہی بھلے
بھلے پُرشوں میں ہوئی۔ تین برس گزر گئے گورو آیا اس نے سمجھا میرا
گورو آیا ہے مگر اس نے سیس نہ نوایا کہ میری مانتا گھٹ جائے گی
اپنے بستر موندھ کر چپ ہو رہا۔ گورو نے سمجھا اس نے مجھے دیکھ کر آنکھیں
بند کر لیں گرو نے سراپ دیا کہ جا اندھے مجھے دیکھ کر سر نہیں نوایا۔
اور نہ ڈنڈوت کری۔ اپنی بڑائی کا ابھمان کیا جا تو ہاتھی کی جون میں
پڑے گا۔ اس نے بنتی کی گروجی مجھے معلوم ہے کہ آپکا بچن بھی نہ
جائے گا مگر ادہار کب ہو گا گورو بولا کہ جو کوئی سولہویں ادھیا گیتا کا پن
تجھے دے گا۔ تب تیری مکت ہو گی یہ بات سنکر راجہ نے وہاتما
سے کہا مجھے گیتا کا پاٹھ کرنا سکھاؤ اس سادھ نے راجہ کو گیتا
کا پاٹھ کرنا سکھایا راجہ اپنے پتر کو راج دے کر تپسیا کرنے چلا گیا۔
سری نارائن جی کہتے ہیں اے لچھمی یہ سولہویں ادھیائے کا مہاتم
ہے جو تم نے سرون کیا۔ ات سری پدم پرانے ستی الیشر سنبادے
اترا کھنڈے گیتا مہاتمے سولہویں ادھیاء کا مہاتم سمپورن۔

ستارھواں ادھیائے

شردھا وبھاگ یوگ

ارجنو واچ (۱) اے مہا پربھو۔ جو شاستر کی بدھ نہیں جانتے وہ آپ
کو نہیں پہنچانتے۔ صرف شاستروں کے جاننے والے ہی آپ کو جانتے
ہیں۔ اور آپ کو ابناشی اور پرم آنند کا ساگر جان آپ کی شرن آئے
ہیں وہی آپ کے بھگت ہیں وہی شاستر کی بدھ کو جانتے ہیں۔ لیکن
جو مند بھاگیہ شاستر کی بدھ کو نہ جانتے ہوئے آپ کا بھجن تیاگ کر
کسی اور دیوتا کی پوجا شردھا سے کرتے ہیں اے کیشو وہ ساتکی ہیں یا
راجسی، یا تامسی کریا کرم کے اس کا اثر کہیئے۔ (۲ و ۳) شری بھگوان
جی نے جواب دیا اے ارجن پوجا کرنے کی شردھا بھی منشوں میں
تین پرکار کی ہے یعنی ساتکی۔ راجسی اور تامسی جو منشوں کے دل
میں آپ ہی جاگ اٹھتی ہے۔ یہ تینوں شردھا ہیں تجھے جدا جدا
کہتا ہوں۔ سن (۴) ساتکی پرکرتی کے منشوں کی شردھا دیوتاؤں کی
پوجا میں لگتی ہے۔ اور راجسی پرکرتی کے لوگ یکھشوں اور راکھشوں
کی پوجا میں شردھا رکھتے ہیں۔ اور تامسی پرکرتی والے بھوت پریت
اور اگنی کی پوجا کرتے ہیں (۵ و ۶) اسر دیت ایسی سخت تپسیا کرتے
ہیں۔ جو شاستروں میں نہیں لکھی ہے لیکن ان کے من میں منش بدھی
ہوتی ہے وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے تپسیا کرتے ہیں اور من میں

پھل کی اچھیا رکھتے ہیں وہ موڑھ گھور تپسیا کر کے اپنا شریر بھی دکھی کرتے ہیں اور مجھ آتمارام کو بھی دکھ دیتے ہیں ایسے اندھمت اگیانیوں کی تپسیا دیتیوں کی تپسیا ہے (۷) اب آہار (غذا) کی بات سن۔ جیسے تین تین پرکار کے یگیہ تپسیا اور دان ہیں۔ اسی طرح آہار بھی تین ہی پرکار کا ہے ان کا فرق الگ الگ سن (۸) پہلا آہار ساتوکی ہے۔ جس کو کھانے سے منشیوں کی عمر بڑھے (جیسے امرت پان کر کے دیوتا امر ہیں) شریر میں بل ہو۔ روگ رہت رہے پریت پیدا کرنے والا ہو۔ یعنی میٹھا رس والا سواد و۔ یہ آہار ساتکی منشوں کو پیارا ہے (۹) راجسی آہار کڑوا۔ کھٹا نمکین اور روکھا۔ روگ دکھ کا بڑھانے والا راجسی لوگوں کو اچھا لگتا ہے (۱۰) اور تامسی آہار یعنی رات کا باسی۔ بے سواد۔ بدبودار۔ ہر کسی کا جھوٹا تامسی لوگوں کو پسند ہوتا ہے (۱۱) اے ارجن اسی طرح تین پرکار کے یگیہ ہیں جس میں پھل پانے کی کچھ کامنا نہ ہو۔ شاستر کی بدھی انوسار کیا جائے اپنا دھرم سمجھ کر ساودھانی سے کیا جائے۔ (۱۲) راجسی یگیہ جس میں پھل پانے کی کمتنا ہو اور لوگوں میں سریشٹ کہلانے کے لیئے یگیہ کرے۔ اے سریشٹ ارجن وہ یگیہ راجسی ہے (۱۳) تامسی یگیہ وہ ہے جس میں نہ شاستر کی ودھی ہو اور نہ پوزتا۔ وید منتر نہ پڑھے جائیں دکھشنا نہ دی جائے۔ وہ یگیہ تامسی کہلاتا ہے۔ (۱۴) اب تین پرکار کی تپسیا سن جِن جرن دہاں رکھے جہاں کوئی چھوٹا جیو نہ ہو۔ یہ چرن تپسیا ہے۔ ہاتھوں کی تپسیا یہ ہے۔ کہ کسی جیو کو ہاتھوں سے دکھ نہ دے اور

شریر کو جل اور مٹی سے شدھ کرنا۔ داتون کرنا۔ اشنان کرنا۔ تلک لگانا۔ سالگ رام کی پوجا کرنا اور برہمنوں اور میرا گیان اپدیش کرنے والے گورو کی سیوا کرنا۔ برہم چریہ (گرہستی کی حالت میں پراستری کا اور وِرکت تیاگی دِشا میں استری ماتر کا بھی دھیان نہ کرے) رکھنا اور ماتا پتا کی سیوا کرنا یہ شاریرک تپسیا کہلاتی ہے۔ (۱۵) کومل اور ایسے ستیہ بچن بولنا۔ جسے سنکر کسی کو دکھ نہ ہو۔ اور سب سے میٹھی بانی بولنا۔ گیان اپدیش کرنا اور وید شاستر گائتری سہنسر نام شیر کھا۔ ستوتر۔ میری کتھا اور بھجن اور بشن پدے گانا۔ بچن تپسیا کہلاتی ہے۔ (۱۶) اب من کی تپسیا سن۔ من کو پرسن رکھنا اور میرے پریم امرت کو پان کرنا یعنے مجھ سے پریت لگانا۔ اور من کو مجھ میں نشچل کرنا۔ شدھ اور نرمل رہنا۔ مانسک (من کی) تپسیا کا نام ہے (۱۷) سوانس سوانس میرے مختلف ناموں کو اچارن کرنا۔ سانس کی تپسیا ہے۔ شاریرک۔ بچن۔ من اور سانس کی تپسیا کہلاتی ہے۔ اب یہ بھی تین قسم کی ہے۔ جو پرم شردھا سے یہ چاروں تپسیا کرے اور پھل کی اچھیا نہ کرے۔ میرا ہی سمرن کرے تو وہ ساتکی تپسیا ہے (۱۸) لیکن جو لوگوں میں بھلا کہلانے یا اپنی پوجا پرتشٹھا کرانے کے لئے کی جائے۔ تو ایسی پاکھنڈ تپسیا کو راجسی جان۔ وہ تپسیا نشپھل جاتی ہے (۱۹) جو اگیان کے بس ہو کر ایسی تپسیا کرے۔ جو کسی کا برا کرنے کے لئے اپنے شریر کو کشٹ دے کر کی جاوے سا ایسی تپسیا تامسی تپسیا کہلاتی ہے۔ (۲۰) اب تین پرکار کا دان سن۔ پہلے

ساتگی دان سن۔ جو دان شردھا سے پوتر ہو کر کسی پھل کی کامنا کئے بغیر
کسی شدھ کُل کے رشدھ اور ودوان) برہمن کو گائے کے گوبر
سے پوتی ہوئی۔ پوتر بھومی پر پرانہ کال دیا جائے۔ وہ ساتگی دان ہے
(۲۱) اس برہمن کو دان دینا جس سے دھن لابھ کی آشا ہو۔ یا برہمن شدھ
کُل کا داور سریشٹ ودوان۔ دان پاتر) نہ ہو۔ اور پھل پانے کی اچھیا
ہو۔ یا بے بس ہو کر کیا جائے۔ وہ راجسی دان کہلاتا ہے۔ (۲۲) سمہ
بھومی کا وچار نہ کرنا۔ شردھا رہت ہونا۔ آپ بھوجن کر کے پیچھے
دان کرے۔ میلیچھ کو دان دینا۔ کرودھ سے یا گالی دے کر دان دینا
تامسی دان کہلاتا ہے (۲۳ و ۲۴) اے ارجن جس کو پار برہم کہتے ہیں
جسکے رجوگن سے سنسار کی اتپتی کرنے کے لئے برہما۔ اور پالنے کے لئے
ستوگن سے وشنو اور تموگن سے پرلے کرنیوالا مہادیو پرگٹ ہوا۔ اسی نے
ویدا پجائے پھر پار برہم کی آگیا سے وید وکتا برہمانے وید کی بدھی انوسار
اوم کہہ کر یگیہ دان تپ کا اپدیش کیا۔ اور اوم تت ست کا جاپ بتایا
(۲۵) سو مکتی چاہنے والے تت شبد کو کہہ کر اور پھل کی کامنا نہ کرتے ہوئے
یگیہ اور تپ دان کرتے ہیں (۲۶) اب میری بات سن جو میرا بھگت
اس طرح (تت شبد کہہ کر) اپنے شبھ کرم ارپن کرتا ہے۔ تو میں اسے
انگی کار کرتا ہوں پہلے تو مجھے ست کر کے جانے۔ اور پھاشکتی شبھ کرم
مجھے سمرپن کرے۔ اور مجھ سے سویکار کرنے کی پرارتھنا کرے اور اپنے
آپ کو میرا داس جانتا ہوا۔ (۲۷) ست پرش کو اور اپنے کو پہچانے

اور من بچن اور کرم سے بیر اداس ہو کر شردہا سے شبھ کرم (یگیہ، تپ دان) میرے ارپن کرے۔ سو مجھے پراپت ہوتا ہے (۲۸) اور جو شردہا رہت ہو کر ہوم یگیہ یا دان کرتے ہیں۔ تو نہ میں انہیں انگیکار کرتا ہوں اور نہ وہ دیوتا اور پتروں کو پراپت ہوتا ہے۔ ان کا پھل بھوت پریتوں کو پراپت ہوتا ہے۔ اور کرنے والا بھوت پریت کی جون میں جا کر اس کا پھل بھوگتا ہے۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد سو برہم ودیا یانگ یوگ شاسترے سری کرشن ارجن سنبادے تری گن شردہا وبھاگ یوگو نام ۱۷ واں ادھیائے سمپورنم

ستارہویں ادھیائے کا مہاتم

نارائینو واچ - منڈلیک نام ایک دیش تھا۔ وہاں کے راجہ کا نام دوشاسن تھا۔ اور ایک دوسرے دیش کا راجہ تھا۔ دونوں نے شرط لگائی۔ کہ جس کا ہاتھی جیت جاوے وہ سو درب لیوے دوسرے دیش کے راجہ کا ہاتھی جیتا۔ اور دوشاسن کا ہاتھی ہار گیا۔ اور کچھ عرصہ بعد وہ ہاتھی مر گیا۔ راجہ کو فکر ہوا اور دل میں کہنے لگا۔ ایک درب گیا دوسرا ہاتھی مرا۔ تیسرا لوگوں میں ہنسی ہوئی۔ میری نندا ہوئی۔ اسی فکر میں راجہ مر گیا۔ جمدوت راجہ کو پکڑ کر دہرم راج کے پاس لے گئے دہرم راج بولا۔ یہ ہاتھی کے بیوگ میں مرا ہے۔ اس کو ہاتھی کی جون دو تب راجہ نے سنگلدیپ میں ہاتھی کی جون پائی۔ راجہ کے ہاتھی

بہت تھے یہ بھی وہیں آ بلا۔ اس کو پچھلے جنم کی خبر تھی۔ کہ میں راجہ
تھا ہاتھی کے ساتھ سندبہہ لگایا تو میں ہاتھی کی جون پڑا ایسے ہی بار بار
پچھتایا اور رُدن کرتا رہتا اور کچھ کھاتا پیتا نہیں تھا۔ ایک دن ایک برہمن
راجہ کے پاس آیا۔ اس برہمن نے راجہ کو گیتا کا شلوک سنا کر پرسن
کیا راجہ نے کہا کچھ مانگ لے جو کچھ تو مانگے گا۔ سو تجھ کو دوں گا۔ برہمن
نے کہا راجہ اور تو سب کچھ میرے گھر ہے۔ ایک ہاتھی نہیں۔ راجہ
نے وہی ہاتھی دے دیا برہمن اپنے گھر لے گیا۔ براہمن نے دانہ پانی
کھلایا اسنے نہیں کھایا۔ اور بہت رون کرتا اور من میں فکر مند رہتا اور
کہتا ایسا کوئی ہووے جو مجھ کو ادھم دیہہ سے چھوڑا دے۔ تب برہمن نے
مہاوت کو بلا کر پوچھا۔ اس کو کیا دکھ ہے۔ یہ کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ مہاوت
نے دیکھا۔ اور کہا اس کو کچھ دکھ نہیں۔ برہمن راجہ کے پاس گیا۔ اور کہا
کہ اے راجہ وہ ہاتھی کچھ کھاتا پیتا نہیں اور رون کرتا ہے۔ راجہ بولا میں
چل کر دیکھتا ہوں۔ راجہ اپنے ساتھ بڑے بڑے وید اور مہاوت لیکر
وہاں گیا۔ اور کہا دیکھو اس ہاتھی کو کیا دکھ ہے۔ ویدوں نے دیکھا اور
کہا۔ اس کو کوئی دکھ نہیں اس کے من میں دکھ ہے۔ راجہ نے کہا تو
پھر یہ بولتا کیوں نہیں۔ راجہ نے کہا منش کی بھاکا سے بول تب وہ بولا راجہ
تو بڑا ادھرمک ہے برہمن بھی بدھ دان ہے۔ راجہ تو مجھے پوچھتا ہے کھاتا کیوں
نہیں اس برہمن کے گھر سب کچھ ہے۔ اسکے گھر کا پرشاد کوئی پن آتما کھاوے
میں تو ادھم دیہی ہوں۔ جب یہ بات برہمن نے سنی تب برہمن نے کچھ

سوچ کر گیتا کے ستارہویں ادھیائے کا پاٹھ سنایا سنتے ہی تت کال ہاتھی کی دیہہ کو چھوڑ دیو دیہی ہوا آکاش سے بوان آیا اس میں بیٹھ کر راجہ کے آگے کھڑا ہوا۔ راجہ کو کہا تو دھن ہے اور برہمن بھی دھن ہے۔ جس نے مجھے کرتارتھ کیا۔ اب میں بیکنٹھ کو چلا ہوں راجہ بولا اپنے پچھلے جنم کی بات سنا۔ تو کون تھا۔ ہاتھی کیونکر ہوا۔ تب وہ بولا میں پہلے راجہ تھا۔ میرا نام دوشاسن تھا۔ ایک راجہ سے شرط باندھ کر ہاتھی لڑایا میرا ہاتھی ہار گیا کچھ دن بعد مر گیا۔ اسکے مرنیکا بہت فکر ہوا میں اسی فکر میں مر گیا۔ جمدوت پکڑ کر مجھے دھرمراج کے پاس لے گئے۔ اس نے کہا یہ ہاتھی کے بوگ سے مرا ہے اس کو ہاتھی کی جون دو۔ اس برہمن نے اب گیتا کے ستارہویں ادھیا کا پاٹھ سنا کر کرتارتھ کیا۔ اب بیکنٹھ کو جا رہا ہوں راجہ اور برہمن سنکر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ نارائن جی نے لچھمی کو کہا یہ مہاتم ہے جو تم نے سنا اتی سری پدم پرانے ستارہویں ادھیا کا مہاتم سمپورن

اٹھارہواں ادھیائے

سنیاس یوگ

ارجن نے شری کرشن جی سے پرشن کیا (۱) مہا باہو میں آپ سے سنیاس اور تیاگ کا تتو جاننا چاہتا ہوں کرپا کر کے مجھے ان دونوں کا الگ الگ اپدیش کرو (۲) سری کرشن جی نے جواب دیا اے ارجن جو سنسار کی کامنا کے سب کرم تیاگ کر میرے چرن کملو میں لپٹ رہے اسے سنیاسی اور

جو میری بھگتی بنا کسی اور وستو کی کامنا نہ کرے اسے تیاگی کہتے ہیں یہ
میرے مت کا تیاگ اور سنیاس ہے (۳) اب شاستروں کے مت
کا تیاگ سن۔ ایک شاستر کہتا ہے۔ برے بھلے سب کرم تیاگ دینے
چاہئیں۔ کیونکہ یہ بھلے اور برے کرم دونوں بندھن میں ڈالتے ہیں۔
بھلے کرم سے سکھ اور برے کرم سے دکھ ملتا ہے۔ بھلے کرم کرتا کے
پاؤں میں سونے کی بیڑی اور برے کرم لوہے کی بیڑی ہیں اس لئے
سب کرم تیاگ دینے چاہئیں لیکن ایک شاستر کہتا ہے۔ کہ یگیہ
دان تپ اشنان کبھی نہ چھوڑنے چاہئیں۔ یہ پوتر کرنے والے ہیں
(۴) سرشیٹ ارجن اب میرے مت کا تیاگ سن تیاگ بھی تین پرکار کا
ہے (۵) یگیہ دان تپ اور اشنان یہ کرم منشوں کو پوتر کرنے والے ہیں
سو یہ کبھی نہیں تیاگ کرنے چاہئیں (۶) جبکی پُرش یہ ست کرم کرتے ہیں
اور پھل کچھ نہیں مانگتے۔ میرے مت میں یہ بات سب سے سرشیٹ ہے
(۷) جو اگیان اور آلس سے ست کرم تیاگ دے اور ان کی نندیا کرے
اس طرح مایا کے موہ میں پھنس کر ست کرم تیاگنا تامسی تیاگ کہلاتا
ہے (۸) اور جو شریر کو کشٹ ہونے کے ڈر سے ست کرم تیاگے اس
تیاگ کا نام راجسی تیاگ ہے۔ ان کو تیاگ کا پھل نہیں ملتا (۹) لیکن
جو کہے کہ میرا برہمن اور کھشتری کا جنم درلبھ ہے۔ اشنان آدی سب
ست کرم مجھے ضرور ہی کرنے چاہئیں۔ جو ایسی شردھا سے ست کرم کرتا
اور پھل کچھ نہیں مانگتا ہے۔ اس کا ایسا تیاگ ساتکی تیاگ کہلاتا ہے

(۱۰) اے ارجن جو بھلے بدھی پرش ہیں۔ وہ ان ست کرموں کی نندیا اور تیاگ نہیں کرتے وہ اپالچھی ہو کر ست کرم کرتے ہیں جن سے ان کی بدھی نرمل ہوتی ہے اور اس میں میری مہما کا گیان اپجتا ہے اور یہ گیان اپجنے سے وہ سنسار کے بندھنوں سے مکت ہوتے ہیں۔ جیسے پوڑیوں دوار امکان پر چڑھ جاتے ہیں اسی طرح یہ ست کرم مکت ہونیکی پوڑیاں ہیں (۱۱) کسی دیہہ دھاری کی یہ شکتی نہیں۔ کہ سب کرم تیاگ سکے ماتا کے گربھ میں آنے کے دن سے لیکر مرنیکے دن تک نہ کرم اور تیاگی کبھی نہیں ہوتا۔ سدا کرم ہی کرتا رہتا ہے۔ یہ نہ کرمی اور تیاگی تبھی ہوتا ہے۔ جو اپالچھی ہو کر ست کرم کرے اور میرے ارپن کردے (۱۲) اب ارجن اور بات سن منشوں کو اپنے کرموں کے تین طرح کے پھل ملتے ہیں بھلے کرموں کا پھل سکھ برے کرموں کا دکھ اور ملے جلے بھلے برے کاموں کا سکھ دکھ دونوں۔ مگر یہ ان کو ہی لگتے ہیں جو سنیاسی اور تیاگی نہیں لیکن جو تیاگی ہو کر میرے چرن کملوں کی شرن آتے ہیں کوئی دکھ دائک کرم نہیں نہیں ویاپ سکتا۔ اور انہیں کوئی بندھن نہیں (۱۳ و ۱۴ و ۱۵) سنساری منشیوں سے جو یہ بھلے برے کرم ہوتے ہیں۔ وہ سب اندریوں اور من سے ہوتے ہیں۔ آتما اکرتا ہے کچھ نہیں کرتا وہ ایک ہی ہے اور نرمل سے نرمل ہے۔ نرمل بدھی والے ہی آتما کو پہچانتے ہیں ان کو کسی کام کئے کا بندھن نہیں ہے۔ لیکن اندھ مت ڈربدھی (بے عقل) آتما کو کرتا سمجھتے ہیں وہ بندھن میں پڑتے ہیں (۱۶ و ۱۷) اے ارجن جن

کی آہنگ بدھی نہیں وہ آپنے آپ کو جڑھ آتما کو اکرتا۔ اور بھلے کرموں کا
کرنے والا دیہہ من اور اندریوں کو سمجھتے ہیں۔ ایسی بدھی والے اگر سب
لوگوں کو بھی مار ڈالیں۔ تب بھی کچھ دوش نہیں لگتا اور نہ کرم بندھن
میں پڑتے ہیں (۱۹) اب اے ارجن تین پرکار کے کرم ہیں اور ان کے
تینوں پرکار کے کرتا ہیں۔ ان کے بھید میں جدا جدا کہتا ہوں۔ تو ان کا
گیان سن (۲۰) جو گیانی سب بھوت پرانیوں میں ایک ابناشی آتما
برہم دیکھتا ہے۔ اور ایسا جان کر سب کو سکھ دینے والا سیوک کی
طرح رہتا ہے اور کسی کو دکھ نہیں دیتا وہ ساتکی گیانی ہے (۲۱) اور جس
گیان سے اپنے پرائے متر شترو وغیرہ کا بھید معلوم ہو۔ وہ راجسی گیان سمجھ
(۲۲) اور جس گیان سے سب کوئی برا نظر آتا ہے۔ اور سب سے ناطہ
جوڑتا ہے۔ اسے تامسی گیان کہتے ہیں (۲۳) اب کرم سن جو کچھ کرم
کرے اور اس کا پھل کچھ نہ مانگے یہ ساتکی کرم ہے (۲۴) اور جو کرم
اہنکار سے اپنا بل دکھانے کے لئے کیا جائے اسے راجسی کرم جان (۲۵)
اور جس کرم سے کسی کو دکھ دینا یا جیو گھات کرنا اس طرح مایا سے موہت
ہو کر کام کرنا تامسی کرم کہلاتا ہے (۲۶) اب کرم کرتا سن جو گیہ شرادھ گیان دان
آدی ست کرم کرے اور پھل کچھ نہ چاہے اور اہنکار سے رہت ہو کر کہے
کہ سب کچھ پرمیشور کا ہے۔ اور پرشارتھ کرے۔ درڑھ چت ہو۔ کامیابی
سے بہت پرسن اور ناکامی سے کلپے نہیں اور سمجھے کہ سب کچھ ایشور کی اچھیا
سے ہی ملتا ہے۔ وہ ساتوکی کرتا کہلاتا ہے۔ (۲۷) کرم کر کے پھل چاہنے والا اور

جیودں کے دکھ دینے میں ہوشیار اور خوشی اور غم سے بھرا ہوا۔ یگیہ کرکے
جگت میں نیک نامی کا خواہشمند لیکن گھر سے جو خرچ ہوتا ہے۔ اس
سے دکھ ہونے والا راجسی کرتا ہوتا ہے (۲۸) اور جو یگیہ شرادھ کھیاہی وغیرہ
کرم شاستر کی ودھی سے نہیں کرتا۔ اور نہ کسی کو مستک نواتا ہے۔ اور جہاں
مورکھ لالچی ہے اور سب کسی سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے وہ تامسی کرتا کہلاتا
ہے (۲۹) اے ارجن تین ہی پرکار کی بدھی اور درڑھتا ہے۔ اب ان کے
بھید جدا جدا سن (۳۰) جس بدھی (عقل) کی بدولت گرہست میں سکھی رہے۔
اور بھلے بُرے کرم کی پہچان ہو۔ اور یہ بھی جانے کہ اس بات سے مجھے
مکتی اور اس سے بندھن ہوتا ہے۔ اتنی باتیں جاننے والی بدھی ساتوکی بدھی
کہلاتی ہے (۳۱) اور جس بدھی سے دہرم کو ادہرم سمجھے۔ بھلے کو برا جانے
ہر بات الٹی مانے اس کو راجسی بدھی کہتے ہیں (۳۲) اور جس بدھی سے
جیو گھات کرنے کو پن سمجھے اور ایسے ہی الٹ سمجھا جائے۔ دہرم کو پاپ خیال
کرے اسے تو تامسی بدھی جان (۳۳) اب درڑھتا (مستقل مزاجی) سن جب
من میں کوئی اور بات نہ آئے۔ ایک بھگوان ہی کو ستیہ جانے اور سب
اندریاں بس میں ہوں۔ کیول میری ہی شرن رہے۔ اتنی باتوں سے ساتوکی
درڑھتا جان (۳۴) اور جو اپنے دہرم میں درڑھ دھن کمانے میں پرشانتی اور
کھانے پینے میں درڑھ (شایق) ہو اسے تو راجس درڑھتا والا سمجھ (۳۵)
جہاں کٹھور ہو۔ بے سہرت ہو کر نیند میں سویا رہے۔ آٹھوں پہر چنتا میں مگن
ہو اور ہر کسی سے جھگڑا فساد کرتا رہے۔ ایسے بے عقل اپنے آپ کو درڑھ بدھی

چنتا اور بکھاد سے نہیں چھڑا سکتے یہ تامسی درڑھتا والے جان (۳۶) اے ارجن اب تین پرکار کے سکھ سن (۳۷) اول ستاتکی سکھ جس سے پہلے اندریوں کو بس میں کرنے کا دکھ ہو اور پیچھے سکھ ہو پہلے من اور اندریوں کو بس کر کے تپسیا کرنا دکھ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن پیچھے سے سورگ ملتا ہے جو ابھیاس کی سب تکلیفوں کو دور کر کے آنند ساگر میں پہنچا دیتا ہے۔ (۳۸) دوسرے راجسی سکھ جس میں امرت سمان سکھ ہوتا ہے لیکن پیچھے سے بِش سمان دکھ ہوتا ہے جیسے استری سنگ کرنے سے پہلے تو امرت سمان سکھ ہوتا ہے۔ لیکن پیچھے سے بِش سمان دکھ ہو جاتا ہے۔ یہ راجسی سکھ کہلاتا ہے (۳۹) تامسی سکھ وہ ہے جس سے پہلے آتما بے سرت رہے۔ اور نیند آلس اور پرماد نتیجہ ہو (۴۰) اے ارجن بھومی سے آدلے کر سب دیوتا میری مایا پرکرتی سے اپجے ہیں اور ان میں مایا کے تین گُن رہتے ہیں۔ لوگوں میں گن ہیں اور گنوں میں لوگ ہیں اس لئے ترگن مئی یہ سرشٹی کہلاتی ہے (۴۱) اے سریشٹ ارجن اب برہمن کھشتری۔ ویش اور شودران چاروں برنوں کے سوبھاؤ کی پرکرتی الگ الگ سن (۴۲) پہلے تو برہمن کے سوبھاؤ کی پرکرت سن۔ اندریوں اور من کو جیتنا تپسیا کرنا۔ پوترتا اور کھشما دھارن کرنا۔ اپنا گیان اور ایشور کا وگیان جاننا۔ یہ برہمن کے سوبھاؤ کی پرکرتی ہے۔ (۴۳) سورما۔ تیجسوی۔ دھیرج رہنا۔ یدھ سے نہ گھبرانا دان کرنا۔ نیائے کرنا۔ دھرم سے راج کرنا اور ایشور میں وشواس رکھنا

یہ کھشتری کے سوبھاؤ ہیں (۴۴) اب ویش کے سوبھاؤ کی پرکرتی سن کھیتی
اور بیوپار کرنا۔ گئوؤں کی سیوا کرنا یہ ویش کے دھرم ہیں اور چاروں
ورنوں کی سیوا کرکے جو پراپت ہو اس میں سنتوش سے اپنا نرباہ کرنا
یہ شودر کے سوبھاؤ کی پرکرتی ہے (۴۵) یہ چاروں ورنوں کے سوبھاؤ
کی پرکرتی کہی۔ اب جو پھل ان چاروں ورنوں کے منشیہ اپنے
اپنے دھرم کرنے سے پاتے ہیں۔ سو سن (۴۶) جس ایشور سے یہ
سرشٹی اپجی ہے اور جو سب جیوں میں ویاپ رہا ہے وہ اس ابناشی
پار برہم کو پاتے ہیں اور چاروں ورنوں میں اپنے اپنے کرم دھرم
کرنے سے جو کلیان ہوتا ہے۔ سو سن۔ وہ سورگ پاتا ہے (۴۷) اپنے
دھرم میں کوئی کمی بھی ہو تو بھی وہ کلیان کرنے والا ہے۔ پرایا دھرم
چاہے کیسا ہی اچھا ہو لیکن وہ پرایا ہی ہے۔ اور بھے کا داتا ہے (۴۸)
اس لئے اپنے اپنے دھرم کرم پر چلنے میں ہی سب کا کلیان ہے اور
اپنا اپنا دھرم کرتے ہوئے کسی کو کچھ پاپ نہیں لگتا۔ اب تینوں گنوں
کے لکھشن سن اے ارجن میرا بھجن کرنے سے یہ چاروں ورن گناتیت
ہو کر میرے سہج یا نریا پد کو جا پراپت ہوتے ہیں ایسے سہج شانت
پد کو پا کر انہیں کرم تیاگنے کا دکھ نہیں لیکن شانت پد کو پا کر پھر کرم
آرنبھ کرنے سے دکھ ہوتا ہے۔ جیسے دھوئیں سے رہت جلتی
اگنی میں اگر اور لکڑی ڈال دیں تو اگنی کی نرملتا دور ہو جاتی ہے
دھواں نکلنے لگتا ہے۔ اسی طرح چوتھے پد والے کو کرم کا آرنبھ دکھ ہے وہ دکھ

دیتا اور شانت پد والے کو بگاڑ دیتا ہے۔ اس لیئے زیا پد والوں کو
کرم لازمی نہیں ہے۔ اب جو تھے پد میں پہنچے ہوؤں کے لکھشن
سن۔ (۴۹) وہ ممتا موہ سے پرے ہیں اور سنسار کے وشیوں
سے ورکت ہیں اور کسی وستو کے پانے کی انہیں اچھیا نہیں کیونکہ
وہ آتما برہم کے اکھنڈت سکھ میں مگن ہے۔ وہ اس سکھ سے
ترپیت ہے ایسا سکھ اور کوئی نہیں۔ اس لئے اسے کسی وستو کی اچھیا
نہیں وہ کیا سدھی پاتا ہے (۵۰) اے کنتی پتر ارجن میرے جاننے کی وجہ سے
اس کی بدھ پورن ہو گئی ہے۔ اور مجھ پار برہم بھگوان میں جس کا دیڑھ نشچہ ہے
(۵۱ و ۵۲) وہ نہ کسی سنساری منشیہ کی بات سنتے ہیں اور نہ اس سے کہتے
ہیں اور نہ کسی سے ان کی پریت ہے اور نہ ویر اور ایکانت بستے ہیں۔ سدا
ایک برہم میں نشچل رہتے ہیں سدا پرسن اور سنتشٹ رہتے ہیں اور سنسار کی
طرف سے سوئے رہتے ہیں دیہہ سے سنساری منشیوں کا سنگ نہیں کرتے
زبان سے بات نہیں کرتے اور سنسار کی کسی بات کا خیال نہیں کرتے سدا
ایک برہم کا وچار کرتے ہیں اور نتیہ میرے دھیان میں ہی جڑے رہتے
ہیں اور سنسار کی طرف سے ویراگی ہیں (۵۳) کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار
سے رہت ہو۔ بھوجن سے زیادہ اور کوئی اچھیا من میں نہ آوے اس کا
نام نیاگ ہے جس کو کسی وستو کی کامنا اور ممتا نہیں ہے۔ وہ شانت روپ
جیون مکت ہیں (۵۴) پھر وہ برہم بھوت یعنی موہ مایا کے تینوں گنوں سے آزاد
ہو آتما برہم کی طرح برہم کا برہم ہو گئے اس لئے انہیں برہم بھوت کہتے ہیں

برہم بھوت ہو کر آتما پرسن ہو جاتا ہے۔ آئی وستو کی واشنا گئی وستو کی چنتا نہیں رہتی اور وہ سب بھوت پرانیوں میں برہم کو ہی دیکھتے ہیں یہ سب لکھشن تریا پد کے ہیں (۵۵) تریا پد میں پہنچ کر منش کے ہردے میں میرے جاننے کا گیان پرکاشت ہوتا ہے سو بھگت مجھ کو پہنچانتا ہے۔ میری سچی بھگتی اس کے من میں اپجتی ہے اور وہ میری مہما کا پرتاپ جانتا ہے۔ وہ پرش جب تک منش دیہہ میں بستا ہے سکھی رہتا ہے اور جب دیہہ تیاگتا ہے۔ تو میرے پرمانند ابناشی پد میں جا پراپت ہوتا ہے۔ یہ تریا۔ سہج۔ شانت یا چوتھے پد کے لکھشن کہے ہیں (۵۶) اب ارجن اور سن جو میرا سمرن بھجن کرتے ہیں اور جنہیں میرے بھجن امرت کا سواد آیا ہے۔ وہ سنسار کی کرت کرتے ہوئے بھی میری کرپا سے اتم شانت پد میں جا پراپت ہوتے ہیں (۵۷) اسلئے اے ارجن تو بھی نرنتر میرا بھجن کر اور من کو مجھ میں نشچل رکھ اور مجھ سے پریت کر اور بدھ کا نشچے مجھ سے درڑھ کر (۵۸) ایسا کرنے سے تو سنسار کے بندھنوں سے تر جائے گا اور اگر اہنکار سے میری آگیا نہ مانے گا تو تیرا ناش ہوگا۔ (۵۹) اور اگر بل کے بھروسے تو کہے۔ کہ میں سنگرام نہیں کرتا تو تیرا کہنا اور یدھ نہ کرنا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جیسی تیری پرکرتی ہے سو تجھ سے ہو کر رہے گی کھشتری ہونے کیوجہ تو جنگ سے باز نہ رہ سکے گا (۶۰) اے کنتی نندن ارجن سب دیہہ دھاری اپنے سوبھاؤ کے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں سو بھاؤ کے بس ہیں۔ چاہے تو کٹمب کے موہ میں پھنس

کر کتنا ہی کہے کہیں بدھ نہیں کرتا۔ لیکن تیرا کھشتری سوبھاؤ ضرور تجھ سے
بدھ کرائے گا (۶۱) اے ارجن ایشور کا ایک ہی سروپ سب بھوت پرانیوں
میں بستا ہے اور وہ سب جیووں کو مایا کے نیستر پہ چڑھا کر گھماتا ہے۔
(۶۲) اس لئے اے ارجن تو ایشور کی شرن آ۔ تب تو میری کرپا سے
سے پرم شانت گیان سروپ کو جا پراپت ہوگا (۶۳) اے ارجن
یہ میں نے اتی گجھ (نہایت پوشیدہ) گیان تجھے کہا ہے۔ اور اپنے
پانے کے سب مارگ تجھے بتائے ہیں جس مارگ سے تو چاہے
میرا بھجن کر اور میرے بھجن مارگ سے مجھے آمل (۶۴ و ۶۵ و ۶۶)
اے ارجن اب ساری گیتا میں جو گجھ بات ہے۔ وہ میں تجھے کہتا
ہوں۔ کیونکہ تو میرا متر ہے اور تیری بدھ میرے چرن کملوں میں
درڑھ ہے۔ اس لئے میں تیرے کلیان کے لئے کہتا ہوں۔ من
کو مجھ میں نشچل کر۔ میرا بھگت ہو اور میری پوجا اور سیوا کر اور مجھ کو نمسکار
کر۔ اور اس طرح مجھ سے مل جا جس طرح پانی کے ساتھ پانی مل جاتا
ہے۔ سب بھجنوں کی نسبت مجھ کو یہ بھجن بہت اچھا لگتا ہے۔ جب
تو نرنتر میرے اس بھجن میں درڑھ ہو جائے گا۔ تو سب بھگتوں سے تو
نیارا ہو جائے گا۔ اے ارجن سب دھرموں کو تیاگ کر صرف میری
شرن آ۔ میں تجھے سب پاپوں سے مکت کروں گا تو چنتا نہ کر۔ تب
ارجن نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ بھگون آپ کی شرن پڑنا ادھرم نہیں
ہے دھرم ہے۔ لیکن جب سب دھرم تیاگے تو آپکی شرن آنے کا

دہرم بھی ساتھ ہی تیاگا گیا۔ تب بھگوان بولے ارجن تو نے بھلی بات
پوچھی ہے۔ اب اس کا انرسن ہیری شرن پڑنا دہرم نہیں پرم دہرم
ہے اور پن دہرم اور ایک دان دہرم ہے۔ یعنی جو بات میرے سر
کے ساتھ دہر دے اور پرتگیا کرے کہ جینتے جی یہ دہرم نہیں تیاگونگا
اس کا نام اول دہرم ہے اور گرو سیوا ٹھاکر پوجا اور تیرتھ اشنان کا نام
پن دھرم ہے اور کچھ وستو کسی کو دے دینے کو دان دہرم کہتے ہیں اے
ارجن او تم دھرم ان تینوں سے نیارا ہے۔ تب ارجن نے بینتی پوربک
کہا بھگون سر کے ساتھ بات دہرنا اونچا ستھان ہے اور چرنوں کی شرن پڑنا
نیچ ستھان ہے۔ بھگون وہ پرش نیچ دہرم میں ہوا اور سر دہرم کے ساتھ اونچا
ہوا کرپا کرکے میرا یہ سنشے نورت کیجئے تو بھگوان بولے اے ارجن دہرتی
پیروں تلے ہوتی ہے اور بیج ہاتھوں میں اچھیہ استھان میں ہوتا ہے جب
بیج ہاتھوں سے گر کر دہرتی میں آیا۔ تو وہ پھوٹ کر انگرو ہوا۔ اور بڑھ کر وہاں
تک پہنچ گیا۔ جہاں کوئی نہ پہنچ سکے۔ اے ارجن اسی طرح میرے چرن
کمل دہرتی روپ ہیں جیو پہلے جب اہنکار میں تھا۔ تو اونچا تھا جب اور دہرموں
میں لگا ہوا تھا۔ تب اہنکار تھا۔ ان کو چھوڑ کر جب میرے چرن کملوں میں
آیا۔ تب نشچل ہو کر گر پڑا اور اس کا چت بیج ہو کر دہرتی میں آیا ویسے ہی
سادھنوں سے دانے کی طرح پر پھلت ہوا۔ بڑھتا بڑھتا میرے چوتھے پد
تک پہنچ گیا۔ تب اور نیم دہرم سب نیچے رہ گئے اس لئے پرم دہرم
سب دہرموں سے اونچا ہے۔ پھر ارجن نے کہا آپ کہتے ہیں۔

کہ تیرے سب پاپ ناش کر کے تیری مکت کروں گا سو آپ کے
بھگتوں ہیں ایسی کِرپا او گیا ہے۔ جس کو دور کر کے مکتی ہو بھگوان نے
جواب دیا۔ اے ارجن اہنگ سب پاپوں کا مول ہے۔ سو اہنکار اور
ممتا کو دل سے دور کر تب تیری مکت کروں گا اے ارجن تو چنتامت
کر ادھین بھاؤ سے میری شرن پڑ (۶۷) اے ارجن یہ گیان جو میں نے
تجھے کہا ہے۔ سو تو ایسے لوگوں کو نہ سنانا جو میری بھگتی سے بے
مکھ ہیں۔ جنہیں میرے نام سننے کی پریت نہیں اور میری نندیا کرتے
ہیں (۶۸) ارجن میرے جس بھگت نے پرم کچھ گیان سے میری
بھگتی کر لی ہے۔ مجھے اس سے زیادہ اور کچھ بات اچھی نہیں لگتی یعنی
انہوں نے میرے بھگتوں کو گیتا کا کچھ گیان سنایا ہے مجھے سب سے
پیارا بھگت وہی ہے۔ جو میرے بھگتوں کو یہ گیان سناتا ہے
(۶۹) جو کوئی اس گیتا کا پاٹھ کرتا ہے۔ اور ارتھ نہیں جانتا۔ اس کو
بھی پھل ملتا ہے۔ اور اس گیتا کے پاٹھ کرنے والے کے پاس جا کھڑا
ہوتا ہوں۔ جیسے کوئی کسی کا نام لے کر بلاوے اور وہ اسی وقت آ جاوے
اور جو کوئی گیتا کا پاٹھ میرے بھگتوں کو سناتا ہے۔ اس کی مہما میری مہما کی
طرح کہنے سے اگوچر ہے۔ اے ارجن جس نے میرے بھگت کو گیتا گیان
شردھا کے ساتھ ارتھ کر کے سنایا ہے۔ (۷۰) اور جس نے شردھا اور ارتھ
سمیت یہ گیتا گیان سنا ہے۔ سو پڑھنے اور سننے والے دونوں ہی جنم
مرن کے بندھن کاٹ کر میرے پرمانند ابناشی پد میں جا پراپت ہوتے

ہیں۔ جہاں سے پھر سنسار کے بندھنوں میں نہیں آتے (۷۲) اس لئے
اے ارجن یہ پرم گجھ گیان میں نے تجھے کہا ہے۔ او دا اے ارجن جو ایکا
چت ہو کر تو نے سنا ہے۔ تجھ میں جو اگیان کا موہ تھا اس کا ناش ہو
گیا۔ شری کرشن کے مکھ سے یہ بچن سن کر دونوں ہاتھ جوڑ کر نمسکار کر کے
ارجن بولا (۷۳) شری ابناشی پرش جی آپ کی کرپا سے میرے موہ کا
ناش ہو گیا گیان اتپت ہو گیا۔ اور میری بدھی بھی نشچل ہو گئی اور میرے
من کے سندیہہ سنشے کا ناش ہو گیا۔ آپ نے جو نہایت خوشی کے
ساتھ مجھے یدھ کرنے کی آگیا دی ہے سو آپ کی آگیا پا کر یدھ کرتا ہوں
سنجیو واچ اب سنجے راجہ دہر تراشٹر کو کہتے ہیں۔ کہ اے اجن واسدیو
شری کرشن جی اور پارتھ ارجن دونوں کا مہاتم اور بہت ماسمواد ہولہے
جسے سن کر اور سمجھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں (۷۵، ۷۶)
شری بیاس دیو جی نے اپنی کرپا سے مجھ کو دبیہ درشٹی پردان کی تھی۔
سوان کی کرپا سے یہ گیان میں نے تجھے سنایا ہے۔ یہ گیان اتی گجھ ہے
یوگیشوروں کے ایشور سری کرشن بھگوان کے مکھ کمل سے نکلا ہے۔
راجن شری کیشو اور ارجن کے اس اوبھت سمواد اور گورشٹ کو سمر کر اور وچار
کر میں پرمانند کو پراپت ہو رہا ہوں (۷۷) اور جو سروپ شری کرشن بھگوان
نے ارجن کو دکھایا تھا اس سروپ کو وچار کر میں مگن ہوا جاتا ہوں اور
بار بار ہرش کو پرپت ہوتا ہوں (۷۷) راجن اب نشچے کر میری بات سن۔
جدھر یوگیشوروں کے ایشور شری کرشن بھگوان اور ان کے بھگت

گانڈیو دھنش دھاری ارجن ہیں۔ اسی اور لکشمی (وجے۔ جیت) ہے یہ بات نشچیت ہے اور تو بھی نشچے سمجھ۔ کہ جن کے رتھ پر شری کرشن بھگوان پار برہم براجمان ہیں۔ ان بھاگیہ وان پانڈوؤں کی جے ہوگی اور تیرے اندھ متی پتر ہاریں گے اس میں سنشے نہیں۔ ات شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو برہم ودیایانگ یوگ شاسترے شری کرشن ارجن سموادے موکھ سنیاس یوگو نام اٹھارہواں ادھیائے سماپت ہوا۔

اٹھارہویں ادھیائے کا مہاتم

نارائیو واچ اے لچھمی سب ندیوں وکھے سری بھاگیرتی گنگا سریشٹ ہے۔ اور سب برنوں میں براہمن سریشٹ ہے۔ اور سب تیرتھوں میں پشکر راج سریشٹ ہیں اور جیسے سب رشیوں میں بیاس جی جی سریشٹ ہیں ویسے برکھشوں میں پیپل سریشٹ ہے تلسی بھی سریشٹ ہے۔ پشوؤں میں جیسے گئو سریشٹ ہے تیسے ہی سب ادھیاؤں میں اٹھارہواں ادھیائے سریشٹ ہے۔ اے لچھمی ایسا جو ہے اٹھارہواں ادھیائے گیتا کا۔ سو اب اس کا مہاتم سن سمیر پربت کے اوپر اندر لوک ہے وہاں کا راجہ اندر ہے۔ کوبیر دھن یکش اور سبھی دیوتا وہاں رہتے ہیں۔ ایک دن وہاں راجہ اندر اور سبھی دیوتا بیٹھے ہوئے تھے اپسرا نرت کر رہی تھی اور گندھرب کیرتن کر رہے تھے۔ بڑے براہمن راجا ناراد دیوتا بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ

پارکھد یوان پر ایک چیتر بھج روپ دہاری کو لئے آتے ہیں۔سبھی
دیوتاؤں نے کہا پارکھد کس کو لائے ہیں۔سبھی دیوتاؤں کے روبرو
پارکھد یوان کو لائے۔اور آ کر راجہ اندر کو پارکھدوں نے کہا اے راجہ
اندر تو اس اندر آسن سے اٹھ کھڑا ہو اور اس کو بیٹھنے دے اتنی بات
سنتے ہی راجہ اندر آسن سے اٹھ کھڑا ہوا اور پارکھدوں نے چیتر بھج
روپ دہاری کو یوان سے اٹھا کر آسن پر بٹھایا تب راجہ اندر نے کہا
اے پروہت جی یہ کون ہے۔اور اس نے کون ایسا پن کیا ہے۔جو
اندر آسن کا ادھکاری ہوا ہے میرے خیال میں تو اس نے ایسا کوئی
پن نہیں کیا۔کوئی تیرتھ برت تپسیا یگ نہیں کیا۔کبھی بنارس کھشیتر نہیں
گیا۔کبھی شبشیر مہادیو کا درشن نہیں پایا۔ان دان نہیں کیا گئو دان نہیں کیا
کبھی سادھ سنت کی سیوا نہیں کی براہمن نہیں جوائے اتنے پنوں
میں اس نے کوئی پن نہیں کیا یہ اندر لوک کا ادھکاری بھیا ہے۔برہسپتی
جی تم ترکال درشی ہو تمہاری دبیہ درشٹ ہے تب میرا اسنشا نورت
کرو برہسپت نے کہا اس نے تو کوئی ایسا پن نہیں کیا میں بھی اشچرج
ہوں یہ کس طرح اندر آسن کا ادھکاری ہے۔یہ بات تو سری نارائن
جی سے جا کر پوچھ تب راجہ اندر سب ہی دیوتوں کو سنگ لے کر سری
نارائن جی کے پاس آئے۔نمسکار کر کے چرن بندھنا کی اور بھی پرکار استت
کی اور کہا اے شری آدی دیو جی تم انتریامی ہو میں ایک مینتی کرتا ہوں
نارائن جی بولے کہو اندر کیا پوچھتے ہو تب اندر نے کہا اے دینا ناتھ

جی تمہارے چار پارکھد ایک چیت ربھج روپ دہاری کو بوان پر چڑھا
کرلے آئے اور مجھے کہا اے اندر تو آسن سے اُٹھ کھڑا ہو اس کو بیٹھنے
دے اس چیتر بھج کے سامنے میں ٹھہر نہ سکا تت کال ہی اٹھ کھڑا ہوا
میرے من میں یہ بڑا سندیہہ ہے۔ جو میں نے ایک سوا شومید ھ یگ
کیا تھا۔ تب میں نے اندر آسن پایا تھا۔ کس پن کر کے اس نے اندر
آسن پایا ہے۔ تب سری نارائن جی نے ہنس کر کہا اندر اس نے بڑا
دہرم کیا ہے۔ اس نے گپت دہرم کیا ہے۔ اس کے دہرم کو میں
بھی جانتا ہوں اور وہ بھی جانتا ہے۔ اندر اس نے سری گیتا جی
کے اٹھارہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا ہے۔ پھر اس نے بھوگوں کے
کرنے کی باچھنا من میں دہاری تھی۔ جب اس نے دیہہ چھوڑی تھی
تب میں نے پارکھدوں کو آگیا کری اس کو لے جا کر اندر آسن پر بٹھاؤ
یہ اندر پُری کا راج کرے اور جب اس کا من بھوگوں سے ورکت
ہو جائے گا تب تو پھر راج کرنا تو ڈر مت وہ تیرا راج نہیں لیتا اور
سب سامگری بھوگوں کی اس کو مل جائے جب اس کی بھوگوں کی
منشا پوری ہووے گی۔ تب میں اس کو بیکنٹھ باسی کروں گا یہ بات
سن کر اندر نے ڈنڈوت کی اور رہ گیا کو مان کر اندر پوری کو آیا بھوگوں
کی سمگری اس چیتر بھج روپ دہاری کو دی اور کہا آنند سے تم
بھوگ بھوگو اتنی کتھا کہہ کر سری نارائن جی نے کہا اے لچھمی یہ گیتا
جی کے اٹھارہویں ادھیائے کا دہاتم ہے جو تم نے سرون کیا ہے

انت سری پدم پرانے ستی ایشر سنبادے اتراکھنڈے گیتا مہاتمے
اٹھارہواں ادھیائے سمپورنم ∴

شری گیتا جی کے پاٹھ کرنے کا
سمپورن مہاتم

نارائیو واچ - نارائن جی کہتے ہیں اے لچھمی جو برہمن سادھ اتیت گرہستی سری گیتا جی کے اٹھاروں ادھیاؤں کا پاٹھ نت پرت کرتے ہیں۔ اس کو سہنسر اشومیدھ یگ کئے کا پھل ملتا ہے انیک پرکار کے دان پن کا پھل پائے گا اور کوٹ گئو دان کئے کا پھل ملتا ہے۔ اور انیک پرکار کی تپسیا کا پھل ملتا ہے۔ اور جو کوئی نت پرت گیتا جی کے اٹھارہویں ادھیائے کا پاٹھ کرے اس کو سب پھل پراپت ہوویں گے ان جگہوں پر بیٹھ کر سری گیتا جی کا پاٹھ کرے۔ سری گنگا جی کے تٹ پر یا ٹھاکردوارے میں یا پیپل یا بڑھ کے برکش کے تلے جہاں اوتم جگہ ہووے وہاں بیٹھ کر پاٹھ کرے سو وہ پاٹھ کرنا کلجگ کے جتنے پرانی نے پاپ کئے ہیں وہ ان کے دکھوں سے مکت ہووے گا۔ اور جو یہ چاروں

سادھن کرے تو کل جگ کے پاپ اس کو وپاپتے نہیں ہیں پرتھم
تو سری گنگا جی کا اشنان دوسرا گائتری کا پاٹھ تیسرا سادھوں
کی سیوا چوتھا گوبند جی کا بھجن یہ چاروں سادھن کرے تو اس کو
کوئی دکھ نہیں لگتا۔ دوسرے سری گیتا جی کا پاٹھ من کر کے کرے
جو نت پرت نہ کرے تو ان دنوں میں اس کو کرے پرتھمے اکادشی
کے دن دوسرے اماوش کے دن تیسرے پورنماشی کے دن
چوتھے سنکرانت کے دن۔ ان دنوں میں جو اٹھ کر گیتا کا پاٹھ کرے
اس کو بھی سہسر گئوؤں کے دان کا پھل ہوگا۔ جو شرادھ کے دن
پڑھے جو جو اس کے پتر اوگت مرے ہوں مکت کو پراپت ہوویں
گے۔ اور وہ آپ بھی مکت کو پراپت ہووے گا۔ جو کوئی سری گیتا
جی کا پاٹھ سمپورن کرے۔ وہ جو کچھ من میں چتوے ہے۔ وہ کاج
اس کا سدھ ہووے اور جو کوئی گیتا جی کا شلوک پڑھ کر پریمی
شروتوں کو شرون کرائے گا تو اس کو ایک سوا ایک کپلا گئو دان کئے
کا پھل ملے گا اس کو سرب پھل پراپت ہوویں گے اور وہ بیکنٹھ باشی
ہووے گا اس جیو کے ادھاونے کے چھ جتن ہیں پہلے گنگا کا اشنان
کرے دوسرا گیتا کا پاٹھ تیسرا گئو کی سیوا چوتھا تلسی کو پانی پانچواں
سادھوؤں اور گیانیوں کی سیوا کرنی۔ چھٹا ایکادشی کا برت رکھنا
یہ چھ اپاؤ جیو کے آدھار کے ہیں پھیں ارجن پانڈو کو میں نے گیتا
کے اٹھارہوں ادھیا سنا کر گیان اپدیش کیا ارجن

سن کر کرتارتھ بھیا ہے۔ میں نے تیرے پاس یہ گپت بات پڑھی ہے گیتا کا پھل ایسا ہے۔ اس کو سنکر کئی جیو کرتارتھ بھئے ہیں اور ہوویں گے یہ گیتا سری مکھ واک سری کرشن جی نے اس تین امرت کا پرواہ چلایا ہے۔ ان جیوؤں کے ادہار نے کو جو جیو سن کر کرتارتھ ہوویں اور بیکنٹھ کو پراپت ہوویں۔ گیتا جی کے پڑھنے کا ایسا پن ہے۔ جیسے چار وید پڑھنے کا پن ہے۔ جیسے میری نابھ سے چار کنول اپجے ہیں۔ وہ چار وید ہیں انہوں میں جو شبد سنا لینی ہووے تو ان چار ویدوں میں سکھنڈتا کی گیتا کے پاٹھ کرن ہارے کے نکٹ جا کھڑا ہوتا ہوں اے لچھمی جو گیتا پرگٹ کی ہے اسے جو برہمن پڑھے وہ بہت اتم ہے۔ وہ تو میری دیہہ ہے اور چھتری ویش۔ شودر اور وشنو اتیت پڑھے وہ بیکنٹھ گامی ہو رہے گا۔ یہ گیتا سکل جیوؤں کی کلیان کی نمت پرگٹ کی ہے۔ اس کا مہاتم یہاں کہا ہے۔ جو یہ پاٹھ کرے اور سنے اس کی کلیان ہووے گی ؛

تمام شد

(انتخاب عالم پرنٹنگ پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام سردار [illegible] پرنٹر پبلشر چھپی)

श्री

ASLI
LALACHHAP

WEIGHT

SHEETS

